UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232701
UNIVERSAL
LIBRARY

نور کے بلی وغیرہا کی عمر بہر عبادت کی اور کسی نے اصنام و اوثان اور آفتاب دیگر
کواکب آسمان کی پرستش و طاعت کری چنانچہ معائنہ تواریخ مصر و یونان سے یہہ
بیان بخوبی اعیان ہوتا ہے اور اقل قلیل نے جو اس آفت سے بھی نجات پائی شاہراہ
تنزیہہ و تقدیس مطلقا اون کے ہاتہہ نہ آئی دیکہو تمامی فلاسفہ نے خدا کو قادر مختار
نہی سمجہا صدور عالم کو اوس سے بالایجاب بالاضطرار مانتے ہے ایجاد محدثات مین مجردات
عقیلہ کو روابط و وسائط اور تکوین افعال عجیبہ آثار غریبہ مین طبایع نوعیہ ذرایع
و روابط گردانا ہے اور ایسے ہی اوسکے علم کی بابت اون مین بہت بڑا نزاع و
اختلاف ہے بعض کا یہہ اعتقاد ہے کہ کلیات و جزئیات مخلوقات اور ایسے ہی اوسکی
ذات و صفات تمامہا اوسکو مجہول ہین ایک طائفہ اون مین سے علم مجردات و
مادیات کا مثبت اور ثانی کا منکر ہے فرقہ ثانیہ اوّل کا نافی اور دوسرے کا
جازم و مقر ہے بعضون نے کہا کہ غیر متناہی ہے وہ تعالی شانہ ناواقف ہے
جمہور نے اسپر اعتقاد کیا کہ احوال جزئیات مادیہ ذو تشخص متغیرہ سے غافل ہے
اور بعد اثبات علم تشریح کیفیت مین جو اون سے اقوال تشتتہ صادر ہوئے وہ بھی جیدوانا
ہین اوسکا پڑہنا بھی باعث بے اختیار ضحکے ہنسی کا ہے اذ لا تیقفوہ بہا من لہ ادنی سکتہ
فضلا عصر کیون علم حکمت منشا اسکا یہی ہوا کہ اونہون نے راہ راست حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ
قبول نکیا ہر باب مین اپنی عقل ناقص کو ہادی کامل سمجہ لیا و صف قدم مین افلاک تسعہ اور
اون کے نفوس کو خدا کا سہیم و شریک کہا او جملہ کواکب و عقول عشرہ کو ازلی و ابدی

ہونے مین اوسکا نظیر و شبیہ بتلایا اسکے سوا بہت کچہہ اون کے خرافات متعلق الہیات
کتب کلامیہ اسلامیہ مین بتشریح حل شبہات اور رد و قدح کے ساتہہ مبسوط مین ہمنے بخوف
اطناب اوسکے تفصیل سے اعراض کیا غرضکہ مسلمانون کے چہوٹے بچون کی زبان پر جس نسبت
کے ساتہہ توحید و تقدیس جناب باری ہے عشر عشیر بہی اوسکا اساطین حکماء یونان
و اراکین فلاسفہ زمان کبہی تقریر نکر سکے تہے اور عہد عتیق کی روسے اگرچہ توحید الہی
ثابت ہے بلکہ اوسکے بعض مواقع سے اسکی بابت نہایت اہتمام و تاکید مستنبط الابیان تقدیس
ذاتی و تنزیہہ صفاتی مین وہ بہت ہی قاصر ہے بہت سے ایسے امور کہ بہ نسبت حضرت واجب
الوجود سراسر عیب و قصور مین اوسمین سطور مین بطور نمونہ اوس سے اندکی از بسیار و مشتے
از خروار مین اسمقام پر شواہد موئد دعوی نقل کرتا ہون ازانجملہ کتاب پیدائش کا باب اول
درس ٢٦ تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناوین اور باب پنجم کا
درس اول جسدن خدا نے آدم کو پیدا کیا خدا کی صورت پر اوسے بنایا اور باب نہم کا
درس ششم جو کوئی آدمی کا لہو بہاوے آدمی ہی سے اوسکا لہو بہایا جائیگا کیونکہ خدا نے
انسان کو اپنی صورت پر بنایا ہے مفاد ظاہری ان درسون کا صاف صاف یہی ہے کہ
کہ وہ خالق جہان شکل و شباہت مین بلا تفاوت انسان کی مانند ہے حالانکہ یہہ
بہت بڑا نقص ہے بہلا واجب کو حادث و ممکن سے کب شباہت ہے اور مخلوق کو خالق سے
کیا مناسبت نہ ذاتا دونون مین مشارکت ہے اور نہ وصفا مماثلت بلکہ دونون کے
درمیان بکل الوجوہ تباین و مغایرت اور باہمدگر تغایر محض و قطعی مباینت ہے ازانجملہ

ورس ۲۲ باب سوم اور خداوند خدا نے کہا دیکہو کہ انسان نیک و بد کی پہچان مین ہم مین سے
ایک کی مانند ہو گیا اور اب ایسا نہو کہ اپنا ہاتہہ بڑہاوے اور حیات کے درخت سے بہی
کچہہ لیوے اور کہاوے اور ہمیشہ جیتا رہے اس سے کئی باتین ظاہر و مستفاد ہین اوّل
یہہ کہ آدم کو درخت معرفت کے پہل کہانے سے حصول ادراک مثل علم خدای پاک ہو گیا
دوسرے پروردگار عالم کو بسبب اسکے فکر محافظت و احتیاط درخت حیات کے ازحد
ہو جانا حتی اکہ نگہبانی کیواسطے کروبیون کو چمکتی تلوار کے ساتہہ چارون طرف پہرنے پر
مامور کیا جیسا کہ ورس ۲۴ سے واضح ہے تیسرے عجز و مجبوری خدا آدم کے ہلاک و فنا
کرنے سے در صورت کہا لینے کی درخت حیات سے مترشح ہے چوتہے ظاہر عبارت آغاز
ورس بر خلاف مطلب توحید تحقق امثال یزد متعال و تعدد آلہہ پر بہی دال ہے ازانجملہ
ورس ۵ و ۶ باب ششم اور خداوند نے دیکہا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑہ گئی اور
اوسکے دل کے تصور اور خیال روز بروز صرف بدہی ہوتے ہین تب خداوند زمین پر
انسان کے پیدا کرنے سے پچتایا اور نہایت دلگیر ہوا اور ورس ۶ باب ۱۵ کتاب یرمیاہ
تو نے مجہے ترک کیا ہی خداوند کہتا ہے تو پیچہے پہر گئی اسلئے مین تجہپر اپنا ہاتہہ بڑہاؤنگا
اور تجہے برباد کرونگا پچتاتے پچتاتے مین تہک گیا اسکے سوا اور بہت مقامون
سے بہی مخلوق کے مثل خدا کا غمگین و شرمندہ ہونا اور اپنے کئے پر خود ہی بیحد دلگیر
و آزردہ رہنا اور کثرت ندامت و تکرار خجالت کے سبب تہک جانا ثابت ہے بدینوجہ
اوسکے علم و حکمت اور قوت و قدرت پر الزام صریح عائد ہوتا ہے اور انبیے ہی

ورس ۲ و ۳ باب دوم پیدایش اور خدا نے ساتوین دن اپنے کام کو جو کرتا تہا پورا کرکے
ساتوین دن اپنے سارے کام سے جو کرتا تہا آرام کیا اور خدا نے ساتوین دن کو
مبارک کیا اور اوسے مقدس ٹہرایا اسلیئے کہ اوسنے اوسی دن اپنے سب کلام سے جو اوسنے
کیا اور بنایا تہا آرام پایا انتہے زمین و آسمان اور نباتات و جمادات و سائر مخلوقات کے
خلق و ایجاد سے خدا کے تہک جلنے پر شیر و مشعر ہے ازانجملہ کتاب خروج سے ورس ۱۰ باب ۱۶ اور ایسا
ہوا کہ جب ہارون بنی اسرائیل کی ساری جماعت کو کہہ رہا تہا تو اونہون نے بیابان کیطرف
نظر کی اور کیا دیکہتے ہین کہ خداوند کا جلال بدلی مین ظاہر ہوا اور ورس ۲۱ باب ۲۰
تب وے لوگ دور ہی کہڑے رہے اور موسی کالی بدلی کے جسمین خدا تہا نزدیک گیا اور
ورس ۴۵ باب ۲۹ اور مین بنی اسرائیل کے درمیان سکونت کرون گا اور مین اونکا
خدا ہون گا اور ورس ۱۱ باب ۲۶ کتاب احبار مین اپنا مسکن تم مین قائم کرونگا اور
ورس ۲۵ باب ۱۱ کتاب گنتی تب خداوند بدلی مین ہوکے اوترا اور اوس سے بولا اور
ورس ۵ باب ۱۲ تب خداوند بدلی کے ستون مین ہوکے اوترا اور خیمہ کے دروازہ پر
کہڑا رہا اور ہارون اور مریم کو بلایا اور ورس ۱۴ باب ۱۴ تو نے ای خداوند اپنے تئین
روبرو دکہلایا ہے اور تیری بدلی اونپر رہتی تہی اور تو دن کو بدلی کے ستون مین اور
رات کو آگ کے ستون مین اون کے آگے آگے چلتا ہے اور ورس ۴ باب ۷ کتاب دوم
سموئیل اور اوسی رات ایسا ہوا کہ خداوند کا کلام ناتن نبی کو پہونچا اور اوس نے کہا کہ جا
اور میرے بندے داود سے کہہ خداوند یون فرماتا ہے کہ کیا تو میرے لئے ایک گہر

جسمین مین رہن بنایا جاتا ہے سو مین جب سے کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لایا آج کے دن
تک کسی گھر مین نہین رہا بلکہ خیمہ مین یا مسکن مین پہرتا رہا ہون اور ورس ۶ باب ۲۲ اپنی
مصیبت کیوقت مینے خداوند کو پکارا اور اپنے خدا کے آگے چلایا اوس نے اپنی ہیکل مین سے
میری آواز سُنی اور میرا نالہ اوسکے کانون تک پہونچا تب زمین لرزی اور کانپی
آسمان کی بنیادین ہل گئین اور لرزین اسلئے کہ وہ غصہ ہوا اوسکے نتہنون سے ایکدہوان
اوٹہہ رہا اور اوسکے مُنہہ سے آگ نکل کے کہاتی گئی کہ جس سے کوئلے دہک گئے اوس نے
آسمان کو جہکایا اور وہ نیچے اوترا اور اندہیرا اوسکے پانون تلے تہا وہ ایک کروبی
پر سوار ہو کے اوڑا اور ہوا کے پرون پر نمود ہوا اور اوس نے اپنے گرداگرد تاریکی
کی قناتین کہڑی کین کالے پانیون اور بادلونکے ساتہہ اور ورس ۹ باب ۲۴ کتاب خروج
تب موسی اور ہارون اور ندب اور ابیہو اور ستر بزرگ اسرائیلی اوپر گئے اور اونہون نے
اسرائیل کے خدا کو دیکہا اور اوسکے پانون کے تلے جیسے نیلم کے پتہر کی گچکاری اور اوسکی
شفافی جرم آسمان کی مانند تہی اور بنی اسرائیل کے امیرون پر اوس نے اپنا ہاتہہ نرکہا
اونہون نے خدا کو دیکہا اور کہایا اور پیا اور باب ۲۲ کتاب اوّل سلاطین ۱۹ پہر اوس نے
کہا یعنی حضرت میکایاہ نبی کہ اسلئے تم خداوند کے سخن کو سنو مینے خداوند کو اوسکی کرسی پر
بیٹہے دیکہا اور آسمانی سارا لشکر آس پاس اوسکے دہنے ہاتہہ اور بائین ہاتہہ کہڑا تہا اور باب ۷ کتاب
دانیال مین ہی ہے ۹ مین یہانتک دیکہتا رہا کہ کرسیان رکہی گئین اور قدیم الایام بیٹہہ گیا اوسکا
لباس برف سا سفید تہا اور اوسکے سر کا بال صاف ستہری اون کی مانند اور

ورس ۳ زبور ۱۰۴ اوہ اپنے بالاخانون کو پانیون مین بناتا ہے اور بدلیون کو اپنی
رتبہ ٹھہراتا ہے اور ہوا کے بازؤن پر وہ سیر کرتا ہے عبارات مذکورہ وغیر ذلک مما لا تحصے
کے معائنہ سے خدا کا مجسم وذی روح ہونا اور اوسکے واسطے سیر وتفریح وسکون وحرکت
اور قیام وقعود اور نزول وصعود اور تمکن وتحیز وسائر لوازم جسمیت کا ثبوت جنپر باعث
قوای حیوانیہ وطبایع ہیولانیہ ہوتے ہین کالشمس فی رابعۃ النہار واضح وروشن ہے چنانچہ
اسی بنا پر آج تک عند الیہود خدا کا مجسم ومحدود ہونا مزعوم ومتیقن ہے ازانجملہ ورس ۵
باب ۱۱ کتاب پیدایش اور خداوند اوس شہر اور برج کو جسے بنی آدم بنائے تھے
دیکھنے اوترا اور خداوند نے کہا دیکھو لوگ ایک ہین اور اون سب کی ایک ہی بولی
ہے اب وہ یہہ کرنے لگے سو وے جس کام کا ارادہ رکھینگے اوسے نہ روک سکینگے
آؤ ہم اوترین اور ان کی بولی مین اختلاف ڈالین تاکہ وے ایک دوسرے کی بات
نہ سمجھین تب خداوند نے اون کو وہان سے تمام روے زمین پر پراگندہ کیا سو وے
اوس شہر کے بنانے سے باز رہے اسکے بموجب بول چال مین آدمیون کے ایجاد وموافقت
اور اعمال وافعال مین اون کی باہمی معاونت ومشارکت سے خدای پاک کا مطمئن
نرہنا بلکہ بجد متفکر واندیشناک ہونا اور مخلوق کی ہمت وارادہ سے ایسا خوف
کھانا کہ بذات خاص واسطے تفریق جماعت واختلاف محاورہ کے عرش برین سے
روی خاک پر تشریف لانا ظاہر وثابت ہے حالانکہ یہہ امر اوسکی شاہنشاہی کی صریح
خلاف ہے اور اقتدار نامتناہی کے لئے مبائن ومناقض صاف صاف ازانجملہ

درس ۲۴ باب ۳۲ کتاب پیدایش اور یعقوب اکیلا رہگیا اور وہان پو پھٹنے تک ایک
شخص اوس سے کشتی لڑا کیا جب اوسنے دیکھا کہ وہ اوسپر غالب نہوا تو اوسکی ران کو
بہیتر وار سے چھوا اور یعقوب کی ران کی نس اوسکے ساتھہ کشتی کرنے مین چڑھ گئی
تب وہ بولا کہ مجھے جلنے دے کہ پو پھٹتی ہے وہ بولا کہ مین تجھے جلنے ندونگا مگر
جبتک کہ تو مجھے برکت دیوے اور یہہ کشتی لڑنیوالا شخص خدا تہا چنانچہ آخر باب
اسپر شاہد ہے اور اسیواسطے آخر فصل سوم باب اول مفتاح الاسرار مین پادری
فنڈر صاحب یہہ کہتے ہین جو انسان کی صورت مین یعقوب پر ظاہر ہوا اور اوسنے برکت
دیکے اسرائیل نام رکہا مسیح تہا مقام پر عجز و کمزوری اور ضعف و ناتوانی اور غایت
تہذیب و متانت اور شایستگی و فطانت خدا تعالی قابل لحاظ ہے کہ خدا ہوکر ایک
مخلوق ناچیز آدم زاد سے کشتی لڑنیکو آیا اور اوسپر طرہ یہہ کہ ایک عرصہ تک لپٹا رہا
اور ہر چند جانفشانی کی مگر کسیطرح حضرت یعقوب پر غالب آیا بالآخر فریب و دغا
سے اون کی ران کی نس تلملا دی جسپر بہی غلبہ یعقوب ہی کو رہا اور اوسکو ایسا
سخت پکڑا کہ وہ آپکو اونکے پنجہ سے چہوڑا نہ سکا آخر الامر خدا نے اولٹی منت
وسماجت کی اور بدقت تمام جہوٹی سچی برکت دیکے اون سے اپنی جان بچائی گیا
ایسی ہی خدا کی خدائی ہے عیاذاً باللہ اور یہی اوسکی قدرت و توانائی ہے
لاحول ولا قوۃ الا باللہ ازانجملہ درس ۵ باب ۲۰ خروج مین ہے مین خداوند تیرا
خدا غیور خدا ہون اور باپ دادون کی بدکاریان اون کی اولاد پر جو مجہسے

عداوت رکہتے ہین تیسری اور چوتہی پشت تک پہونچاتا ہون اور ورس ۷ باب ۳۴
لیکن وہ ہر حال معاف نکریگا باپون کا گناہ کا اونکے فرزندون سے اور فرزندونکے
فرزندون سے تیسری اور چوتہی پشت تک بدلا لیگا اور ورس ۱۸ باب ۳۲
یرمیاہ باپ دادون کی بدکاریون کا بدلا اونکے بعد اونکے فرزندون کی گود مین
رکہدیتا ہے زبردست اور قادر خدا رب الافواج اسکا نام ہے اور ورس ۷ باب ۵
نوحہ یرمیاہ ہمارے باپ دادون نے گناہ کیا اور وے نہین ہین اور ہم اون کی
بدکاریونکی سزا کا بوجہ اوٹہاتے ہیہ کیا خوب انصاف وداد خدای پاک ہے کہ مرتکب
جرم کوئی ہو اور بجاے اوسکے ناحق دوسرا شخص معذب سزایاب ہو نافرمان باغی
ہون باپ دادے اور مبتلای قہر ہون بیچارے فرزند و فرزندزادے مقتضاے
عدل یہی ہے کہ حسب الحکم سزا سے جرم تو بالضرور ہوا وسمین تبدیل و تغییر کسطرح روا
۲۰ نہین گو سزایاب شخص بیگناہ ہی کیون نہوا ازانجملہ باب ۱۸ کتاب پیدایش مین ہے
پہر خداوند نے کہا اسلئے کہ سدوم اور عمورہ کا چلانا بلند ہوا اور اون کا جرم نہایت
سنگین ہوگیا ہے مین اب اوتر کے دیکہون گا کہ اونہون نے سراسر اوس چلانے کی مطابق
جو مجہہ تک پہونچا کیا ہے یا نہین اور اگر نہین تو مین دریافت کرون گا انتہی بلحاظ علت
نزول و تکلیف جناب باری کہ بنصوص توریت تحقیق و تفتیش امر مسموع ہی وسعت ادراک
خدای پاک اور اوسکی صفت احاطہ علمی و ہمہ دانی پر نقص صریح عاید ہے اور خدشہ
لاجواب وارد اور باب ۲۷ کے بموجب کہ حضرت اسحاق نے برکت دینے اور دعا کرنیکا

وعدہ اپنے بڑے بیٹے عیص سے کیا تھا اوسپر یعقوب نے فریب بنے آپکو عیص ظاہر کیا اور
باپ سے واسطے دعا کے استدعا کی حضرت اسحاق نے حسب وعدہ دعاے خیر کی ساری
برکت یعقوب کو مل گئی اور عیص محروم محض ہوگئے بنظر ضعف بصارت و مقتضاے سن حضرت
اسحاق کا اوسوقت دہوکہ کھانا اور حقیقت حال کو نہ پہونچنا امر غریب نہین تعجب تو اس سے
ہے کہ خدا نے بہی حضرت اسحاق کے مدعا دلی منشاے قلبی کو نسمجھا یعقوب کا فریب
و مکر عند اللہ بہی چل گیا یہہ امر بہی اوسکے عالم الغیبی کے بالکل مضاد و منافی ہے

ازانجملہ

ازانجملہ یہہ کہ خدا کیواسطے بڑی کریہہ و قبیح استعارے اور بری بری تشبیہین مذکور
ہین جو صریح مخالف وجوب وجود اور منجملہ لوازم امکان و حدوث ہین مثلاً ورس ۲۳
زبور ۳۵ اے میرے خدا اے میرے رب اٹھہ اور میرے انصاف کے لئے اور میرے
فیصلے کے لئے جاگ اور ورس ۲۳ زبور ۴۴ بیدار ہو کیون سو رہتا ہے تو اے خداوند
جاگ اور ورس ۶۵ زبور ۷۸ تب خداوند اوس شخص کیطرح جو نیند سے چونکے اور
اوس پہلوان کی مانند جو مے کے نشہ مین ہوا تہا جاگا اور ورس ۱۲ باب اوّل کتاب
یرمیاہ خداوند نے مجھے فرمایا کہ تو نے خوب دیکھا کیونکہ مین اپنے کلام کو پورا کرنیکے
لئے سویرے بیدار ہونگا اور ماورا اسکے بیبل مین اوس مقدس خدا کی نسبت کثرت سے
استعارات و تشبیہات ایسے شنیع و قبیح ہین جنکا بول چال مین لانا کسی مہذب آدمی کی
بابت بہی برا جرم و قصور متصور ہوتا ہے حتی کہ اوسکی وجہ سے قائل کی بے تہذیبی
و بد تمیزی پر استدلال صحیح ٹہرتا ہے مثلاً باب ۴۲ کتاب یسعیاہ مین منجملہ کلام الٰہی

یہہ جملہ ہے ۴۲ ہین بہت مدت سے چپ رہا مین خاموش ہو رہا اور آپ کو روکتا گیا پر اب
مین اُس عورت کیطرح جسے درد زہ ہو چلاؤن گا اور ہانپون گا اور زور زور سے ٹھنڈے
سانس بہی لونگا اور حضرت یرمیاہ باب ۳ م نوحہ مین خدا کی نسبت کہتے ہین وہ میرے لیے
ایسا ہوا جیسے بہالو جو گہات مین بیٹہا ہوا اور جیسے شیر ببر جو چہپکے کمین گاہ مین لگا ہو —
ان عبارتون کو دیکہو [یعنی ریچہ ۱۲] اور خیال کرو کہ اوس ذات پاک کو شیر ببر اور ریچہ سے اور اوس
عورت سے جسکو درد زہ لگا ہو تشبیہہ دینا کسقدر جور و بے انصافی ہے جسکی کچہہ حد
و انتہا نہین اور نہ اوسکا کچہہ فدیہ و تلافی ہے صد حیف کہ مولفین بیبل نے اسپر
بہی قصر نکیا بلکہ اونہون نے اسکے سوا وہ وہ باتین لکہین کہ بلا اختیار جنکے سننے
سے بہی سامعین کا دل لرزتا ہے اور ہاتہہ کاتبون کا بیساختہ اوسکی تحریر سے کانپ جاتا
ہے مثلاً از انجملہ باب ۲۳ کتاب حزقیل اور خداوند کا کلام مجہے پہونچا اور اوس نے
کہا اے آدم زاد دو عورتین تہین جو ایک ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئین اونہون
نے مصر مین زناکاری کی وے اپنی جوانی مین یار باز ہوئین وہان اونکی چہاتیان
ملی گئین اور وہان اونکے بکر کی پستان چہوئی گئین اونمین کی بڑی کا نام اہولہ اور
اوسکی بہن اہولبہ اور وے میری جورو ان ہوئین اور بیٹے بیٹیان جنین اس سے
ظاہر ہے کہ معاذ اللہ خدا متاہل و ذو عیال و صاحب اولاد و اطفال ہے اوسکی
دو عورتین ہین اور وہ دونون باہم حقیقی بہنین ہین ایک اہولہ اور دوسری اہولبہ
اور وہ دونون کی دونون بڑی حرامکار و پرشہوت ہین اور از حد فاحشہ و بیغیرت

حتی کہ اونہون نے اپنی بکارت بہی دوسرے یارون کی نظر کی خدا کی محبت واتحاد
اور اتحاد و اختلاط مین اسپر بہی کچھہ تفاوت و فرق نہ آیا بدستور سابق اون پر
تلطف کی نظر رہی اور ازانجملہ باب سوم کتاب یرمیاہ مین ہے کہا وتے ہے کہ اگر
کوئی مرد اپنی جورو کو نکالے اور وہ اوسکے یہان سے چلکے دوسرے مرد کی ہوجاے تو
کیا وہ پہلا اوس پاس پہر جائیگا کیا وہ زمین نہایت ناپاک نہوگی لیکن تونے بہت سے
یارون کے ساتہہ زنا کیا تد بہی میریطرف پہر خدا وند فرماتا ہے یہان سے خدا تعالی
کا کمال حیا و شرم اور عشق زوجہ مین بدرجہ غایت سرگرم ہونا بخوبی ثابت ہے
کہ باوجود علم زنا کے مگر محبت زوجہ سے مجبور ہین اور شراب عشق سے بے اختیار
و مخمور اور باوجود اقرار تلوث و اظہار ناپاکی اوسکے طالب ہین از حد جرات و بیباکی
ہے ہمنے مانا کہ خدا کے زن و فرزند حقیقی مراد نہین بلکہ کلام تشبیہی ہے لیکن کمال
سوء ادب و گستاخی اور نسبت فحش و بیحیائی سے تو جناب الہی کی جانب کسیطرح خالی
نہین ہوسکتا وہ مالک جو تمام عالم کا خالق ہے کیا ایسی ہی تنزیہہ و تقدیس کے لائق
ہے یہہ بول چال و گفتگو تو قصہ رام چندر و سیتا سے بہی بدرجہا فائق ہے بنظر
تعلی و ترفع اوس پاک پروردگار کے ہر شخص کہ کچھہ بہی عقل و تمیز خدا شناسی کی رکہتا
ہوگا اس تقریر کو کبہی الہامی نہ مانیگا بلکہ صاف و صریح الحاد و زندقہ جانیگا اور
اوسکو بعد خیال تقدس و پاکیزگی ایزد متعال بہت ہی بڑا ظلم و بیداد سمجھیگا اور
ایسے ہی باب ٢٣ یسعیاہ مین منجملہ کلام الہامی و وحی الہی جو خدا وند کے لیے منسوب ہی

خرچی کا کہ روے زمین کے ساری مملکتون کی زناکاریسے حاصل کرے طاہر و مقدس
ٹھہرنا اور اہل تقوی و خداپرستون کے واسطے کہ خداوند کے حضور رہتے ہین ضروریات
خوراک و پوشاک مین اوس مال نجس و ناپاک کا صرف جائز ہونا لکھا ہے محض تقریر خبط آمیز
وبیہودہ اور کلام ناقص و ناتمام و فرسودہ ہے ازانجملہ یہہ کہ کتب مقدسہ سے
مقامات کثیرہ مین مخلوق پر خدا کا اطلاق آیا ہے اور بلاتخصیص انسان و فرشتہ
اور بغیر تقیید نیک و بد حتی کہ شیطان کو بھی الہ کا مصداق ٹھہرایا ہے کسی کو قائم مقام
خدا کہا ہے اور بمقام صفت کسی مین روح خدا کا ہونا لکھا ہے چنانچہ ناظرین کتب پر یہہ
بخوبی ظاہر ہے اسکے سوا اور بہت ایسے ہی مضامین ہین کہ تمجید و تنزیہہ سے
بمراحل بعید ہین اور صاف صاف تعظیم و تقدیس حقتعالی کے برعکس و خلاف ہین
اگر ہم اون سب کو فرداً فرداً حرف بحرف لکھین اور آیات قرانی سے اون کا موازنہ
ومقابلہ کرین غالب ہے کہ مجلد ضخیم تیار ہو جاوے اور عہد جدید کا تو اس باب مین کچھہ
پوچھنا ہی نہین وسمین تو کھلا کھلا بلا توسط تشبیہہ و استعارہ لکھا ہے خدا کی بیوقوفی
آدمیون کی حکمت کے بہ نسبت حکمت والی ہے اور خدا کی کمزوری آدمیون کی بہ نسبت
زورآور ہے اور باوراسکے بموجب تسلیم تثلیث اوس وحدہ لاشریک کیواسطے فرزند حقیقی کا
ہونا بھی مصرح ہے قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ
كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا بلکہ نعوذ باللہ خود خدا کا
ولد الزنا و حرامی بچہ ہونا تک اوس سے ظاہر ہے اور اس عقیدہ کی رو سے تو وہ توحید بھی

رہی تھی بالکل معدوم ومفقود ہوگی عدم توحید کیا بلکہ نفس الامر مین ذات خدا ہی مسلوب
وممتنع الوجود ہوگی ؎ ازین افیون کہ ساقی در می فگند + حریفان را نہ سر ماند و
نہ دستار + اسیواسطے ان کتابون کے سبب سے بانہ تصنیف سے لیکر ابتک کسی وقت
مین فائدہ معتدبہ حاصل نہوا اور کوئی قوم وگروہ اسلاف واخلاف سے طریق
مستقیم وہدایت پر مستحکم وثابت قدم نرہا بنی اسرائیل کی حال پر خیال کرو اور دیکھو
کہ اون مین حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوة والسلام ایکسوبیس (۱۲۰) برس تک رہے
اور عجائب وغرائب معجزات بچشم خود دیکھا کئے اور رویت جلال وجمال باریتعالی سے
بارہا مشرف ہوئے باایہمہ بجز عناد وبغی حضرت موسی علیہ السلام سے کبھی موافقت
کلی نہ کی دو چار آدمیون کے سوا مثل یفنہ کی بیٹی کالب اور نون کی بیٹی یشوع
وغیرہما کے اخلاص بارے اور کمال ایمان وتقوی کسیکو میسر نہوا اون کے طبایع
دیکھو عدد صلح باب ۱۴ کتاب گنتی
کفر پسند وضلالت کیش ہی کے خوف سے حضرت موسی نے ہر طرح اہتمام فرمایا
براہ پیشبندی کسی کافر حربی کا اون کے قرب وجوار مین رہنا بہی روا نرکھا سائر منکرین
ومشرکین کا ملک کنعان سے بالکل استیصال کر دیا اور مدت دراز تک عموماً وخصوصاً
ہر قسم کے مواعظ ونصایح اون کو کرتے رہے جسپر یہ ثمرہ مرتب ہوا کہ تھوڑی ہی
مدت کے بعد اون کی وفات سے قوم کی قوم بالکل خدا سے پھر گئی کسی نے
از روے درس ۲۹ باب ۳۱ استثنا
بعلیم وعستارات کی بندگی کی اور کسی نے ملکوم وکموس وبیعارت وغیرہا آلہہ مشرکین
ملک کنعان کی پرستش کری بلکہ حین حیات حضرت موسی ہی مین اونہون نے

سونیکا بچھڑا بناکر کھڑا کیا قربانگاہ بھی اوسکے واسطے تیار ہوئی اور اوسیکو
ہر شخص نے اپنا معبود و خداوند سمجھا ضعف ایمان و کم اعتقادی ہی کے سبب
اون کی تعلیم کے واسطے انبیا و رسل بکثرت مبعوث ہوا کیے اور خدا کے خشم و غضب
سے اون کو ہمیشہ ڈراتے چھڑاتے رہے مگر وہ اپنی شرارت و بدذاتی اور کفر و بت
پرستی سے کسیطرح باز نہ آئے وقتاً فوقتاً خدا کے قہر و غصہ کو بھی اپنے اوپر
بھڑکاتے رہے چنانچہ اسی جرم مین کبھی اونکو خداے پاک نے اہل مدین و فلسطیونکا
محکوم و فرمان پذیر بنایا اور کبھی بملاحظہ طغیان عصیان و نافرمانی اون کو
بخت نصر سے ظالمون کے حوالہ کیا چنانچہ یہہ احوال کتاب القضاۃ و سلاطین
وغیرہا سے مفصلاً ظاہر ہے اور تعلیم عیسوی نے بھی اونپر اپنا کامل اثر
نکیا خاص حواریان حضرت مسیح سے جنہین باب ۱۰ انجیل متی کے موافق مُردونکے
جلانے اور ناپاک روحون کے نکالنے اور کوڑھیون کے پاک صاف کرنے اور
ہر طرح کے دکھہ درد اور جمیع امراض و بیماریون کے دور و دفع کرنیکی قدرت حاصل
تھی اور اون کا قبول کرنا از روے ورس ۴۰ باب ۱۰ انجیل متی کے بعینہ رسالت
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تسلیم کرنا بلکہ خدا تعالیٰ کا ماننا اور اوسپر ایمان لانا تھا
اور بفحواے ورس ۲۳ باب ۲۰ یوحنا کے اون کو لوگون کے گناہ و معاصی کے
برقرار و معاف کا بھی تمام و کمال اختیار و اقتدار تھا یہودا اسخریوطی نے تو
مقدار قلیل تیس ۳۰ روپیہ کے لالچ و طمع پر اپنے مرشد و آقا بلکہ اپنے معبود و خدا مسیح کو

سردار کاہنون کے ہاتہہ گرفتار کرا دیا اور بعد اپنے آپ کو پہانسی دیکر حرام موت
مر گیا اور گرفتاری جناب مسیح کے بعد باقیماندگان سے بہی کسی نے غمخواری و ہمدردی
نہ کی اور نہ کچہہ ساتہہ دیا بلکہ ہر شخص نے اپنے حفظ نفس کو غنیمت خیال کرکے جدہر محل
مناسب موقع سمجہا اودہر چلدیا اور اعظم الحواریان شمعون پطرس نے کہ جنکو حسب
منشاء درس ۱۹ باب ۱۶ متی کے آسمانی بادشاہت کی کنجیان عطا ہوئین اور مطابق اونکے
انتظام و قرارداد کے آسمان کا کل کاروبار بست و کشاد ہو گیا اوسوقت اگرچہ خفیہ
کسیقدر رفاقت کی لیکن ایک عورت کے پوچھتے ہی انجناب کی نیاز سابق و ملازمت
قدیمہ سے صاف انکار کر دیا او چند بار قسم کہا کر و لعنت کہکر عدم شناسائی پر تکرار
اصرار کیا چنانچہ باب ۲۶ و ۲۷ متی مین یہہ حال شرح و بسط مرقوم و مبین ہے اور قبل از وقوع
ماجرا حضرت عیسی نے جو اون سے فرمایا تہا میرے نام کے باعث سب تم سے دشمنی
کرین گے پر وہ جو آخر تک برداشت کریگا سوہی نجات پائیگا اور اون سے جو بدن کو
قتل کرتے پر جان کو قتل نہین کر سکتے مت ڈرو بلکہ اوس سے ڈرو جو جان اور
بدن دونون کو جہنم مین ہلاک کر سکتا ہے سو مت ڈرو تم بہت گورون سے بہتر ہو
اسلئے جو کوئی آدمیون کے آگے میرا اقرار کریگا مین بہی اپنے باپ کے آگے جو آسمان
پر ہے اوسکا اقرار کرون گا پر جو کوئی آدمیون کے آگے میرا انکار کریگا مین بہی اپنے باپ کے
آگے جو آسمان پر ہے اوسکا انکار کرون گا انتہی ملتقطا از باب ۱۰ انجیل متی اوسکا سہارا دیا پس
اون کو کچہہ نہ رہا حالت اضطراب و فزع کی اون سے مطلقا بہ: استقامت نہوئی کہ مناط

رحمت حقتعالی و سبب نجات تہی اور دشمنون سے جنکا ظلم و عذاب فقط جسم و تن پر
مقصور تہا ایسے خائف و ترسان ہوئے کہ اعانت دین تو در کنار رفاقت نبی سے
بہی کنارہ کشی کی اور خداے پاک کا کہ جان و جسم کو عذاب جہنم سے ہلاک کرسکتا ہے
ذرا بہی خوف و باک نہ رکھا اور حضرت رئیس الحواریین نے جسطرح سب سے بڑہکر راہ رفاقت
مین پیشقدمی کی اوسیطرح سب سے زیادہ یہہ فضیلت حاصل کی کہ مجمع عام مین حضرت
مسیح سے اونہین کے روبرو بتکرار انکار کیا اور اسپر بہی قناعت نکر کے آنجناب کی نسبت
گفتار سخت و درشت اور لعنت و ملامت کہکے اپنی صداقت و راستی کا اعتبار دلایا
اور یہہ وعید و ارشاد عیسوی جو کوئی آدمیون کے آگے میرا انکار کریگا مین بہی اپنے
باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اوسکا انکار کرونگا اپنے صفحہ خاطر سے بیکقلم محو و حک
کردیا ایسی ہی عادات نا ملایم و حرکات ناشایستہ کے ملاحظہ کے بعد حضرت عیسی نے
اپنے کل شاگردون اور حواریون کو بوقت عروج و صعود بے ایمان و مردود دیکہکر
لعنت و ملامت کی جیسا کہ درس ۱۴ باب ۱۶ انجیل مرقس مین مصرح ہے اور ولیم میور
صاحب دفعہ ۱۳ باب اوّل تاریخ کلیسیا مین لکہتے ہین مسیح کے حواریون اور شاگردون نے
ابتک یعنی تا وقت عروج اوسکی تعلیم کے حقیقت اور مطلب بالکل نہین سمجہا تہا اور
اون کا سست ایمان دنیوی نعمتون اور فائدون کی امید مین لگا تہا اوسکے گرفتار
ہوتے ہی وے سب بہاگ گئے اور پطرس نے جو عدالت مین گیا وہان اپنے خداوند کا
انکار کیا پہر مسیح کے مصلوب ہونیکے بعد سب بالکل مایوس اور نا امید ہو گئی تہی

اسکے موافق حضرت عیسیٰ کے سب مرید و مستفید حواری وغیرہ خواری ضعیف الایمان
وکم اعتقاد اور طامع نعماے دنیوی و طالب فوائد تہی اور وہ بزعم خود یا یہہ سمجہتے تہے
کہ حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل کیواسطے دنیوی سلطنت و پادشاہی قائم و بحال کرینگے
اور ہم اس انقیاد و اطاعت کی بدولت مستحق وزارت و دولت اور مرجع امارت
و ثروت بنینگے اسلیئے حضرت مسیح کے مصلوب ہونے ہی اونکے آمال و امانی
منقطع اور خیالات خام مفقود و مرتفع ہوگئی اور وہ اپنا افلاس و تہیدستی بدستور
دیکہکر مایوس و نا امید رہ گئے الغرض طبقہ اولی کے بعد مسائل دینیہ و کتب شرعیہ
مین بہی کذب فریب دغا بازی اور کید و مکر و جعلسازی بخوبی مروج و شایع
ہوگی بقصد اضلال و اغوا بہتون نے جہوٹا حواری ہونیکا دعوی کیا اور افترا
علی المسیح عقائد و تعلیمات واہیہ کی تلقین شروع کردی چنانچہ درس ۲ باب ۱۱
نامہ دوم قرنتیوں مین اسکی تشریح ہے اور حضرت عیسیٰ و حواریون کے نام سے
نامجات و انجیلین بکثرت تمام معروف و مشتہر ہونے لگین جیسا کہ باب اول انجیل لوقا
اور آغاز نامہ گلتیون اور باب دوم نامہ دوم تسلنقیون مین اسکا بیان بالتصریح ہے
موشیم صاحب بہی تاریخ کے باب سوم جلد اول مین بذیل ذکر صدی دوم لکہتا ہے
کہ افلاطون اور فیثاغورث کے پیروون کا ایک مقولہ تہا کہ راستی و خدا پرستی کی
ترقی کیواسطے جہوٹ بولنا اور فریب دینا صرف جائز ہی نہین بلکہ قابل تحسین کے
بہی ہے اور قبل مسیح کے مصر کے یہودیون نے اون سے یہہ قول سیکہا تہا جیسا کہ

بلاشبہ بہت سے پرانے ملفوظون سے یہہ امر ثابت ہوتا ہے اور ان دونون سے یہہ وبا
بڑی غلطی کی عیسائیون کو لگی جیسا کہ یہہ امر بہت سی کتابون سے جو جہوٹ سے
بڑے بڑے بزرگون کیطرف منسوب ہین کہلتا ہے انتہی اور باب دوم حصہ دوم مین
اوّل صدی کے بیان مین لکھتا ہے کہ بہت سے ایسے باعث تھے جنکے سبب ابتدائے
زمانہ مین انجیلون کو ایک نسخہ مین جمع کرنے کی ضرورت ہوئی خصوصاً اس باعث سے کہ
بعد رفع ہونے حضرت عیسیٰ کے آسمان پر اونکی زندگی اور تعلیمات کی تواریخ پر فریب اور
کہانی آمیز ایسے لوگون سے جنکے ارادے بد نہ تھے مگر جو جہوٹے مذہب والے اور
سادہ لوح اور خدا پرست فریبیون سے رغبت رکھتے تھے تصنیف ہوئی تھین اور اوسکے
بعد بہت سی جہوٹی بنیاد کی تحریرین جنپر پاک پیغمبرون کے نام بطور مصنفون کے درج
کی گئی تہی دنیا پر فریب سے رکہی گئی تہین انتہی - یہان سے یہہ بات ثابت ہے کہ اوائل
عیسائیون مین ہر طرح کے کذب و فریب کا چرچا بدرجہ غایت ہو گیا تہا اور اتہام و افترا
کرنیکو اون مین سے کوئی شخص عمل شنیع و فعل بد تصور نہ کرتا تہا بلکہ بنظر ترقی دین اوسکا
ارتکاب موجب مزید ثواب و قرب رب الارباب سمجہا جاتا چنانچہ اسی بنا پر عیسائیان
اہل دین و تقویٰ نے بہت سے ناصحات و انجیلین وضعی حضرت عیسیٰ و حواریون کی جانب سے
تصنیف کردین اور اوسی زمانہ مین بیشمار تحریرین محض بے بنیاد رسولون و نبیون
کیطرف سے بہی لکہدین اور اس امر کی تصدیق و راستی ورس ۷ باب سوم نامہ پولوس
مقدس سے کہ بنام رومیون کے تحریر فرمایا ہے بخوبی ظاہر و ہویدا ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے

پہر اگر میرے جہوٹہ کے سبب خدا کی سچائی اوسکے جلال کے لیے زیادہ ظاہر ہوئی تو مجہپر
کیون گنہگار کیطرح حکم ہوتاہے اور ہم کیون برائی نہ کرین تاکہ بہلائی نکلے اور ولیم میور
صاحب ذیل دفعہ ۳۰ باب سوم حصہ دوم اردو تواریخ کلیسیا کی لکہتے ہین دوسری صدی
مین مسیحیون مین گفتگو رہی کہ جب بت پرست فیلسوف اور حکیمون کے ساتھ دین کا مباحثہ
کیا جاوے تو اونہین کی بحث کا طرز اور طریقہ اختیار کرنا جائز ہے کہ نہین آخر کار اوریجن
وغیرہ کی راے کے بموجب طریقہ مذکور تسلیم ہوا اوس سے البتہ مسیحی بحاثون کی تیز عقلی
اور نکتہ سنجی نے بحث مین زیادہ رونق پائی لیکن راستی اور صفائی مین کچہہ خلل پڑا پہر
اسی سبب سے بعض لوگ یہہ بہی جانتے ہین کہ وہ جعلی تصنیفات پیدا ہوئین جو کہ اس زمانے
کے بعد کثرت سے لکہی گئین اسطرح سے کہ فیلسوف لوگ جب کسی طریقہ کی پیروی کرتے تہے
تو کبہی کبہی اوسکے حق مین کتاب لکہہ کے کسی معروف حکیم کے نام سے اجرا کرتے تہے
کہ اس حیلہ سے لوگ اوسپر متوجہ ہو کر اوسکی باتین زیادہ مانینگے اگرچہ اوسکی باتین
بر ملا خود مصنف کی ہوتین سو اسیطرح مسیحی جو فیلسوفون کیطرح بحث کرتے تہے کتاب
لکہہ کے کسی حواری یا خادم حواری یا معروف اسقف کے نام سے رواج دیتے تہے
ایسا دستور تیسری صدی مین شروع ہوا اور کئی برس تک وہی کلیسیا مین جاری رہا یہہ
بات بہت ہی خلاف حق اور قابل الزام شدید کے تہی انتہی الغرض قبل اسکے کہ دین عیسوی
نے کچہہ ثبات و قیام پکڑا ہوا اوسکا اصلی طریقہ ناراستی سے مختلط اور راہ حق غیر
مستقر و منضبط ہو گئی بجاے عبادت خدا پرستش مخلوقات کا مسئلہ اموات و تبرکات

[illegible]

کی بجید توقیر و تعظیم کا طریقہ سب کے نزدیک صحیح و متفق علیہ ٹھہرا کسی نے توحید کو تثلیث
مین دیکھا اور کسی نے قتل مسیح کو نجات کا باعث سمجھا سب کے سب اختلافات کثیرہ و خیالات
خام اور بیہودہ عقائد دام مین گرفتار و مبتلا ہو گئے مطلب اصلی ست کہ باعتقاد تنزیہہ
و توحید الہی اخلاص و تطہیر قلب تھا از حد دور و مستبعد پڑ گئی یہی وجہ ہے کہ اکثر عیسائی
تحصیل علم و فضل اور تکمیل حکمت و عقل کے بعد پکے ملحد بن گئے اور سائر مذاہب
منکر و مرتد ہو گئے بلکہ نام خدا سے بیزار ہین اور لاکھون آدمی بلکہ کرورون قید
مذہبی سے دست بردار تحقیر کتب دینیہ و تذلیل مذاہب ملہ اونکا شیوہ مستمرہ ہے اور از
روے کتب مقدسہ خدا پر بیجا طعن و تشنیع ورد روزمرہ ہے چنانچہ صاحب اکسیہومو بعد
تحریر فہرست اصلی نامجات و اناجیل وضعی کے لکھتا ہے کہ جب شروع ہی دین عیسوی مین
ان انجیلون اور نامون اور مشاہدات کی جو اکثر اونکے اب تک بھی اکثر عیسائیون کے نزدیک
مسلم ہین طغیانی آگئی تھی پس اب ہم کونسے قاعدہ سے سمجھا ہین کہ یہی کتابین جو پروٹسٹنٹ
اون کو مانتے ہین الہامی ہین اور مشکل پڑتی ہے لحاظ کرنے اس امر سے کہ یہہ کتابین سالہاے
قبل ایجاد چھاپہ کے قابلیت الحاق و تبدیل کی رکھتی تھین انتہی اور اسی شخص نے ابتدا
کتاب مین حضرت عیسی و مریم کی نسبت موافق بیان انجیلون کے بہت بڑی بے ادبی و
گستاخی اور کلمات توہین و مذاقی کہے ہین جنکا نقل کرنا بھی اسجگہ خلاف وضع اور بیجا
و بےموقع ہے اور لارڈنر اپنی تفسیر کی آٹھوین جلد مین کہتا ہے کہ مارسیون نے عہد عتیق
کی کتابون کو بالکل رد کر دیا تھا اور کہتا تھا کہ یہہ کتابین اوسکی بھیجی ہوئی ہین جو سارے

گناہون اور برائیون کا خالق ہے اور اوسکے پیرو کہتے ہین کہ توریت اور انجیل ایک
شخص کی بھیجی ہوئی نہین اسلیے کہ بہت سی چیزین اوّل مین دوسری کی مخالف ہین اور
کہتے ہین کہ اوّل مین بیان ہے کہ جہان کا خالق جاہل ہے کیونکہ آدم کو پکارا کہ تو کہان ہے
اور اسیطرح متلون ہے کہ مختلف حکم دیتاہے اور جہان کے پیدا کرنے اور ساؤل کے
بادشاہ کرنے سے پچہتایا انتہی اور جان کلارک لکھتاہے کہ بنی اسرائیل کا خدا فقط
قاتل ظالم جھوٹا احمق فریبی جابر ہی نہین بلکہ وہ ایک آگ جلانیوالی بھی ہے جیسا پولوس
ورس ۲۹ باب ۱۲ نامہ عبرانیون مین لکھاہے یقینا ہمارا خدا بھسم کرنیوالی آگ ہے انتہی اور ایسے
خدا کے ہاتھون مین پڑنا بڑا ہولناک کام ہے جیسا کہ پولوس ورس ۳۱ باب ۱۰ نامہ عبرانیون
مین کہتاہے زندہ خدا کے ہاتھ پڑنا ہولناک ہے انتہی پس ایسے خدا سے جتنی جلدی آزادی
حاصل ہوسکے اوتنی ہی جلد حاصل کرنی چاہیئے اسلیے کہ جب اوسنے اپنے اکلوتے
بیٹے کو بھی نہ بچایا تو اوس سے اور کوئی کیا کرم اور رحم کی امید رکھے اور یہہ خدا جسکو یہہ
کتابین خدا بتلاتی ہین قابل بہروسے کرنیکے نہین بلکہ ایک بے ٹھکانے چیز جامع ضدین
اور وہمون کی ہے کہ اپنے پیغمبرون کو بھی فریب دیتا ہے سبحن اللہ رب العرش عما یصفون
لا یسئل عما یفعل وہم یسئلون اب اسی اصل کی بابت قران کی جانب دل سے متوجہ
ہوا و بے تعصب ہوکر اوّل سے آخر تک پڑھو اور سمجھو بوجھو کہ توحید کی نسبت اوسمین
کیسا اہتمام بلیغ اور تاکید شدید ہے بلکہ مقصود اہم و غرض اصلی تنزیل قران و
تبلیغ فرمان سے یہی تنزیہہ و توحید ہے کما قال تعالی کتاب انزلناہ الیک لتخرج

النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ وقال
يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَاۤءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ
اور شرک کو مطلقاً بسبب الذات ہو خواہ باعتبار صفات عبادت و بندگی کی راہ سے
ہو یا بطرز عشق و محبت بکل الوجوہ ظلم عظیم اور جرم غیر مغفور کہا ہے مرتکب تمامی قبائح
وکبائر سے مشرک کو سخت بیوقوف و بدعقل اور جا بجا محقر و ذلیل لکہا ہے مشرکین کا
ذبیحہ نکہانا اور اون سے قرابت و مناکحت نہ کرنے کی یہی اصل و بنیاد ہے تقدیس
و تنزیہ رب العلمین جمیع اوصاف رذیلہ سے قران کی ہر ایک آیت کا بیان و مفاد ہے
مثلاً لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ نفی ضد و ضدا ور عدم شبیہ و ند پر برہان قاطع ہے لِلّٰهِ الْمَثَلُ
الْاَعْلٰى وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ غایت قوت و حکمت اور علو شان و رفعت پر
دلیل ساطع ہے لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۤءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ اور وَهُوَ الْقَاهِرُ
اور وہ ہے غالب
فَوْقَ عِبَادِهٖ اور بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ سے خدا
اپنے بندون پر — بلکہ واسطے اوسکے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہے سب اوسکے حکم فرمان بردار ہین
کی مانند کسی شخص کا کامل فی العلم نہونا اور کسی چیز کی محافظت سے اوسکا غمگین و متفکر
نرہنا اور ہر مخلوق کا اوسکے مقابلہ مین ناچیز و ہیچ ہونا اور بمفاد وَلَقَدْ خَلَقْنَا
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ کی خلق آسمان و
زمین سے اوسکا نہ تھکنا اور بموافق آیہ کریمہ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَاۤءِ اِلَى الْاَرْضِ

اور انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون کی جمیع مہمات ارضی و
سماوی اور ہر کاروبار سرکاری کا انتظام محض تدبیر بلکہ اشارہ کلمہ کن سے ہے بلا تکلیف
نزول و صعود انجام پاتا لا تاخذہ سنۃ ولا نوم اور وانہ تعالی جد ربنا ما
اتخذ صاحبۃ ولا ولدا سے اوسکے حضور نیند و غفلت کو راہ نپانا اور بیوی زن
و فرزند سے مبرا و مقدس ہونا بوضاحت تمام معلوم ہے اور کمال نصفت و عدالت
لا تکسب کل نفس الا علیہا ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور نضع الموازین
القسط لیوم القیمۃ فلا تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبۃ من
خردل اتینا بہا وکفی بنا حاسبین وغیرہ سے صراحتاً مع الفصاحت مفہوم ہے
نہ کسی جگہ استعارات کریہہ ہین اور نہ تشبیہات قبیحہ مخلوق پر اطلاق الہ و خدا کا تو کیا کر
سلاطین دنیا کو ملک الاملاک و شاہنشاہ کہنا اور بلفظ عبدی و امتی اپنی لونڈی غلام
سے خطاب کرنا بھی ممنوع شرعی و منہی عنہ ہے جس روز سے آفتاب اسلام کا طلوع
یعنی قران کا نزول شروع ہوا روز بروز ظلمات کفر و شرک کا استیصال ہوتا گیا قلب و خاطر
ہر آدمی ذوق توحید و عبادت سے مالامال و مطہر ہوا اور نور خداپرستی سے صفحۂ عالم
معمور اور علی سبیل الکمال منور ہوگیا اقطار زمین سے کوئی شہر و قصبہ نہ بچا جہان سے
خدا کی تسبیح و تہلیل کی آواز نہ آتی ہوا اور کوئی موضع و قریہ نہ رہا کہ باعلان وہان صداے
تنزیہہ و تقدیس بجاتی ہو بالخصوص ملک عرب ما یلیہا من اطرافہا و نواحیہا سے تو
شرک و کفر کی قطعی بیخ کنی ہوگئی باوجود مرور دہور آجتک شرک و کفر نے کسیطرح وہان

عود وظہور نکیا جہان کی سفاہت وجہالت پیشتر جہان مین ضرب المثل تہی اور جسجگہہ
ابتلاے اوہام وپرستش اصنام صدہا سال تک خاطر پسند وعزیز ہر دل رہی عرصہ قلیل مین یعنی
بائیس برس کی مدت مین قران کی برکت اور حرارت ایمان وغایت عرفان کی بدولت
اون لوگون نے خدا کی راہ مین ترک مال ومتاع اور صرف عزت وجان تک سے کسیوقت
دریغ نکیا فکر اعلاے کلمۃ اللہ ورفاقت رسول خدا مین ہر شخص نے گہر بار چہوڑا زن و
فرزند سے مونہہ موڑا قرابت ورشتہ کو توڑا اپنے رنج وراحت سے کچہہ سروکار نرکہا
باوجود رتبہ خلافت وامامت ترقی دین وملت اور خلق اللہ کی دعوت وہدایت سے
ایکدم دم نلیا بعد سعی وکوشش بیحد خدا کا نام بہ تقدیس وتنزیہہ تمام اطراف عالم مین
پہیلا دیا ملک عرب کو جمیع علوم وفنون کا مرکز ومرجع اور ہر طرح کی تہذیب شائستگی کا
معدن ومنبع بنا دیا ایسا عجیب وغریب اثر اور بیحد جوش وخروش اسقدر شروع دنیا سے
ایکر ابتک کسی مذہبی تعلیم اور دین وشریعت سے نہین ہوا دفعتاً ایسا تغیر وانقلاب نظر
مخالفین مین بہی باعث فرط تحیر واستعجاب ہے اسیواسطے گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب
مین لکہتے ہین گبن صاحب نے بیان کیا ہے کہ پہلے چار دن خلفا کے اطوار یکسان صاف
اور ضرب المثل تہے کہ اون کی سرگرمی ولدہی اور اخلاص کے ساتہہ تہی اور ثروت اور
دنیا پاکر بہی اپنی زندگیان ادائے فرائض اخلاقی اور مذہبی مین صرف کین یہی آدمی محمد
کے اول ہی اصحاب مین شامل تہے جو پیشتر اس سے کہ آپنے اقتدار حاصل کیا آپ کے
جانبدار ہو گئے یعنی ایسے وقت مین کہ آپ مدت آزار رہے اور جان بچا کر اپنے ملک سے

چلے گئے اون کے اوّل ہی اوّل تبدیل مذہب کرنے سے انکی راستی ثابت ہوتی ہے اور
دنیا کی سلطنتون کو فتح کرنے سے انکی لیاقت کی فوقیت معلوم ہوتی ہے[219] اس صورت مین
کوئی یقین کر سکتا ہے کہ ایسے شخصون نے ایذائین سہین اور اپنے ملک سے جلاوطنی
گوارا کی اور اس سرگرمی سے اوسکے پابند ہوئے یہہ سب لوگ ایک شخص کی خاطر ہون
جسمین ہر طرح کی برائیان ہون اور اوس سلسلہ فریب و سخت عیاری کے لیے ہون
جو اون کی تربیت کے بہی خلاف ہو اور اون کی ابتدای زندگی کی تعصبات کے بہی مخالف
ہو ایسا یقین نہین ہو سکتا اور خارج از حیطہ امکان ہے[123] عیسائی اسکو یاد رکہین تو اچہا
ہو کہ محمد کے مسائل نے وہ درجہ نشاء دینی کا آپ کے پیرودون مین پیدا کیا جسکو عیسی کے
ابتدای پیرودون مین تلاش کرنا بیفائدہ ہے اور آپکا مذہب ایسی تیزی کے ساتھہ
پہیلا جسکی نظیر دین عیسوی مین نہین چنانچہ نصف صدی کے کم مین اسلام بہت سے
عالیشان اور سرسبز سلطنتون پر غالب آگیا جب عیسی کو سولی پر لیگئے تو اون کے پیرو
بہاگ گئے اور ان کا نشاء دینی جاتا رہا اور اپنے مقتدا کو موت کے پنجہ مین گرفتار چہوڑ کر
چلدیے اگر بالفرض آپ کے حفاظت کرنے کی اونکو ممانعت بہی تو آپکی دشمنی کے لیے
تو موجود تہے اور صبر سے آپکے اور اپنے ایذارسانون کو دیکہتے برعکس اسکے محمد کے
پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور آپکے بچاو مین اپنی جانین خطرہ مین ڈالکر کل
دشمنون پر آپکو غالب کیا ۱۸ باوجودیکہ محمد اور عیسی کی ابتدائی تاریخون مین ایسے
حالات ہین جنمین عجیب مشابہت پائی جاتی ہے لیکن بہت سے ایسے ہین جنمین بالکل

اختلاف ہے مثلاً عیسیٰ کے اوّل بارہ مریدون کونا تربیت یافتہ اور کم رتبہ مانا گیا ہے بخلاف محمد کے اوّل مریدون کے کہ بجز آپکے غلام کے سب لوگ بڑے ذی عزت تھے اور جب وے لوگ خلیفہ اور رہنما افواج اسلام کے ہوئے تو اس عہد مین جو کچھہ اونہون نے اعمال کیئے اون سے ثابت ہوتا ہے کہ اون مین اوّل درجہ کی لیاقتین تہین اور غالباً ایسے نہ تہے کہ بآسانی دہوکہ کہا جاتے اور بذیل دفعہ ۴۰ انہولین اعظم سے حضرت موصوف نے یہہ بات نقل کی یہہ امر تشریح طلب ہتلاہے کہ وہ امراہم جو یقیناً واقع ہوا یعنی دنیا کا فتح ہونا کسطرح سے پچاس یا ساٹھہ برس کے عرصہ قلیل مین انجام کو پہونچا ہوگا اب ہم پوچھتے ہین کہ یہہ فتح کن لوگون نے کی تو یہی کہین گے کہ بیابان کے قومون نے جنکا حال ہمنے سُنا ہے کہ تعداد مین کم اور جاہل ور جنگ سے ناواقف اور ناشناستہ اور قوانین سے بے بہرہ تہے تاہم اونہون نے تربیت یافتہ لوگون کا مقابلہ کیا جنکے وسائل آمدنی بکثرت تہے حرارت دینی سے یہہ کرامات ہوئی ہوگی کیونکہ حرارت دینی کو اپنی سلطنت قائم کرنیکے لیئے وقت درکار ہے اور محمد کا زمانہ صرف ۳۰ برس کا انتہیٰ اھ لیکن حرارت دینی ہی سے ایسا ہوا اور بجز حرارت کے اسکی کوئی اور وجہ نہین ہو سکتی ادنیٰ درجہ یہہ کہ بغیر حرارت دینی کے وہ وقوع مین نہین آسکتا تہا انتہی الغرض اثبات تمامی صفات کمالیتہ ایجابیہ و سلبیہ کا واسطے ذات خدا کے حسب کمیت و کیفیت کے ساتھہ قران مین ہے جہان کی کسی کتاب کو اوس سے کچھہ بہی مناسبت نہین تمجید و توحید خدائے عز و جل جسطرح کہ سورہ اخلاص مین ہے دفاتر و مجلدات دوسری ادیان کے اوس سے

مشابہت ذرہ و آفتاب کی بھی نہین اوسکے موافق نہ کسی دلیل عقلی کا خلاف لازم آتا
ہے اور نہ کسی حکیم و فلسفی کا اعتراض و مغالطہ پیش چلسکتا ہے بلکہ بالعکس اوسکے مقابلہ
کیوقت سب ملاحدہ و فلاسفہ کو گردن کا خم کرنا اور طوعاً و کرہاً سمعنا و اطعنا ہی کہنا پڑتا
ہے فقط میرا قول اس باب مین اگر مدعی ہونیکی وجہ سے قابل اعتبار نہین تو کلام
مخالفین اسلام کو دیکھو کہ اون کو بھی اس بات کا اقرار ہے کہ مسئلۂ اول یعنی ذات و
صفات خالق کائنات کا بیان سائر مذاہب و ادیان کی بہ نسبت اسلام مین بکمال شرح
و بسط ہے وہ کام جسکا اہتمام تمام آغاز عالم سے کیا گیا اور اوسیکے واسطے پانچہزار
سال تک متواتر بیشمار انبیا و رسل کا ارسال ہوا اور اوسی کی بابت ہر ایکنے
درجہ بدرجہ بہت کچھ محنت و سعی اور جانفشانی و عرقریزی کی باوجود وسعت وقت
و مزید فرصت کسی سے اوسکا سرانجام نہوا تھا کہ جناب محمد رسول اللہ صلعم مبعوث ہوے
اور آپ ہی نے اوسکا بیڑا اوٹھایا بتائید ربانی اپنی کمال ہمت و استقلال کی بدولت
وہ سارا کام بسہولت اختتام کو پہونچایا آنحضرت نے شیطان کو کہ مدت سے روی زمین پر مورچہ
ایکدم سے اوکھاڑ پھینکا اوسکا دخل و فصل موقوف کیا کر لوگونکو بند ضلالت و دام تزویر سے چھڑایا
دنیا سے جہالت و تاریکی اور شبہات و شکوک و وہم پرستی کو مٹا کر لوگون کے دل میں انکو خدا کی وحدانیت
و احاطہ قدرت اور غیر محدود کمالات سے حیات تازہ بخشی اور یہہ بات کہ انجام ہر فعل و عبادت اور حصول منفعت
و منفعت اوسکی جانب سے ہے بخوبی ہر شخص کے ذہن نشین کردی چنانچہ جان دیون پورٹ کہتا ہے
آنحضرت کے مسائل مین ابہام بالکل نہ تھا قرآن سے خوب ظاہر ہے کہ آنحضرت بڑے موحد تھے آپنے

بتون اور آدمیون اور سیارات اور ثوابت کی پرستش کی بالکل ممانعت فرمائی اور
یہہ اسوجہ سے کہ ہر حادث کو فنا اور ہر طالع کو غروب لازم ہے اور جس چیز مین کہ خراب
ہونیکا مادہ ہے اوسکو زوال ضرور ہے آنحضرت خداے یکتا کی پرستش کرنیے
اور فرماتے تہے کہ اوسکی نہ کوئی شکل مقرر ہے اور نہ جگہہ اور نہ اوسکے اولاد ہے
اور نہ مثل وہ ہمارے دل کے پوشیدہ بہیدسے واقف ہے قدیم ہے حادث نہین
اور اوسکو ذاتی کمال عقلی حاصل ہے ان مضامین کو آنحضرت نے اپنی زبان دوسرے
اوستادون اور اٹہاون سورتون مین بیان فرمایا ہے مسلمان ان آیتون پر کامل
عقیدہ رکہتے ہین اور مفسرین قرآن نے اونکی اسطرح تعریف کی ہے جیسے ریاضی کے قاعدے
وغیرہ بیان کیجاتی ہین ایک موحد حکیم بہی مسلمانون کے عام عقیدہ کی موافق ہی
ہوسکتا ہے تمام مخلوقات دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انکا کوئی خالق ضرور ہے
اور اوسکا قانون ہر ایک آدمی کے دل مین موجود ہے اہتی ازمویدالاسلام اور
یہہ بہی اوسمین لکہا ہے وہ مذہب جسکی قرآن شریف نے بنا ڈالی ہے اوسمین کمال وحدانیت
ہے اور اوسمین خدا تعالی کا مضمون سمجہنے مین کچہہ دقت اور ابہام نہین ہے اہل اسلام
کے نزدیک اللہ تعالی کی یہہ صفت ہے کہ وہ ہر مقام پر موجود ہے اور اوسیکی حکم
سے تمام عالم کا انتظام قائم ہے بلکہ اون کے حکما کی مانند یہہ راے نہین ہے کہ وہ
صرف سب اشیا کا خالق ہے اور قواعد مقررہ سے عالم کا انتظام کرتا ہے مگر آپ
سب چیزون سے علیحدہ ہے اور مین لعبد یہہ کہتا ہے چہٹی صدی مین آنحضرت مشرق مین

پیدا ہوئے اور آپ نے اپنے مذہب کو قائم رکھا اور بت پرستی کو ملک ایشیا اور افریقہ
اور مصر کے اکثر حصون سے بالکل نیست و نابود کر دیا چنانچہ اِن ملکون مین اب تک
خدا تعالیٰ واحد اور حقیقی کی پرستش جاری ہے لاکھون آدمیون کے دل مین
اِس غریب نبی کے ظاہری اور باطنی برکتون نے جگہہ پکڑی اور ہماری صاف باطنی
اعنی امر کی مقتضی ہے کہ ہم یہہ خیال کرین کہ حقیقت مین آپ کے معتقدین آپ کی
نبوت کے دل سے قائل تھے اور یہہ سچ جانتے تھے کہ آپ پر وحی نازل ہوتی
ہے اور آپ سچے نبی ہین ضرور ہے کہ مشرکون کو آپ کا مذہب اوسکے عمدہ قواعد
اور قوانین کے خدا کیطرف سے الہام ہوتا معلوم ہوا ہوگا آپ کا مذہب زردشت
کے مذہب سے زیادہ صاف معلوم ہوتا تہا اور جہوٹے اور فاسد مذہبون کے مقابل
مین بہت عقل کے موافق لکہا ہے ساتوین صدی مین کتب آسمانیکی سادگی ان لوگون
کی بد اعتقادیون سے جاتی رہی تہی آنحضرت کے مذہب کی صداقت اس بات سے
اور بہی زیادہ معلوم ہوتی ہے کہ اگرچہ اس مذہب کو نکلے ہوئے ایک عرصہ دراز
منقضی ہوا مگر اسمین اور مذہبون کی مانند خالق کی جاے مخلوق کی پرستش وغیرہ
نہوئی اور اہل اسلام نے اپنے وہم اور قیاس کی متابعت نہین کی اور خدا تعالیٰ
کی پرستش پر قائم رہی اور اوسکی جاے بتون کو نہ پوجنے لگے انتہی اور گبن صاحب
کہ بہت بڑا مستند و مشہور مورخ و مقنن انگلستان ہے اپنی تاریخ مین لکھتا ہے
محمد کا مذہب شکوک اور شبہات سے پاک ہے مکہ کے پیغمبر نے بتون کی انسانون کی

ستارون اور سیارون کی پرستش کو اس معقول دلیل سے رد کیا کہ جو شے طلوع
ہوتی ہے غروب ہو جاتی ہے اور جو حادث ہے وہ فانی ہوتی ہے اور جو قابل تحویل
ہے وہ معدوم ہو جاتی ہے اور اسی اپنی اسی گری سے کائنات کے بانی کو ایک ایسا
وجود تسلیم کیا ہے جسکی نہ ابتدا ہے نہ انتہا نہ کسی شکل مین محدود نہ کسی مکان مین اور
نہ کوئی اوسکا ثانی موجود ہے جسے اوسکو تشبیہ دیسکین وہ ہمارے نہایت خفیہ
ارادون سے بھی آگاہ رہتا ہے بغیر کسی اسباب کے موجود ہے اخلاق اور عقل کا
کمال جو اوسکو حاصل ہے وہ اوسکو اپنی ذات سے حاصل ہے ان بڑے بڑے
حقائق کو پیغمبر نے مشہور کیا اور اوسکے پیرون نے انکو نہایت مستحکم طور سے قبول
کیا اور قرآن کے مفسرین نے معقولات کے ذریعہ سے بہت درستی کے ساتھ انکی
تصریح اور تشریح کی ایک حکیم جو خدا تعالی کے وجود اور اوسکی صفات پر اعتقاد
رکھتا ہو مسلمانون کے مذکورہ بالا عقیدہ کی نسبت یہہ کہہ سکتا ہے کہ وہ ایسا عقیدہ ہے
جو ہمارے موجودہ ادراک اور قوت عقل سے بہت بڑھکر ہے اسلیے کہ جب ہم نے
اوس نامعلوم چیز کو زبان اور حرکت اور مادہ اور حس اور تفکر کے اوصاف سے
مبرا کر دیا تو پھر ہمارے خیال کرنے اور سمجھنے کے لیے کیا چیز باقی رہی وہ اصل اول
جسکی بنا عقل اور وحی پر ہے محمد کی شہادت سے استحکام کو پہونچی چنانچہ اسی سبب سے
معتقد ہندوستان سے لیکر مراکو تک موحد کے لقب سے ممتاز ہین اور بتون کو
ممنوع سمجھنے سے بت پرستی کا خطرہ مٹا دیا گیا ہے انتہی اور ڈاکٹر اسپرنگر صاحب

حالات آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیت کی بیان مین کہتا ہے کہ اون کو نکلتے ہوئے
آفتاب برستی ہوئی پانی اور اوگتی ہوئی روئیدگی مین خداہی کا ید قدرت نظر آتا تہا
اور غرش رعد اور آواز آب اور طیور کے نغمہ مین حمد الہٰی کی آواز سنائی دیتی تہی اور سنسان
جنگلون اور برباد شہرون کی خرابات مین خداہی کے قہر کے آثار دکہلائی دیتے
تہے انتہی اور راڈ ویل صاحب دیباچہ ترجمہ قرآن شریف مین تحریر کرتے ہین کہ
دلیلون سے ثابت ہے کہ محمدؐ کے سب کام اس نیک نیتی کی تحریک سے ہوتے تہے کہ اپنے
ملک کے لوگون کو جہالت اور ذلت و بت پرستی سے چہوڑا دین اور یہہ کہ نہایت مرتبہ کی خواہش
اون کی یہہ تہی کہ سب سے بڑی امر حق یعنی توحید الٰہی کا جو اون کی روح پر بدرجہ غایت
مستولی ہو رہی تہی اشتہار کرین چنانچہ اسی مطلب کے لئے قرآنی سورتون کے تصنیف کا
سامان اونہین ناگزیر ہوا اور یہہ کہ اونہین اس امر کا اعتقاد کامل ہو گیا تہا کہ مجہے
وحی الٰہی پہنچا ہے اور بتقضاے حوادث اور بتدریج خوز مرام اس امر کا باعث ہوا
کہ اونہون نے اپنے آپ کو خدا کا رسول امین باور کر لیا تاہم محمدؐ کی سیرت ایک عجیب
نمونہ ہے اوس قوت اور حیات کا جو ایسے شخص مین ہوتی ہے جسکو خدا اور قیامت پر
اعتقاد کامل ہوتا ہے اوسمین سے جو کچہہ نتیجے نکالے جاوین اون کی ذات کریم
اور سیرت صداقت مشحون سے ہمیشہ اون کو اون لوگون مین تصور کیا جاوے
جنکو ایمان اور اخلاق اور اپنے ابنائے جنس کی تمام حیات دنیوی پر ایسا اعتبار
حاصل ہے جو حقیقت مین بجز کسی اولو العزم کے اور کسی کو نہین ہو سکتا انتہی اور

میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدیہ مین لکھتے ہین ایک زمانہ نامعلوم سے مکہ اور تمام
جزیرہ عرب کی روحانی کیفیت بالکل حبس ہو گئی تھی گو ایک ضعیف اور ناپائدار سا
اثر یہودیت و نصرانیت یا فلسفہ کا عرب پر ہوا تہا جیسیکہ ایک دریاچہ غیر روان کے
سطح کا ادہر ادہر لہر کہانا مگر تہ مین محض بے حس و حرکت رہنا تمام عرب توہمات و ظلم
اور بدکاریون مین غرق ہوے ہے تھے یہہ عام رسم تھی کہ بڑا بیٹا اپنے باپ کی بیبیونکو
بیاہ لیتا اون کے غرور اور افلاس سے رسم دختر کشی بھی جاری ہو گئی تھی جیسے
ہندوؤن مین اونکا مذہب حد کے درجہ کی بت پرستی تہا اور اون کا ایمان ایک
مسبب الاسباب مالک علی الاطلاق پر نہ تہا بلکہ غیر مرئی ارواح کے توہم باطل کی
ہیئت کا اون کا ایمان تہا اونہین کی رضامندی مناتے تہے اور اونہین کی ناراضگی سے
احتراز کرتے تہے قیامت اور جزا اور سزا جو فعل یا ترک کا باعث ہو اوسکی اونہین
خبر ہی نہ تھی ہجرت سے تیرہ برس پیشتر تو مکہ اسطرح سے ایسی ذلیل حالت مین بیجان
پڑا ہوا تہا مگر ان تیرہ برسون نے کیا ہی اثر عظیم پیدا کیا سیکڑون آدمیون کی
جماعت نے بت پرستی چھوڑ کے خداے واحد کی پرستش اختیار کی اور اپنے اعتقاد
کی موافق وحی الہی کی ہدایت کی مطیع و منقاد ہو گئے اوسی قادر مطلق سے بکثرت
و شدت دعا مانگتے اوسیکی رحمت و مغفرت کی امید رکھتے اور حسنات و خیرات و پرہیزگاری
اور انصاف کرنے مین بڑی کوشش کرتے تھے اب اونہین شب و روز اوسی قادر
مطلق کی قدرت کا خیال ہے اور یہہ کہ وہی رزاق ہمارے ادنی حوائج ضروری کا خبر گیران ہے

ہر ایک قدرتی یا طبعی کیفیت مین ہر ایک امور متعلقات زندگانی مین اور اون کے خلوت
اور جلوت کے ہر ایک حادثہ اور تغیرات مین وہ اوسیکے ید قدرت کو دیکھتے تھے اور اونہین
بالاوہ لوگ اس نئے روحانی حالت کو جسمین وہ خوشحال اور حمد کنان رہتے تھے خدا
کے فضل خاص و رحمت یا اختصاص کی علامت سمجھتے تھے اور جنہونے کافر اہل شہر کے کفر کو
خدا کی تقدیر کے ہوئے خذلان کا نشان جانتے تھے محمدؐ کو وہ اپنا حیات تازہ بخشنے والا
سمجھتے تھے جو کہ اون کی ساری امیدون کے واسطے ماخذ تھے اور اونہین کے مناسب
اور کامل اطاعت کرتے تھے ایسے تہوڑے ہی زمانہ مین مکہ اس عجیب تاثیر سے دو حصون
مین منقسم ہوگیا تھا جو بلا لحاظ قبیلہ و قوم ایکدوسرے کے درپے مخالفت و ہلاکت تھے
مسلمانون نے مصیبتون کو تحمل اور شکیبائی سے برداشت کیا اور گو ایسا کرنا اون کی ایک
مصلحت تھی مگر تو بھی ایسی عالی ہمتی کی بردباری سے وہ لوگ تعریف کے مستحق ہین
ایک سو مرد اور عورتون نے اپنے ایمان عزیز سے انکار تک کے اپنا گھر بار چہوڑ کر حبتک
کہ یہ طوفان مصیبت فرو ہو حبش کو ہجرت کر لی تہی اور اب پہر اس سے کہ
بہی زیادہ آدمی اور او لکے ساتہ نبی بہی اپنے عزیز شہر کو اور مقدس کعبہ کو چہوڑ کر مدینہ کو
ہجرت کر گئے اور یہان بہی اس عجیب تاثیر نے دو یا تین برس کے عرصہ مین ان لوگون کے
واسطے ایک برادری جوشی اور مسلمانون کی حمایت مین جان دینے کو مستعد ہوگئے تیاری کردی
اہل مدینہ کے کانون مین یہود و نصاریٰ کی باتین عرصہ سے گوش گزار ہو چکی تہین مگر وہ بہی
اوسوقت تک خواب خرگوش سے نہ چونکے جبتک کہ روح کو کپکپا دینے والی باتین نبی عربی

کی نہین سنین تب البتہ دفعتاً ایک نئی اور سرگرم زندگانی مین دم بہرنے لگے انتہی -

اور یہہ بہی ادعین ہے ہم بلا تامل اس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ اوس نے یعنی اسلام نے ہمیشہ کیواسطے اکثر توہمات باطلہ کو جنکی تاریکی مدتون سے عرب کے ملک جزیرہ نما پر چہا رہی تہی کالعدم کر دیا اسلام کی صداے جنگ نے کے روبرو بت پرستی موقوف ہو گئی اور خدا کی وحدانیت اور غیر محدود کمالات اور ایک خاص اور ہر ایک جگہہ احاطہ کی ہوئی قدرت کا مسئلہ حضرت محمد کے معتقدون کے دلون اور جانون مین ایسا ہی زندہ اصول ہو گیا ہے جیسیکہ خاص حضرت محمد کے دل مین تہا مذہب اسلام مین سے پہلی بات جو خاص اسلام کے معنی مین یہہ ہے کہ خدا کی مرضی پر توکل مطلق کرنا چاہیئے بلحاظ معاشرت کے بہی اسلام مین کچہہ کم خوبیان نہین ہین چنانچہ مذہب اسلام مین یہہ ہدایت ہے کہ سب مسلمان آپس مین ایک دوسرے کے ساتہہ برادرانہ محبت رکہین یتیمون کے ساتہہ نیک سلوک کرنا چاہیئے غلامون کے ساتہہ نہایت شفقت برتنا چاہیئے نشہ کی چیزون کی ممانعت ہے مذہب اسلام اس بات پر فخر کرسکتا ہے کہ ہمین پرہیزگاری کا ایک ایسا درجہ موجود ہے جو کسی اور مذہب مین نہین پایا جاتا انتہی یہان سے سب دینون پر اسلام کو بقول مشہور ع والفضل ما شہدت بہ الاعداء * بابت اصل اول بخوبی تفوق و فضل حاصل ہو گیا اور وجہ ثبوت اصل دوم یہہ ہے کہ اللہ پاک کی غرض و غایت بعثت انبیا و تبلیغ رسل سے محض مخلوق کی ہدایت اور درستی چال و چلن اور حسن معاشرت و اصلاح عادت ہے اسواسطے کہ عقول زمانیان و آراے جہانیان

بوجہ اختلاف مراتب طبیعت اور بباعث قلت وکثرت عوائق وعوارض اقتضائے
مطالب ورادراک حسن وقبح اشیا مین باہم نہایت ہی مختلف ومتناقض ہین بلکہ
ایک ہی آدمی کی خیالات حالت واحدہ پر کبھی ثابت ومستقر نہین رہتی عمر کے
بلحاظ سے تجربہ کی ترقی سے صحبت کے اثر سے معلومات کے بڑھنے سے تمیز صحیح
وسقیم اور باختلاف اوقات علم خطا وصواب مین وہ باخود ہا متفاوت ومتغایر
ہوجاتی ہین علی الخصوص وقوف الہیات ومنجیات مین کہ بالاتفاق جمیع احکام
وآداب پر مقدم ہے عقول جزئیہ وکلیہ تمامہا معذور وقاصر ہین لہذا بنظر تکمیل
نظام وتحسین انتظام بحر رحمت الہی وعنایت نامتناہی جوش مین آیا اور بندونکو
بواسطہ اپنے رسولون کے عقل خالص کی تعلیم دی اور فطرت اللہ کیجانب دعوت
کی کما قال تعالی کَانَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً فَبَعَثَ اللّٰہُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ
وَمُنْذِرِیْنَ وَاَنْزَلَ مَعَہُمُ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ لِیَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ فِیْمَا اخْتَلَفُوْا
فِیْہِ وقال وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَہُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْہِ
نظر برین ضرور ہے کہ وہ لوگ جو منصب ارشاد وہدایت پر مقرر وسرفراز ہون اور بعہدہ
عظمی سفارت ورسالت الہی سے معزز وممتاز اپنے معاصرین وتابعین بلکہ جمیع اولاد آدم
وسکان عالم سے زیادہ مہذب وسنجیدہ ہون اور بحسب الفطرت بڑے عقیل وفہمیدہ
اپنی ہر خواہش وشہوت پر محیط وضابط ہون اور درجہ متانت ورتبہ شائستگی سے کسی
وقت ساقط نہون خدا کے قہر وغضب سے ہر حال مین خائف وخاشع اور احکام وتکالیف

شرعیہ کی بخلوص قلب مطیع و تابع ہون زہد و تقوی اور خوف و ورع مین مشتہر و
معروف اور صفات حسنہ و کمالات ممکنہ نوع انسان سے محلی و موصوف ہون خلق کی دعوت
اور تبلیغ ہدایت مین کما ینبغی سرگرم و چست ہون اور علم ما یجوز علی اللہ و ما لا یجوز علیہ مین
سب سے زیادہ واقف و درست ورنہ درصورت اختیار اوصاف رذیلہ و ظہور فسق و فجور
لوگ اون پر معترض و از قبول رشد و ہدایت سے بازرہکر متوحش و منقبض ہونگے
اون کے رذائل و معائب دیکھکر حلقہ اطاعت سے تمام عمر خارج رہینگے تا دم واپسین
قبول ارشاد و استماع مواعظ سے متنفر اور ہدایت مین حارج بنینگے اسوقت مین وہ
لوگ بجاے تکمیل عقل و استفاضہ انکار و ملامت انبیا سے اور بہی زیادہ بعید از رحمت بلکہ
لائق عذاب و مستحق عقوبت ٹہرینگے تو اس حکم سے کچہہ بہی غایت و منفعت حاصل
نہوگی بلکہ معاذ اللہ تعیین ایسے کارپردازون سے خدا کے تقدس و پاکیزگی پر بہی الزام
یا استغفر اللہ اوسکی سفاہت و بدعقلی پر حجت تمام ہوگی اور ارتکاب شرک و بت پرستی کی
حالت مین اون سے دعوت الی اللہ و خدا پرستی کیونکر شایع و ذایع ہوسکیگی برعکس
مقصود اصلی یہ امر بہی افادہ غفلت و سستی اور عدم تہذیب و ناراستی کا باعث واسطے
بندگان خدا کے ہوگا اس صورت مین اختیار فعل عبث و لایعنی اور ترجیح بلا مرجح سے
ذات پروردگار پر الزام و اعتراض باقی رہیگا اور اسی تقریر کے بموجب انبیاے
کرام کا سواے وجاہت صوری و لیاقت معنوی کے شرفاے ذی اعتبار اور عالیخاندان
و والا تبار ہونا اور اون کی بزرگی حسب نسب کا مشہور روزگار ہونا بہی امر ضروری ہے

تاکہ کوئی شخص بچشم حقارت و بنظر اہانت اون کو نہ دیکھے بخیال ذالت و دنایت اون کا
اتباع کسیکے واسطے سبب شرم و حیا اور باعث ذلت و خجالت ہو عند العقلا یہہ مقدمہ
بدرجہ غایت ظاہر و بدیہی ہے کسیکو اسمین جاے خلاف و شقاق نہین اور ہر ستائل پیر صدق
سلاس قضیہ کا بخوبی واضح و جلی ہے بجز اتفاق و وفاق کسی مذہب والیکو چارہ نہین
بعد تحقیق و تفتیش کامل اس اصل مین بہی سینے اہل اسلام ہی کا عقیدہ کما ینبغی قوی
ومحکم پایا اور اونہین کا طریقہ لائق اعتماد اور از بس مضبوط و مستحکم دیکہا بہت سے
آیات قرانی اسکے موید اور نصوص صریحہ بکثرت اسپر شاہد ہین ازانجملہ پہلی دلیل ہے
یہہ کلام ملک العلام کہ سورہ انعام مین ہے وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ
كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَ
أَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَى وَهَرُونَ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ وَزَكَرِيَّا
وَيَحْيَى وَعِيسَى وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِنَ الصّٰلِحِينَ وَإِسْمٰعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ
وَلُوطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِينَ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ وَ
اجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اس آیت مین اللہ پاک نے انبیا
اللہ کا ذکر جمیل و وصف حسن اجمالاً و تفصیلاً دو طرح ارشاد کیا اولاً ہر ایک کا اون مین
سے محسن و صالح اور مومن و نیک طالع ہونا کہ جامع جمیع مراتب فضائل و شمائل خیر یہ
ہے اور حاوی کل اعمال عقائد حسنہ و اخلاق جمیلہ ہے ثانیاً اوسپر ترتب رحمت
وعطا اور عنایت و جزا کا بیان اسطرح کہ اون کو خداے عزوجل نے تین طرح سے

بزرگی بخشی اوّل اون کو جملہ عالم سے اشرف وافضل بنایا دوم یہہ کہ جناب الٰہی مین بہ نسبت
سب کے وہ مقرب خاص وصاحب عزت وامتیاز ہین سوم اللہ تعالی نے راہ ہدایت
وصراط مستقیم کی اون کو تعلیم دی مراتب ثلثہ سے عموماً ہر ایک کا علی سبیل الکمال اون مین
حاصل ہونا اور بوجہ تکرار ذکر اوّل وآخر اقصی مدارج ہدایت پر خصوصاً اون کا پہونچنا
اس سے ظاہر ہے کہ عطاے امور مذکورہ کو فرداً فرداً خداے پاک نے اپنی ذات کے
جانب منسوب ومستند فرمایا اور ہر جگہ آپ کو بصیغہ متکلم مع الغیر تعبیر کیا ہے موافق
قاعدہ معانی وبیان اور مطابق محاورہ وگفتگوے روزمرہ ہر زبان کے
یہہ کلام مفید نہایت التفات واہتمام ہے اور فرط عزیمت وتوجہ اور غایت الطاف وعنایت پر
دال ہے اور کمال ہدایت بمقتضی اسکا ہے کہ ہر امر مین افراط وتفریط کی رعایت کیجاوے
لحاظ مرتبہ عدالت کہ مستلزم اوصاف ثلثہ عفت وحکمت وشجاعت ہے کیساتھ متروک
ومہجور رہنا اور ذنوب ومعاصی بتامہا چونکہ مراتب تفریط مین مندرج ہین یا جانب
افراط مین معدود ومنسلک اور خلاف عدالت ومنافی کمال ہدایت ہین لہذا صدور
اون کا انبیاے کرام سے بشہادت قرآنی ممنوع وغیر جائز ہوا دوسری دلیل
اوسی سورت کی یہہ آیت ہے الَّذِیْنَ آمَنُوا وَلَمْ یَلْبِسُوا اِیْمَانَہُمْ بِظُلْمٍ اُولٰئِکَ لَہُمُ
الْاَمْنُ وَہُمْ مُہْتَدُوْنَ اسکے بموجب مہتدی حقیقی وہی لوگ ہین جنہون نے
اپنے ایمان واعتقاد کو کسی ظلم سے ملبوس ومخلوط نکیا ہو اور جمیع منکرات ومنہیات
شرعاً وعرفاً چونکہ حد ظلم مین داخل ہین اما عرفاً فلان الظلم وضع الشئ فی غیر موضعہ

دوسری دلیل

والذنوب باجمعها یصدق ہذا الحد علیہا وا ماشرعاً فلما قال تعالیٰ وَمَنْ
یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ وَقَالَ وَمَنْ یَّتَعَدَّ
حُدُوْدَ اللّٰہِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَہٗ ۔ موافق اسکے حضرات انبیا ورسل کہ مسترشد ومہتدی بہدایۃ
الٰہیہ ہین جسے مافوق مرتبہ رشد وہدایت متصور ومتخیل نہین کما مضی ولما قال
اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ ۔ عاصی وگنہگار اور نافرمان
وخطاکار نہین ہوسکتے ورنہ درصورت ظہور خطا وقصور مسترشد ومہتدی نرہین گے
وقد فرضنا خلاف ذلک ہذا خلف تیسری دلیل سورہ بقر کی یہہ آیت ہے وَ
اِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّھُنَّ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا
قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ قَالَ لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۔ یعنی جبکہ اللہ تعالیٰ
نے چند باتون مین حضرت ابراہیم کی آزمایش کی اور وہ اوس امتحان مین درست اوترے
اوسوقت عطاے عہدہ امامت کا اون سے وعدہ فرمایا حضرت نے جب اپنے اوپر
خداوند کا رحم وکرم دیکہا اولاد کیواسطے بہی تقرر اس منصب عالی کی درخواست کی
اوسپر حکم ہوا کہ لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۔ یعنی میرا عہد ظالمون کو نہ پہونچے گا
مطلب یہہ کہ تمہاری اولاد سے وہی لوگ اس عہدہ پر مامور ہون گے جنہون نے
ظلم نکیا ہو آیت مذکورہ مین عہد سے اگر معنی عام مراد ہون جو عہد امامت ونبوت
دونون کو شامل ہے تو بلاتکلف یہہ مطلب کہ آثم وعاصی مستحق نبوت نہین آیت سے حاصل
ہے اور اگر مقصود خاص عہد امامت ہو کہ ابتداے آیت مین صراحتاً موجود ہے اسصورت مین

گنہگاروں کا لائق نبوت نہونا بطریق اولی ثابت ہوگا اسواسطے کہ درجہ نبوت بسبب
مفاد آیۂ کریمہ وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا کے ملزوم و متبوع رتبۂ امامت
سے ہے چوتھی دلیل سورہ احزاب مین ہے وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ
مِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ
مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا اس آیت سے یہہ بات ثابت ہے کہ بنسبت عام آدمیون کے حضرات
انبیا سے جد و جہد اکتساب حسنات اور استیصال و قطع منکرات و سیئات کیواسطے خدا کے
پاک نے عہد شدید و میثاق غلیظ لیا ہے اور بنص يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ
وَاعْمَلُوْا صَالِحًا سائر الناس کی مانند اونکو بھی اتیان اعمال صالحہ و بندگی اور
بجا آوری تکالیف شرعیہ و فرمان بری سے مامور و مکلف کیا ہے عصیان و نافرمانی
اور کفران و طغیانی کی صورت مین انبیاء الله قاطع ما امر الله به ان یوصل اور ناقض عہد
و میثاق ٹھہرینگے اور بدلالت وَمَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ
عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ کے
طبقۂ فجار سے معدود اور طائفہ فساق مین داخل ہونگے حالانکہ اون کا منجملہ
صالحین و راغبین حسنات اور زمرۂ محسنین و مسارعین فی الخیرات سے ہونا اور ہر وقت
و ہر لحظہ دعا و عبادت اور خوف و خشوع مین رہنا قرآن کی آیات بینات سے ثابت ہے
قال تعالى وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ وَ
جَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ

وَاِيْتَاءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ وقال اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِي
الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَكَانُوْا لَنَا خَاشِعِيْنَ اور نیز نقض عہد و
مخالفت امر کی وجہ سے بمفاد آیت ثانیہ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ
بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي
الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْءُ الدَّارِ چاہیئے کہ انبیا اللہ بے وفا
و بعید از رحمت پروردگار اور لائق عذاب مستحق نار ہوں اور یہہ بہی بالکل خلاف ہے
آیات کثیرہ و نصوص صریحیہ پر دال ہیں کہ عند اللہ وہ لوگ سب خلق سے زیادہ مکرم و
پسندیدہ اور دنیا و عقبیٰ میں وجیہہ اور محترم و برگزیدہ ہیں پانچویں دلیل سورہ صاد
میں ہے اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ
اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ برتقدیر گناہ و تقصیر انبیا و رسل مفسدین فی الارض میں
داخل ہونگے یا منجملہ فجار اون کا شمار ہوگا شق اول بدیں وجہ کہ مراد اوس سے کفار
اشرار ہیں باتفاق عقل و نقل باطل و بے اصل ہے اور ثانی بشہادت نص قرآنی اِنَّا
اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ غلط محض و بے اعتبار ہے اسواسطے کہ فساق
و فجار بلا تردد و شک مستحق جہنم و قابل عقوبت ہیں کما قال تعالیٰ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ
وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ چھٹی دلیل اختیار ذنوب و معاصی اور ارتکاب مناکر و مناہی پر
انسان کو دو چیزیں باعث و داعی ہوتے ہیں اول اضلال و اغوائے شیطان ثانی اتباع
شہوت و ہوائے نفس اور حضرات انبیا سے یہہ دونوں امر جزما مفقود و مرتفع ہیں اول

سوا اسکے یہ وہ لوگ حسب قول انا اخلصناهم بخالصة ذکری الدار و
انهم عندنا لمن المصطفین الاخیار مقبول و مخلص پروردگار ہین اور موافق ارشاد
الہی ان عبادی لیس لک علیهم سلطان اور انه لیس له سلطان
علی الذین آمنوا وعلی ربهم یتوکلون انما سلطانه علی الذین یتولونه
والذین هم به مشرکون بلکہ خود باعتراف ابلیس لعین لاغوینهم اجمعین
الا عبادک منهم المخلصین مقربان خاص و بندگان با اخلاص پر شیطان کو
قوت تصرف و سلطان نہین اور رفع ثانی کی یہہ وجہ ہے کہ اتباع ہوا سراسر ظلم و
گمراہی اور مناقض و منافی ہدایت الہی ہے کما قال عز سلطانه ومن اضل ممن اتبع
هواه بغیر هدی من الله ان الله لا یهدی القوم الظالمین ساتوین
دلیل سوره حجرات مین ہے یا ایها الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنباء فتبینوا
ان تصیبوا قوما بجهالة فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین اس آیت کے بموجب
ہر شخص کو یہہ امر ضروری ہے کہ جب اسکے پاس کوئی فاسق کچہہ خبر لاوے بمجرد اوسکے کہنے کے
صدق قضیہ پر اعتبار و اعتماد نہ کرے تا وقتیکہ تفتیش و تحقیق کما ینبغی نکرلے ورنہ اپنے
اذعان و تصدیق کے بموجب عامل و کاربند ہونے سے اوسکو ندامت و شرمندگی اوٹہانی
ہوگی اور ظاہر ہے کہ فساق و فجار اگر مشرف برسالت و نبوت ہونگے مخلوق کو تبلیغ احکام
پروردگار لالہ محالہ کرینگے اور اوامر و نواہی اور اخبار جزا و سزا اور قضایاے حشر و
نشر کو موافق الہام و وحی بالضرور نقل کرینگے اور بدینوجہ کہ اپنی تکذیب یا انکار مین خسران

صریح اور ہلاکت ابدی کے مدعی ہونگے اور حصول فرحت دائمی و رضاے پروردگار عالم
اونہی کی اطاعت واتباع مین محصور ومنحصر کہین گے کما قال تعالی یا بنی آدم اما یاتینکم
رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیهم ولا هم
یحزنون والذین کذبوا بآیاتنا واستکبروا عنها اولئک اصحاب النار هم
فیها خالدون لوگون کو بحکم نقل اور نیز از روے ارشاد عقل اون کے اقوال و اخبار
کی فکر تحقیق و تصدیق بہ نسبت تمامی جہات دنیوی و ضروریات زندگی کے بدرجہا زیادہ ہوگی
ہم پوچھتے ہین کہ اس حالت مین واسطے ہدایت کے آیا دوسرا سلسلہ انبیا کا قائم ہوگا
جن سے امر حق معلوم و محقق ہو یا نہین شق ثانی باطل ہے اسواسطے کہ خداے پاک کا
یا تو عین ضلالت و گمراہی مین خلق کو چھوڑ دینا یا باوجود مخالفت عقل و نقل اونہین
فاسقین کی اطاعت و تابعداری پر مجبور کرنا لازم آویگا اور یہہ دونون امر اوسکی
رحمت عامہ اور حکمت تامہ کے بالکل مضاد و منافی ہین معہذا یہہ امر قطع حجت و رفع عذر
گمراہون کے واسطے بہی غیر کافی ہے وقد قال تعالی رسلا مبشرین و منذرین لئلا یکون
للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل اور بر تقدیر اول انتہا ایسے سلسلہ کیجانب لابدی
جسکا ہر فرد گناہ سے پاک و بے لوث ہو اور زہد و ورع اور دیانت و تقوی کے سبب
سب کے نزدیک معتمد و ذی وقار اور تدین و امانت کیوجہ سے عند الخواص والعوام
اوسکا قول و فعل مستند و لائق اعتبار ہو ورنہ اونکے واسطے بہی احتیاج دوسرے
مصدق کے ہوگی وکذلک الی ما لا نہایۃ لہ فاما ان یعود فیلزم الدور او یتسلسل حتی

یتحقق التسلسل و قد ثبت فی الفلسفۃ امتناعہما بالکلیۃ اور حسب ضرورت وجود معصوم
واسطے ہدایت کے ثابت و معلوم ہوئی پس حضرات انبیا کی جانب فسق و عصیان یا
بغاوت و طغیان کا منسوب کرنا خلاف ایمان و اعتقاد اور سراسر ضلالت و فساد
ٹہرا آٹھوین دلیل سورہ آل عمران مین ہے اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی آدَمَ وَنُوْحًا وَّآلَ
اِبْرَاهِيْمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ یعنی خدا تعالی نے حضرت نوح و آدم
اور آل عمران اور اولاد ابراہیم کو جمیع قبائل و اشخاص عالم سے منتخب و برگزیدہ فرمایا
عطاے نبوت و رسالت سے اماثل و اقران پر اون کو فضل و شرف بخشا اور سورۂ
صاد مین فرمایا وَاذْكُرْ عِبَادَنَا اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ
وَالْاَبْصَارِ اِنَّا اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ
الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ اور سورہ توبہ مین ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ اس سے
معلوم ہوا کہ تمامی انبیا گناہون سے معصوم و بری اور زلل سے پرہیزگار و متقی ہے
ورنہ اگر سائر الناس کے مانند گنہگار اور فسق و فجور مین منہمک اور ذنوب معاصی کے
مرتکب ہوتے سب سے زیادہ ارجمند و وجیہ عند اللہ مع عدم وجہ الترجیح کیونکر ٹہرتی
بلکہ بموجب ارشاد رب العالمین وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ اس عہدہ جلیلہ سے
ہرگز معزز و سربلند نہوتے نوین دلیل انبیا اللہ درآنحالیکہ آثام و معاصی سے
غیر مجتنب اور نافرمانی خدا سے خود محترز نہ تھے اوسوقت دعوت خلق الی الحق اور
تبلیغ احکام موافق وحی و الہام کرتے تھے یا نہین شق ثانی بشہادت عقل و نقل

باطل ہے دلیل عقلی یہہ کہ ہجران و ترک وعظ و پند کی صورت مین بعثت و رسالت محض
لغو و غیر مفید ہوگی اور یہہ مستلزم ہے اعتقاد و اسناد فعل عبث کو خدا کی جانب
تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا اور شہادت قران وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ
بِأَمْرِنَا سے نقلاً اسکا بطلان ثابت ہے اور صورت اولی بہی عقلاً و نقلاً غلط ہے
برہان عقلی تو یہہ ہے کہ آدمی جس فعل کا خود مرتکب ہوتا ہے اگر کچھہ بہی شرم و حیا رکھتا ہے
دوسرون کو اوسکی نسبت ہرگز وعظ و نصیحت نہین کرتا انہماک فی الشہوات کے وقت
بخوف طعن و تشنیع ارباب عناد و عداوت اور نیز بتقاضاے شرافت کہ عروض ندامت و
خجالت ہے چونکہ دوسرون کی تذکیر و تعلیم مین قبول حق کی امید نہین رہتی بلکہ فعل
منہی عنہ پر بعکس مرام لوگون کا اصرار بڑہتا ہے اور اقوال واعظ کی تعمیل سے جہال کو
سخت انکار ہوتا ہے اور اوسکی ناحق کا خیال اور بہی تعرض احوال سے کنارہ کشی اور اختیار
سکوت و خاموشی پر ہے مجبور کرتا ہے پس امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا موقع اوسکے
ہاتھہ کیطرح نہین لگ سکتا اور نقلاً اسواسطے کہ خود خداے پاک بہی اس شیوہ کو نہایت
مکروہ و قبیح اور مبغوض و ناپسند رکھتا ہے اسی سبب سے جا بجا اپنے کلام مین واعظین
غیر عاملین پر لعنت و ملامت از حد کرتا ہے قال تعالی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ
تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ
وقال أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ
الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ اسصورت مین اون کی ہدایت و تبلیغ خلاف ارشاد خدا

ویہ لبنغ الٰہی ہے کے ہوگی نہ موافق الہام و وحی کے دسوین دلیل سورہ احزاب مین ہے
یٰنِسَاۗءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ
ضِعْفَیْنِ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا اسکے بموجب خدا تعالی نے صدور ذنب و
قصور کو ازواج مطہرہ آنحضرت سے گناہ سخت وجرم شدید قرار دیا حتی کہ سائر الناس
کی بہ نسبت تضعیف عذاب کا اون پر وعید کیا اور یہہ حکم شرعی ایک قاعدہ عقلی پر مبنی ہے
وہ یہہ کہ جو آدمی معزز و ذی رتبہ اور صاحب تمیز وصحبت یافتہ ہو اوس سے صدور کلمات بیجا و
ظہور حرکات نازیبا نہایت ہی معیوب و مستبعد سمجھا جاتا ہے اہلیت وشائستگی و رلیاقت و
سنجیدگی کی وجہ سے اعمال حسنہ وافعال حمیدہ ہی کا کرنا ہمیشہ مطمح نظر رہتا ہے پہر بالفرض
ارتکاب جرائم ومعاصی اور اختیارات محذورات ومناہی کی صورت مین وہ شخص ہر زیرک
و دانا کے نزدیک توہین زائد وعقاب اشد کا مستحق ہوتا ہے ماورا اس حکم کے اور بہت سے
احکام قرآنی جیسے حر و عبد مین تفریق حد اور سختی عذاب مرتد اسی ضابطہ کلیہ کی فرا سے
نظر ہین ضرور تہا کہ انبیا کی نسبت قرآن مین وعیدین بکثرت مندرج ہوتین اونکی کفران
و نافرمانی پر ترتب عذاب الیم وعقاب شدید کا بیان ہوتا جہان کے فساق وفجار کیواسطے اونکا
مقتدا و سردار ہونا عیان ہوتا ولا اقل جیسا کہ اون گنہگارون کے باب مین جنہون نے اپنے
قصور و خطا پر اعتراف اور اقرار عصیان وخلاف کیا عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ
کہا گیا اور وعدہ قطعی واسطے مغفرت ورحمت کے نفرمایا عصاۃ انبیا کے حق مین بہی ایسا ہی
حکم نازل ہوتا اور جب اسکے برخلاف اون کا مقربین پروردگار اور مورد ومحل رحمت کردگار

اور کبار محسنین و اخیار اور سردار صالحین و ابرار ہونا مصرح پایا بالیقین اس سے یہہ امر
ذہن نشین ہوا کہ وہ لوگ کسیطرح گنہگار اور ظالم وجفاکار نہ تہے بلکہ بالضرور ہر قسم کے معاصی
سے پاک اور خدا سے ہر دم خوفناک رہتے تہے گیارہوین دلیل امر بالمعروف ونہی عن المنکر
ہروقت وہمیشہ اہل اللہ کا طریقہ اور پیشہ رہا ہے ہر عصر مین یہہ امر عند اللہ محمود ومستحسن اور
حامی حدود اللہ رحمت کثیر کا مستحق اور لائق ذکر حسن ہوا ہے كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ مین خیریت امت اوسی سے متعلق
ومرتبط ہوئی ہے اور اسکے یہہ مقدمہ آیات کثیرہ سے بخوبی مفہوم ومستنبط ہے پس درانحالیکہ
نبی بذات خود منکرات کو اختیار کرے اور منہیات پر بیباک وجری ہوجاوے کہ اوسوقت بنظر
اقامت حدود وشرعیہ وتغیر منکر اوسکے معاصرین کو ایذا وتکلیف اور زجر وتوبیخ نبی جائز
بلاخطر ہوجاوے بلکہ بعض صورتون مین اوسکے قتل تک مین اجر کثیر وثواب وافر ملجاوے اور
یہی لازم آتا ہے کہ وہ نبی بذریعہ تادیب وتنبیہ دوسرون کے مستیقظ ومہتدی ہوا اور ترک
معاصی مین اونہین کا مطیع ومقتدی رہے حالانکہ یہہ دونون امر وضع اور شرع کے خلاف
ہین قال تعالی وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وقال إِنَّ الَّذِينَ
يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا
مُّهِينًا وقال لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ
يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا وقال وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ
بِأَمْرِنَا بارہوین دلیل سورہ حجرات مین ہے وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ

وزینه فی قلوبکم وکره الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولٰئک
هم الراشدون فضلاً من الله ونعمة والله علیم حکیم دیکھو یہان آنحضرت کے
اصحاب کی خدا تعالی نے یہہ ثنا وصفت فرمائی کہ وہ لوگ ذنوب و معاصی بانواعہا الثلثہ کو
کہ کفر اور عصیان و فسق ہین نہایت مبغوض و مکروہ سمجھتے ہین اصلاح قلب و عمل کو کہ شان
کمال ایمان ہے بدل مرغوب و محبوب رکھتے ہین اسیواسطے خدا کے فضل و نعمت بغایت کے
وہ حاصل کرنیوالے ہوئے اور قبل آیت مذکورہ کے یہہ ارشاد فرمایا اولٰئک الذین
امتحن الله قلوبہم للتقوی یعنی خدا نے اون کے دلون کا پرہیزگاری و تقوی
کے واسطے بخوبی امتحان کرلیا ہے اور سورہ نور مین اونہین کی نسبت یہہ کہا یسبح
لہ فیہا بالغدو والاصال رجال لا تلہیہم تجارة ولا بیع عن ذکر الله
واقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة یخافون یوما تتقلب فیہ القلوب والابصار
یعنی کسی وقت مین یاد خدا سے وہ لوگ غافل نہین ہوتے اگرچہ بیع و شرا مین مشغول ہون یا دوسرے
کاروبار دنیوی مین مصروف مگر بالمعنی خدا کا خوف ہردم وہر لحظہ رکھتے ہین اب ہم کہتے ہین
کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین گنہگار نبیون سے عند اللہ افضل و اکرم ہین یا نہین بطلان
شق ثانی بر مفاد ان اکرمکم عند الله اتقاکم کما ینبغی تیقن و اذعان ہے اور
یعنی تحقیق اکرم تم مین سے اللہ کے نزدیک زیادہ تقوی والا ہے ۱۲
حسب دلالت انا اخلصناہم بخالصة ذکری الدار وانہم عندنا لمن المصطفین
الاخیار اور بشہادت وجعلناہم ائمة یہدون بامرنا وغیرہا کی شق اول ہی غیر ثابت
ہے اسلئے کہ کوئی آدمی گو کیسا ہی عابد و خاشع اور زاہد و متواضع کیون نہو انبیا کا

ہمرتبہ وہم قدر اور عزت وبزرگی مین اون کا ہمجنب وہمسر نہین ہوسکتا پس معلوم ہوا کہ صدور ذنوب ہے حضرات انبیاسے ممتنع الظہور ہے اور نسبت عصیان وگناہ جسے اونکی جانب بڑا جرم وقصور ہے ۔ تیرہوین دلیل سورہ یوسف مین ہے لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ یعنی ہم نے برہان رب کا اظہار یوسف پر اسواسطے کیا تاکہ برائی وبیحیائی کو اون سے علیحدہ رکہین اسلئے کہ وہ ہمارے بندگان با اخلاص سے ہے حضرت یوسف سے صرف سوء وفحشا کی علت بلحاظ الفاظ آیت مزید قرب وکمال اخلاص وخصوصیت ہے بوجہ عموم علت اسمقام سے معلوم ہوا کہ انبیای عظام ومرسلین کرام سے جو عمدہ مقربین بارگاہ وقدوہ مخصوصین درگاہ ہین خود خدای پاک کو صرف عصیان وگناہ کا لحاظ رہتا ہے اور بمقتضائے کمال رحمت وحکمت قصور وخطا سے اونکو خود ہی محفوظ ومعصوم رکہتا ہے وہی اون کیواسطے ہردم موہب شفیق ہے اوسکی جانب سے ہمیشہ توفیق دستگیر ورفیق نہ شیطان کو اون پر اغوا کی مجال ہوتی ہے اور نہ بمقتضا ہوا نفس کو مہلت سوال ملتی ہے اور جب کہ رحمت خدا اون پر اسقدر ہو تو وہان شیطان کا کیونکر گزر ہوا اور جب عصمت انبیا بشہادت عقل ونقل معاصی سے ضرور ہوئے ارتکاب شرک وبت پرستی و اجرا فسق وفجور کے نقل اون کی جناب سے بمراحل دور اور صریح کذب وزور ٹہری **تہذیب** قران کی جو بعض آیات سے صدور عصیان وذنوب حضرات انبیا سے مستفاد ومستنبط ہے اوسکو ہماری اس تقریر کے منافی سمجہنا نہ چاہیئے اسلئے کہ متنازع فیہ ومبحوث عنہ وہ امر ہے جسکے ارتکاب مین اتباع شہوات نفسانی یا اقتضا

اغوای شیطانی متصور و متخیل ہوا اور بحسب القرآن جو انبیا کی جانب گناہ و عصیان منسوب
ہین کوئی جرم و گناہ اون مین ایسا مذکور نہین جسکا ارتکاب شہوت رانی کی قصد سے
یا بغرض التذاذ نفس ہو سکتا ہو جو معصیت حقیقی ہے بلکہ وہ باجمعہا از قبیل ترک اولی ہین
جسکو بزبان شرع زلت بولتے ہین جیسے کسی حادثہ مین انتظار وحی نکرنا اپنے اجتہاد
و رائے سے اوسپر کچھ حکم دیدینا یا بوجہ عدم تدبر و قلت تامل مکروہ تنزیہی کا کسیوقت
مین خفیف تصور کر لینا جسکا مرتکب عند الناس مستحق لوم و عتاب نہین ہوتا اور نہ عند اللہ
مباشر اوسکا قابل عذاب و سزا ٹہرتا ہے اور ایسی ہی ہے قول و فعل مین بحسب الوقت
کبہی اختیار رخصت و ترک عزیمت کہ بنظر شان غایت تقرب و توکل علی اللہ اونکیلیے مناسب
و شایان نہین اوسوقت مین جو اونکو اللہ پاک نے عاصی و مرتکب قصور او راپنی جناب
سے مبعد و دور کہا ہے یا اون کی نسبت مجرمین کے مثل استعمال کلمات سخت و سست
اور عتاب شدید و درشت فرمایا ہے منشا اوسکا وہی رفعت درجہ و علو مرتبہ ہے دیکہو
زیادہ الفاظ سخت و شدید قرآن مین حضرت آدم کی نسبت وارد ہوئے ہین وَعَصٰی اٰدَمُ
یعنی اور نافرمانی کی
رَبَّهٗ فَغَوٰی باینہمہ اوسی قرآن مین قطع نظر اس سے کہ اونکو منجملہ ابرار و اخیار شمار کیا ہے
نے رب اپنے کی اپس بیراہ ہو گیا
اور جابجا مقبول کردگار کہا ہے اون کی معصیت کی بابت یہہ لکہا ہے وَلَقَدْ عَهِدْنَا
یعنی اور البتہ تحقیق عہد کیا ہمنے
اِلٰی اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا یعنی آدم سے صدور خطا سہو و نسیان
ہمنے طرف آدم کے پہلے اس سے پس بہول گیا اور نپایا ہمنے واسطے اوسکے قصد خلاف کا
کی راہ سے ہوا نہ بقصد مخالفت و معصیت خدا اور نہ بارادہ اتباع شہوت و ہوا توریت
سے نظیر اسکی یہہ ہے کہ دشت سین کے متصل رفیدیم مین جب بنی اسرائیل نے حضرت موسی

پانیکے واسطے جہگڑا کیا اونہون نے خداوند سے فریاد کی کہ مین ان لوگون سے کیا کرون وے سب تو ابہی مجہے سنگسار کرنیکو طیار ہین خداوند نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے بزرگون کو اپنے ساتہہ لے اور اپنا عصا جو تو دریا پر مارتا تہا ہاتہہ مین لے دیکہہ مین حورب کی چٹان پر کہڑا ہون گا تو اوس چٹان کو ماریو اوس سے پانی نکلیگا انتہی اوسوقت بنی اسرائیل کے روبرو خدا کی تقدیس نہ کرنے سے منجانب اللہ بغاوت و سرکشی کا موسی و ہارون پر الزام اور اس جرم سے بد اعتقاد اون کا نام ہوا اور اسی سبب سے زمین کنعان سے اونہین محروم رکہا باب ۲۰ و ۲۷ گنتی مین یہہ حال مفصلا مرقوم ہے اور انجیل لوقا کے موافق وقت بشارت حضرت یحیی کے ذکریا نے فرشتہ کو کہا مین اسکو کیونکر سچ جانون کیونکہ مین بوڑہا ہون اور میری جورو کی بڑی عمر ہوئی فرشتہ نے جواب مین کہا دیکہہ تو گونگا ہو جائیگا اور جس دن تک یہہ چیزین واقع نہوون بول نہ سکیگا اسلئے کہ تو نے میری باتون کو جو اپنے وقت پر پوری ہون گی یقین نکیا حالانکہ ان مین سے کوئی بات ایسی نہ تہی جسے تکبر و نخوت یا اتباع ہوا و شہوت کسی کے خیال مین آوے بلکہ حسب عادت تساہل و مسامحت اور تعجب و حیرت کی راہ سے وقوع اسکا ہوا کمال تقرب اختصاص ہی کے لحاظ سے فقط اتنی ہی بات پر اونکو باغی و بد اعتقاد ٹہرایا اور یہہ سیاست و تنبیہہ تہی اور گاہ گاہ تہدید و چشم نمائی انواع حکم و مصالح اور بہت سے دقائق و منافع پر محیط و حاوی ہے مثلا از انجملہ یہہ سبب عبرت و ترغیب حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ جانب گریہ و زاری سے

کہ مقتضای کمال خلوص و ادب و تقرب جناب باری ہے اور یہہ باعث اسکا ہے کہ اوسکے نامہ اعمال مین خیر کثیر درج و ثبت ہوا اور بدینوجہ سائر الناس کی نسبت وہ زیادہ تر رحمت ربانی و عنایات سلطانی کے مورد و مستحق ہوں اور از انجملہ ابطال و استیصال زعم و خیال تقدس و پرہیز گاری ہے کہ عروض نخوت و کبر او عجب و خود بینی و دیگر رذائل نفسانی کیواسطے سبب و بناہی اور از انجملہ اس سے رفع حجت و قطع عذر دوسرے عصاۃ و نافرمانونکا بخوبی متصور ہے اور صورت غایت عبرت و تحذیر اور اتمام انذار و تخویف ہے اور یہہ جواب موافق مشرب بعض علماے اہلسنت کے ہے فقط ورنہ بعض متکلمین و حضرات صوفیہ اور طائفہ امامیہ نے صدور زلت کو بہی روا نہین رکہا اور رشد و مدعروض سہو و غفلت کو بہی ممنوع و مسترد کیا ہے بنظر تکمیل دلیل عقلی و نقلی اون آیتون کو جنسے زلت مترشح ہے ماول معروف عن الظاہر کیا ہے اسمقام سے عصمت کا ثبوت موافق قواعد اسلام کے تو بخوبی روشن و مبرہن ہوگیا اب باعتبار اصول مسلمہ مذاہب سائرہ کے جانچنا اوسکا باقی رہا اہل کتاب کا تو یہہ اعتقاد ہے کہ کوئی رسول و نبی گو کیسا ہی برگزیدہ اور خدا کا مقبول و مقرب بندہ کیون نہو اوسکے عصیان و نافرمانی سے محفوظ نہین رہا ہر قسم کے گناہ باقتضای نفس و شہوت ہر نبی سے سرزد ہوئی چنانچہ بیبل کے بموجب جن لوگون مین کہ خاص روح خدا کی تہی اور خود خدا اون کے ساتہہ رہتا تہا اور بالمشافہ وہ اوس سے ہمکلام ہوتے اور ہمیشہ وحی و الہام اون کو ہوتا حتیٰ کسی کو خدا اپنا بڑا بیٹا اور کوئی اوسکا پلوٹہا کہلاتا وہ عمر بہر لذات نفسانی مین منہمک و مرضیات شیطان

کی موافق کاربند رہے وعدہ خلافی و عہد شکنی اور اکاذیب و مفتریات اور فریب و مکر کا کیا ذکر
زنا و بدمستی اور خدا سے بے اعتقادی اور شرک و بت پرستی اور ناحق قتل نفس اور خدا
پر بہتان و افترا بندی بہی اون سے نہ بچی بطور تمثیل اسکے بہی چند شواہد عہد عتیق سے مین
یہان نذر لکہتا ہون اوّل کتاب پیدایش کے ۹ باب مین ہے اور نوح کہیتی باڑی کرنے لگا
اور اوس نے انگور کا باغ لگایا اور اوس کی مے پیکر نشہ مین آیا اور اپنے ڈیرے کے
اندر آپ کو ننگا کیا اور کنعان کے باپ حام نے اپنے باپ کو ننگا دیکہا اور اپنے دو بہائیونکو
جو باہر تہے خبر دی تب سِم اور یافث نے ایک کپڑا لیا اور اپنے دونون کاندہون پر دہرا
اور پچہلے پانون جا کے اپنے باپ کی برہنگی کو چہپایا پر اون کی پیٹہہ اوسکی طرف تہی کہ
اونہون نے اپنے باپ کی برہنگی کو نہ دیکہا اسجگہ سے ظاہر ہے کہ حضرت نوح شراب سے
مدہوش و مخمور اور نشہ سے ایسے بیخود و مسرور ہوگئے کہ حسّ و تمیز برہنگی بہی اون سے مفقود
و مرتفع ہوگئے عریانی و بے ستری کا مطلقاً اونکو لحاظ نہوا شرم و حیا بالکل زائل و منقطع
ہوگئی دوم باب ۱۹ پیدایش مین ہے اور لوط صغر سے اپنے دونون بیٹیون سمیت نکلکر
پہاڑ پر جا رہا کیونکہ صغر مین رہنے سے اوسے وحشت ہوئی اور وہ اور اوسکی دونون
بیٹیان ایک غار مین رہنے لگین تب پلوٹہی نے چہوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بوڑہا ہے اور
زمین پر کوئی مرد نہین جو تمام جہان کے دستور کی موافق ہمارے پاس اندر آوے آؤ
ہم اپنے باپ کو مے پلاوین اور اوس سے ہم بستر ہووین تاکہ اپنے باپ سے نسل
باقی رکہین سو اونہون نے اوسی رات اپنے باپ کو مے پلائی اور پلوٹہی اندر گئی اور

پیدایش باب ۹

پیدایش باب ۱۹

اپنے باپ سے ہم بستر ہوئی پر اوس نے اوسکے لیٹتے اور اوٹہتے وقت اوسے پہچانا
اور دوسرے روز ایسا ہوا کہ پلوٹھی نے چہوٹی سے کہا کہ دیکھو کل رات کو مین اپنے
باپ سے ہم بستر ہوئی آو آج رات بہی اوسکو مے پلاوین اور تو بہی اوس سے جاکے
ہم بستر ہو کہ اپنے باپ سے نسل باقی رکہین سو اوس رات کو بہی اونہون نے اپنے
باپ کو مے پلائی اور چہوٹی اوٹہکے اوس سے ہم بستر ہوئی اور اوس نے اوسکے لیٹتے
اور اوٹہتے وقت اوسے نہ پہچانا سو لوط کی دونون بیٹیان اپنے باپ سے حاملہ ہوئین
اور بڑی ایک بیٹا جنی اور اوسکا نام موآب رکہا وہ موآبیون کا جو اب تک ہین باپ ہوا
اور چہوٹی بہی ایک بیٹا جنی سو اوسکا نام بنی عمی رکہا وہ بنی عمون کا جو اب تک ہین
باپ ہوا دیکہو اسکے موافق حضرت لوط نے اپنے بیٹیون کے ہاتہ سے دو دن تک برابر
شراب پی اور نشہ سے ایسے غافل و سرشار و لاعقل و بدحواس ہوگئے کہ تن بدن کا کچہہ
بہی ہوش نرہا حتی کہ اپنے بیٹی سے مجامعت کی اور خبر نہوئی مزید لطف یہہ کہ یہی فعل
قبیح دو بار بتکرار اون سے سرزد ہوا اور مطلقًا اون کی سمجہہ مین نہ آیا اور بعد از ظہور
حمل و معائنہ ولادت تبیرن کے بعد بہی اس راز نہان کی تحقیق و تفتیش نکرنا اور یہی
معاملہ تعجب انگیز ہے نہ اصل باعث و بانی کو تعزیر و سزا دی اور نہ جرم گذشتہ پر جناب
مین الحاح و زاری اور عجز و دعا کی سوم حضرت یعقوب کا مکر و فریب کرنا عیص نبی کیواسطے
اپنی گردن اور ہاتہون پر بکری کے بچون کی کہال لپیٹ لینا اور اپنے باپ اسحاق کو دہوکہ
دینا اور وقت استفسار دو تین بار آپکو بتکرار عیص بتلانا اور دغا سے اپنے بڑے بہائی کا

حق اوڑالینا بتفصیل تمام باب ۲۷ کتاب پیدائش مین مذکور ہے چہارم باب ۳۰ مین ہے
کہ یعقوب نے اپنے ماموں لابن سے اجرت گلہ چرائی چتکبری بہیڑ اور داغدار بکری ٹہرائی
یعقوب نے ہری لبنی اور بادام اور عرمون کی چہڑیان لیکے اون کو گندمے دار کیا ایسا
کہ چہڑیون کی سفیدی ظاہر ہوئی سو اون چہڑیون کو جن پر گندمے بنائے تہے حوضون
اور نالیون مین جہان گلے پانی پینے آتے تہے گلون کے آگے رکھا تاکہ وے جب پانی
پینے آوین تو گرمائین چنانچہ گلے چہڑیون کے آگے گرمائے اور وے گندمیدار اور داغی
اور ابلق بچے جنین اور یعقوب نے بہیڑون کے اون بچون کو الگ کیا اور اوس نے
اپنے گلون کو جدا کیا اور یون ہوا کہ جب موٹے جانور مستی پر آئے تو یعقوب نے چہڑیونکو
نالیون مین اونکے آنکہون کے سامنے رکھا تاکہ وے ان چہڑیون کے آگے مستی پر آوین
پر جب دبلے جانور آئے اوس نے اونہین وہان نرکہا سو دبلے لابن کے اور موٹے
یعقوب کے تہے چنانچہ وہ مرد بڑہتا چلا گیا اور بہت سے گلون اور باندیون اور نوکرون اونٹون
اور گدہون کا مالک ہوا انتہی یہان سے حضرت یعقوب کی عیاری وچالاکی بنظر جلب
مال و منفعت اور حرص دولت و ثروت بخوبی عیان ہے بوجہ حب جاہ مکر و حیلہ کی راہ سے
بکری اور بہیڑون کے بہت سے گلون کو اپنا بنالیا من بعد ایسی بہی ترقی کی اپنے
گلون کو تو کمال فربہ اور تیار کیا اور اونہین کے ساتھ اپنے مربی ماموں کی بکری
بہیڑون کو ضعیف و کمزور بنادیا گلہ چرانے پر اچہی اجرت ٹہرائی لابن کی کل دولت
کمائی اونہین کے دست مزد مین آئی کیا خوب دنیا سے استغنا اور مالک کی خیر خواہی

پنجم باب ۳۴ مین ہے کہ حمور کی بیٹی سکم نے حضرت یعقوب کے بیٹی دینہ سے ملکر زنا کیا
اور بعد اپنے باپ سے اوسکی تزویج کی اپنے ساتھہ درخوہست و تجویز کی تب سکم کا باپ
حمور یعقوب کے پاس گیا اور یون گفتگو کی کہ میرے بیٹے سکم کا دل تمہاری بیٹی سے اٹکا
اوسے اوسکے ساتھہ بیاہ دیجے ہمارے ساتھہ سمدہیانہ کرو اپنی بیٹیان ہمکو دو اور ہماری
بیٹیان آپ لو اور ہمارے ساتھہ رہو یہہ زمین تو تمہارے آگے ہے اوسمین رہو اور سوداگری
کرو اور اوسمین ملکیت رکھو تب یعقوب کے بیٹون نے سکم اور اوسکے باپ حمور کو اس سبب
سے کہ اون کی بہن دینہ کو بیحرمت کیا مکاری سے جواب دیا اور اون سے کہا کہ ہم یہہ
نہین کر سکتے کہ ایک نامختون مرد کو اپنی بہن دیوین کہ اسمین ہمپر بڑا حرف ہے لیکن
اسپر ہم تمسے راضی ہو جائینگے کہ تمہارے ہر مرد کا ختنہ کیا جاوے تب ہم اپنی بیٹیان
تمہین دینگے اور تمہاری بیٹیان لینگے اور تم مین رہینگے اور ہم سب ایک قوم ہو جاینگے
پر اگر تم ہماری نہ سنوگے تو ہم اپنی لڑکی لے لینگے اور چلے جائینگے اونکی باتین حمور
اور اوسکے بیٹے کو پسند ہوئین اور اپنے شہر کے لوگون سے یہہ گفتگو کرنے لگے تب اون
سبھون نے جو اوس شہر کے پہاٹک سے آیا جایا کرتے تھے ہر مرد نے ختنہ کروایا اور
تیسرے دن جب وے درد مین مبتلا تھے تو شمعون اور لاوی اپنی اپنی تلوارین لیکے شہر
آپڑے اور سب مردون کو قتل کیا اور سکم کے گہر سے دینہ کو لیکے نکل گئے اور شہر کو
غارت کیا اون کی بہیڑ بکریان اور گلے بیل اور گدہے اور جو کچہہ شہر اور کہیت پر تہا
لوٹ لیا اور اون کے سب بچے اور اون کی جوروان لیگئے اور سب کچہہ جو گہر مین تہا

لوٹ کے صاف کیا انتہی ملخصاً قطع نظر اس سے کہ بمفاد عبارت منقولہ رضائے حضرت
یعقوب مکر وکید پر واضح ہے اور باوجود ادراک مخالفت وعدہ وخلف عہد سے اپنے
بیٹوں پر انکار وجہد نفرمایا عوض ایک مجرم کے اوسکے باپ و تمامی اقارب واعزہ بلکہ جمیع
ہموطنوں پر آفت شدید کا لانا اور بالخصوص سابقہ شہر کے سبب رہنے والوں کو عموماً
بیدریغ تہ تیغ کروا ڈالنا اور بے قصور و بےسبب اونکے کل اموال و امتعہ کو ضبط کر کے اپنے تصرف
وقبضہ مین لے آنا اور عورات بے تعداد و ہزارہا یتیموں کو بغیر حکم خالق اپنا بندی غلام
بنا لینا کہ صریح سفاکی اور جور و بیدادی ہے ہر عاقل و ماہر پر بخوبی ظاہر و باہر ہے ششم
باب ۲ کتاب خروج مین ہے جب موسی بڑا ہوا تو اپنے بہائیون پاس باہر گیا اور اونکی
مشقتون کو دیکہا اور دیکہا کہ ایک مصری ایک عبرانی کو جو ایک اوسکے بہائیون مین
سے تہا مار رہا ہے پہر اوس نے ادہر ادہر نظر کی اور دیکہا کہ کوئی نہین تب اوس
مصری کو مار ڈالا اور ریت مین چہپا دیا انتہی مصری اپنے ظلم و جبر سے ایسے انتقام
شدید و سزائے سخت کا ہرگز مستحق نہوا تہا کہ اوسکو حضرت موسی مار ڈالین ہمدردی
وہم قومی کے لحاظ سے وقت تظلم اسرائیلی کو مشقت سے چہوڑا لیتے اور نہایت درجہ بحکم
جزاء سیئة سیئة مثلها بمقدار تعدی مصری کو تکلیف و تعزیر دیتے نہ کہ عمداً اوسکو
عوض بدی کا بدی ہے اوسکی مثل ۱۲
قتل کر کے پیوند زمین بنائے کہ ظلم وجفا سے ظاہرہ اور ستم شدید و عقوبت زائدہ ہے
ہفتم باب ۴ خروج مین ہے تب موسی نے خداوند سے کہا کہ اے میرے خداوند مین فصاحت
نہین رکہتا نہ تو آگے سے اور نہ جب سے کہ تو نے اپنے بندہ سے کلام کیا اور میری زبان

اور باتون مین لکنت ہے تب خداوند نے اوس سے کہا کہ آدمی کو زبان کس نے دی اور
کون گونگا یا بہرا یا بینا یا اندہا کرتا ہے کیا مین نہین کرتا جو خداوند ہون پس اب تو جا
اور مین تیری بات کے ساتھہ ہون اور تجہکو سکہاؤن گا جو کچہہ تو کہے گا تب اوس نے
کہا کہ ای میرے خداوند مین تیری منت کرتا ہون جسکو چاہے تو اوسکے وسیلہ سے بہیج
تب خداوند کا موسی پر غصہ بہڑکا انتہی اور اسی باب مین قبل اسکے یہہ مذکور ہو چکا ہے
کہ تین معجزے جناب باری سے حضرت موسی کو عطا ہوئے اور باب سوم کے موافق خدا نے اون سے
یہہ وعدہ فرمایا کہ یقیناً مین تیرے ساتھہ ہون گا با این ہمہ ہیبت فرعون کا اون پر ایسا اثر
ہوا کہ رسالت الہی کو بھی کچہہ نہ سمجہا اور رد کیا اور اپنی لکنت و عدم فصاحت کو سبب منع
گردانا اوسپر اللہ تعالی نے اپنی صفت تکوین و ایجاد اور کمال قدرت گویا و دلایا اور
تعلیم و اصلاح کا عہد و وعدہ فرمایا مگر حضرت موسی کو اوسپر بھی جمعیت خاطر اور
اطمینان باطنی ظاہر نہوا اور خوف فرعون بدستور سابق ذہن نشین اور دل مین جاگزین
رہا چنانچہ اخر الامر اسی سبب سے بلا اظہار سبب اور بغیر تشریح عذر و علت واسطے برات کے
اجازت طلب کی اور فقط منت و سماجت کے ذریعہ سے منظوری استعفا چاہی حتی کہ
غضب الہی اون پر بہڑکا سبحان اللہ کیسے رسول برگزیدہ اور مخلص و مقرب خدا تہے کہ
اوسکے وعید و وعدہ پر اعتقاد تام نرکہتے تہے اور باوجود گفتگوی بلا وساطت و رتبہ
ہمکلامی قول و قدرت خدا پر اعتماد برائے نام بہی نرکہتے تہے محمد رسول اللہ صلعم پر
جب آیت وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ نازل ہوئی پہرہ اور چوکی کو یکقلم قطع کر دیا
اور اللہ بچاتا ہے تجہکو آدمیون سے ۱۲

باوجود کثرت مخالفین کے یہود و نصاریٰ اور مشرکین تھے آپ نے اپنی محافظت لوگون سے
کسیوقت نہ چاہی بے خوف و ہراس تبلیغ و دعوت کرتے رہے اور کچھ ذلت و ضرر کا
پھر کسی خطر نکیا بمفاد الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ
اَحَدًا اِلَّا اللّٰہ ہم تو حضرت موسیٰ و جملہ انبیاے گزشتہ کو بھی واللہ باللہ اسیطرح جانباز
ومتوکل علی اللہ سمجھتے ہین لیکن اس مقام پر جو اون کی نسبت لکھا وہ بنا بر توریت ہے کہ
باعتقاد ہماری آیت و حدیث نہین بلکہ کلام مخلوق و محرف ہے ہشتم حضرت ہارون علیہ السلام
کی نسبت جنکی رسالت و نبوت توریت کے مواضع متعددہ سے بالنص ثابت ہے اور
بارہا خدا کو بچشم خود اونہون نے دیکھا ہے اور بلا توسط احکام باری اپنے کانون سے
سنے بشرکت حضرت موسی اور بذات خود علیحدہ مخاطب باوامر و نواہی جناب الٰہی رہے
اور معجزات کثیرہ اون سے صادر و ظاہر ہوے کہانت خداوندی و خلافت موسوی کا
رتبہ اونہون نے پایا اور ازروے باب ہیژدہم کتاب گنتی خود خدا اونکی میراث مین آیا
باب ۳۲ کتاب خروج مین یہہ لکہا ہے اور جب لوگون نے دیکھا کہ موسی پہاڑ سے
اوترنے مین دیری کرتا ہے تو وے ہارون کے پاس جمع ہوے اور اوس سے کہا کہ
اوٹھہ اور ہمارے لئے معبود بنا کہ ہمارے آگے چلین کیونکہ یہہ مرد موسی جو ہمین مصر کے
ملک سے نکال لایا ہم نہین جانتے کہ اوسے کیا ہوا ہارون نے اونہین کہا کہ زیور سونے
کے جو تمہاری جوروؤن اور تمہارے بیٹون اور تمہاری بیٹیون کے کانون مین ہین
توڑ کے مجھہ پاس لاو چنانچہ سب لوگ سونیکے زیور جو اون کے کانون مین تھے توڑ توڑ کے

ہارون کے پاس لائے اور اوسنے اون کے ہاتھون سے لیا اور ایک بچھڑا ڈہالکر اوسکی صورت
حکاکی ہتیار سے درست کی اور اونہون نے کہا کہ اے اسرائیل یہہ تمہارا معبود ہے
جو تمہین مصر کے ملک سے نکال لایا اور جب ہارون نے یہہ دیکھا تو اوسکے آگے ایک
قربان گاہ بنائی اور ہارون نے یہہ کہکے منادی کی کہ کل خداوند کے لئے عید ہے
اور وے صبح کو اوٹھے اور سوختنی قربانیان چڑہائین اور سلامتی کی قربانیان گذرانین
انتہی حضرت ہارون نے اسکے بموجب بنی اسرائیل کی مرضی پاتے ہی دوسرا معبود
بنایا صرف اون کی خاطر ایک ہی بار کہنے پر بلا جبر و اکراہ سونیکا بچھڑا گڑہا اور
درست کیا اور اوسکی عبادت کی واسطے کل قوم کی دعوت کی اور قربانی کے لیے
بذات خود لشکر مین منادی کی اور اوسکے روبرو ناچ رنگ کرایا اور خوب سرود
راگ گوایا اور وہ روز روز عید ٹہرایا اب کہو خدا کی توحید سے یا تو حضرت ہارون
جاہل و ناواقف تہے کہ بانی شرک و مبتلائے فعل شنیع ہوئے اور اوسکی بہلائی برائی اونکے
ذہن عالی مین نہ آئی یا دیدہ و دانستہ اونہون نے اپنے آپ کو اوس سے باز نہ رکہا
بجائے ہدایت و پند اپنی قوم کو عمداً ضلالت و گمراہی مین پہنسایا اور اس گناہ کی عوض مین
تین ہزار آدمیون کو مفت مین مروا ڈالا اسپر طرہ یہہ ہے کہ اودہر یہہ بات ہے خدا نے
حضرت موسی کو ہارون کے مقدس کرنیکا حکم دیا اور بنظر زیادت عزت و وقعت اونکے
واسطے مقدس لباس افود و جبہ اور جبہ اس و منقش کرتا اور کلاہ و پٹکا تجویز فرمایا
چنانچہ باب ۲۸ خروج مین مصرح ہے اور اودہر لشکر بنی اسرائیل مین خدا کیواسطے

ہارون نے دوسرا شریک گڑہکر بنایا اور اوسیکو معبود و خداوند سب کا بتلایا
نہ ہارون کے دل پر اوس قال و مقال کا اثر ہوا اور نہ خدا کو یہہ حال و مآل منکشف و
ظاہر ہوا چہ خوش ع وزیری چنین شہریاری چنان + نہم شمسون جسکے ولادت
کی بشارت فرشتہ نے اوسکے والدین کو دی تہی اور رحم مادر سے ہی وہ خدا کا
نذیر ہوا اور کم عمری ہی مین خداوند نے اوسے مبارک کیا اور خداوند کی روح اوسے
وقت بوقت اوبہارتی رہی بہت سے عجائب و غرائب اور بیشمار معجزے اوسکے ہاتہہ سے
ظاہر ہوئے روح الہی نے بارہا اوسپر نزول کیا بنی اسرائیل کو فلسطیون کے پنجہ سے نجات
بخشی ایک فاحشہ سے شہر غزہ مین اوسکو ربط و ضبط رہا من بعد سورق کے وادی مین
ایک عورت پر جسکا نام دلیلہ تہا عاشق ہوا حتی کہ اسیکے باعث اون کی جان معرض
تلف مین آئی اولتی فلسطیون کے ہاتہہ گرفتار ہوئی آنکہین پہوڑی گئین پیتل کی زنجیرون مین جکڑی گئی
قیدخانہ مین پیسی چکی پیستی رہی چنانچہ یہہ احوال چند ابواب کتاب القضاۃ مین بکمال تفصیل
و تشریح مرقوم ہے دہم باب ۲۱ کتاب اول سموئیل مین ہی داؤد نے اخیملک کاہن کو
کہا کہ بادشاہ نے مجہے ایک کام کرنیکو حکم دیا اور مجہے فرمایا ہے کہ یہہ کام جسکے لئے مینے
تجہے بہیجا ہے کسی شخص پر ظاہر نہووے اور چاکرون کو مینے فلانی فلانی جگہہ بٹہا دیا
پس اب تیرے ہاتہہ مین کیا ہے پانچ گردے روٹیون کے یا جو کچہہ موجود ہو سو میرے ہاتہہ
مین دے ۸ پہر داؤد نے اخیملک سے پوچہا یہان تیرے قابو مین کوئی نیزہ یا تلوار
تو نہین کیونکہ مین اپنی تلوار اور اپنے ہتیار اپنے ساتہہ نہین لایا کہ مجہے بادشاہ کے کام کی

جلدی تہی انہی دیکھو یہان داؤد نے کہ از روی باب ۱ کتاب اوّل سلاطین خدا کی
پوری پیروی کرنیوالے اور خداوند کیطرف کامل رکہنے والے تھے دو جھوٹ بولے اور
بادشاہ پر دو افترا کیے پہلا کذب جا کر دن کو میننے فلانی فلانی جگہہ جتہا دیا دوسرا کذب
ہتیار اپنے ساتہہ نہین لایا کہ سبب بادشاہ کے کام کی جلدی تہی افترا پہلے اوّل
بادشاہ نے مجھے ایک کام کرنیکو حکم دیا افترا ثانی مجھے فرمایا ہے کہ یہہ کام کسی پر
ظاہر نہووے اور اسوجہ سے کہ اخیملک کاہن نے ان دونون صادق و ربہت بار تصور
کرکے تبرک کی روٹی کہلائی تیغا دیا ساؤل نے اوسپر اور اوسکے تمامی خاندان اور جمیع باشندگان
شہر نوب پر یہہ آفت برپا کی کہ تلوار سے سب کو مارا یعنی کہ مردون اور عورتون او
لڑکون اور دودہ پیتے بچون اور بیلون اور گدہون اور بہیڑون کو بہی بلکیت بادشاہ
نے قتل کیا جیساکہ باب ۲۲ اسی کتاب مین مذکور ہے موافق اسکے ارتکاب کذب و افترا
کے علاوہ عیاذاً باللہ نامہ اعمال حضرت داؤد ہزارہا خون ناحق کے گناہ سے مملو
و سیاہ ہے یازدہم باب ۱۱ کتاب دوم سموئیل مین ہے ایکدن شام کو ایسا ہوا کہ داؤد
اپنے بچہونے پر سے اوٹہا اور بادشاہی محل کی چہت پر ٹہلنے لگا اور وہان سے اوس نے
ایک عورت کو دیکہا جو نہا رہی تہی اور وہ عورت نہایت خوبصورت تہی تب داؤد نے اوسا
عورت کا حال دریافت کرنیکو آدمی بہیجے اونہون نے کہا کیا وہ الیعام کی بیٹی بنت سبع
حتی اوریاہ کی جورو نہین اور داؤد نے لوگ بہیجکر اوس عورت کو بلا لیا چنانچہ وہ اوس
پاس آئی اور وہ اوس سے ہم بستر ہوا کیونکہ وہ اپنی ناپاکی سے پاک ہوئی تہی اور وہ

اپنے گہر کو چلی گئی اور وہ عورت حاملہ ہوگئی سو اوس نے داؤد پاس خبر بہیجی کہ مین
حاملہ ہون اور داؤد نے یواب کو کہلا بہیجا کہ حتی اوریاہ کو مجہہ پاس بہیجدے الخ
ازروے اس باب کے داؤد چند معاصی کے مرتکب ہوئے اولاً بخواہش نفس و شہوت اجنبی
عورت سے مباشرت کہ غیر مملوکہ و منکوحہ غیر تہی دوم حق تلفی و آبروریزی ہمسایہ
خصوصاً جسکی نسبت توریت مین جابجا تاکید مزید ہی سوم براہ دغا اپنی پردہ پوشی
کے لئے اوریاہ کو اوسکے گہر رہنے کیواسطے مست کرنا چہارم شہوت رانی کیواسطے اوس
مخلص کامل ناکردہ گناہ اوریاہ مذکور کو بلا جرم و قصور مرواڈالنا ۱۲ دوازدہم باب ا
اوّل کتاب سلاطین مین ہے سلیمان بادشاہ بہت سی اجنبی عورتون کو فرعون کی بیٹی
کے سوا چاہتا تہا موآبی اور عمونے اور ادومی اور صیدانے اور حتی عورتون کو اون
قومون کی جنکی بابت خداوند نے بنی اسرائیل کو حکم کیا کہ تم اون کے پاس اندر
نجاؤ او وے تم پاس اندر نہ آئین کہ وے یقیناً تمہارے دلون کو اپنے معبودون کیطرف
مائل کرینگے سو سلیمان اونہین سے عاشق ہوکے لپٹا اوسکی سات سو جوروان بیگمات
تہین اور تین سو حرمین اور اوسکی جوروؤن نے اوسکے دل کو پہیرا کیونکہ ایسا ہوا کہ
جب سلیمان بوڑہا ہوا تو اوسکی جوروؤن نے اوسکے دل کو غیر معبودون کی طرف
مائل کیا اور اوسکا دل خداوند اپنے خدا کیطرف کامل نہ تہا جیسا اوسکے باپ داؤد کا
دل تہا سو سلیمان نے صیدانیون کی دیبی عشتارات اور بنی عمون کی نفرتی ملکوم
کی پیروی کی اور سلیمان نے خداوند کی نظر مین بدی کی اور اوس نے خداوند کی

پوری پیروی کی اپنے باپ داؤد کی طرح نہ کی چنانچہ سلیمان نے موآبیون کی نفرتی کموس کے
لیئے اوس پہاڑ پر جو یروسلم کے سامنے ہے اور بنی عمون کی نفرتی مولک کے لیئے ایک
بلند مکان بنایا یون ہی اوس نے اپنی ساری اجنبی جورؤون کی خاطر کیا جو اپنے معبودون
کے حضور بخور جلایا کرتی تہین اور قربانیان گزرانا کرتی تہین انتہی یہہ وہ سلیمان ہین
جسکا کلام کلام الہی ہے اور امثال و غزل الغزلات اونکی از قبیل الہام و وحی یہہ وہ
سلیمان ہین کہ سارے جہان نے اون کی طرف[11] توجہ کی تا کہ حکمت کو جو خداوند نے اونکے
دل مین ڈالی تہی سنی اور جنہین دوبار[12] خدا دکہلائی دیا اور یہہ وہ سلیمان ہین کہ جن سے
خدا نے کہا دیکہہ کہ مینے عاقل اور سمجہدار دل تجہکو بخشا ایسا کہ تیری مانند تجہسے آگے
نہوا اور نہ تیرے بعد تجہسا برپا ہوگا قطع نظر اس سے کہ غیر عورتون کو جنکی تزویج
و مناکحت سے معرفت حضرت موسی کے خداوند نے نہایت تحذیر و ممانعت فرمائی
تہی حضرت سلیمان نے اپنی زوجیت مین لیا با تفضلہ ہوا حکم خدا کو ٹال دیا بیگمات پر
ایسے عاشق و فریفتہ ہوئے کہ ذات خدا کو بہی صاف بہول گئے آخر عمر مین ایمان باللہ
بہی نرہا ازواج کی خاطر و دلجوئی کیواسطے ترویج و تائید شرک و بت پرستی کی واہ
اچہی عقل و حکمت و دانش و فطرت خدا دادی رکہتے تہے واقعی ایسا بے نظیر دل من بعد
و ما قبل مین کسی نبی کو عطا و ارزانی نہوا سیزدہم[13] کتاب اوّل سلاطین کے باب ۱۳ آیت ۱ سے
خداوند کے حکم سے ایک مرد خدا یہوداہ سے بیت ایل مین آیا اور اوس نے یربعام بادشاہ
بنی اسرائیل سے کہا کہ تیرے بت خانہ کو یوسیاہ بادشاہ جو اولاد داؤد سے پیدا ہوگا

۱۰ اول سلاطین باب ۱۱ آیت ۷ و ۸
۱۱ اول سلاطین باب ۱۰ آیت ۲۴
۱۲ اول سلاطین باب ۳ آیت ۱۲ دیکھو

گرا دیگا القصہ جب بادشاہ کو اوسکی ہداوت و سنتی معلوم ہوئی تب اوس مرد خدا کو فرمایا
کہ میرے ساتھ گھر مین چل اور اپنی سنبھال کہ مین تجھے انعام دونگا اوس مرد خدا نے جواب دیا کہ مین تیرے
ساتھ اندر نجاونگا اور نہ مین یہان روٹی کہاونگا اور نہ پانی پیونگا کیونکہ خداوند نے کلام کے وسیلہ
سے مجھے تاکید کی کہ نہ روٹی کہائیو اور نہ پانی پیجیو اور جس راہ سے تو ہوکے جاتا ہے اوسی
راہ سے روانہ ہو اوسوقت بیت ایل مین ایک بوڑھا نبی رہتا تہا سو اوسکی بیٹون نے آ کے
ان سب کامون کہ جو مرد خدا نے بیت ایل مین کی اوسے خبر دی پہر اوس نے اپنی بیٹون سے
کہا کہ میرے لئے گدہے پر زین باندہو تب وہ اوسپر چڑہا اور اوس مرد خدا کے پیچھے چلا سو
اوسے بلوط کے درخت کے تلے بیٹھا پایا تب اوس سے کہا میرے گھر چل اور روٹی کہا وہ بولا
مین پہر نہین سکتا تب اوس نے اوس سے کہا جیسا تو ہی مین بہی ایک نبی ہون اور خداوند
کے فرمان سے ایک فرشتہ نے مجھکو کہا کہ اوسے اپنے ساتھ اپنی گہر مین پہیر لاکہ وہ روٹی کہاوے اور
پانی پیوے پر اوس نے اوس سے جہوٹ کہا سو وہ اوسکے ساتھ پہر گیا اور جسوقت وے دونون دسترخوان
پر بیٹھے خداوند کا کلام اوس نبی پر جو اوسے پہیر لایا تہا نازل ہوا اور اوس نے اوس مرد
خدا کو جو یہوداہ سے آیا تہا چلا کے کہا کہ تو نے خداوند کے کلام سے نافرمانی کی اور
اوس حکم پر جو خداوند نے تجھے کیا تہا عمل نہ کیا سو تیری لاش تیرے باپ دادون
کی قبر مین پہونچائی نجاویگی اور ایسا ہوا کہ جب وہ کہا پی چکا تو اوس نے اپنی گدہے
اوس نبی کے لئے جسے وہ پہیر لایا تہا زین باندہا اور جب وہ روانہ ہوا اوسی راہ
مین ایک شیر ملا اور اوس نے اوسے مار ڈالا انتہی ملخصاً اس سے قطع نظر کہ یہ واہ کے

نبی نے خدا کی حکم کی تعمیل نہ کی اور ارشاد تاکیدی خداوند سے جو بذریعہ وحی کے
اچھی طرح معلوم کر لیا تھا صاف انحراف کیا بیت ایل کے بوڑھے نبی نے بنص توریت
خدا پر صریح اتہام و افترا باندھا جس سے ما فوق کوئی گناہ نہیں اور بیوجہ کتنا بڑا جھوٹ
ہوا جسکی کچھ حد و انتہا نہیں تھی بہت سے صراحتاً دغا بازی کی اور ناحق اوس کے سر پر
آفت اور جان پر ہلاکت لائے حتی کہ خداوند نے یہوداہ کے نبی کو فقط اسی جرم میں کہ اوس
نبی پر جھوٹے کے کلام کو سچا سمجھا اور بموجب اون کے فرمانیکے عامل کار بند ہوا شیر کے قابو
مین کر دیا کہ اوسے مار ڈالا اور بیت ایل کے نبی کا کہ فتنہ کی اصل باعث وبانی تھی سر بھی
نہ دکھا اور نہ اون کے گدہے کو شیر نے پہاڑا بلکہ وہ ویسا ہی صحیح و سالم رہا اگر ایسا ہی
خدا کا عدل و دادہی تو اوصاف نبی کی مانند انصاف خدا بھی قابل دید و لائق داد ہے
نہیں مین ہی بھولا نبی اسرائیل کے خدا کی یہی عادت ہے کہ مضل و مغوی پر کبھی الزام
سرکشی نہیں رکھتا اور نہ کسی وقت کچھہ زجر و توبیخ او سپر کرتا ہی دیکھو عہد حضرت موسی مین
جب بنی اسرائیل کیواسطے ہارون نے بچھڑا بنایا اور اوسکو خدا کہلوایا تو اس جرم مین تین ہزار
آدمی قتل ہوئے مگر ہارون کو مطلقا سزا نہوئی اچھی خلعت سالم و تندرست زندہ بچ رہے
بلکہ منجانب اللہ اون کیواسطے جبہ اس اور مقدس لباس اور کہانت خاص عطا ہوئی کچھہ مقام
استعجاب نہیں آخر وہی عدالت اور وہی ضابطہ ہے سابق ہی کے موافق اس مرتبہ بھی عمل در آمد
ہوا کیا مضائقہ ہے الحاصل اسکے بموجب ہر قسم کا گناہ انبیا سے ثابت بلا اشتباہ ہی شواہد
مذکورہ کے سوا اور حالات سب انہا ایسے ہی ہین جنکی تفصیل بتقضائے مقام و خوف

[illegible]

تطویل یہان مناسب شایان نہین بلکہ مرسلین مذکورین کے اکاذیب و مکائد کو بھی بتمامہا اسجگہ
ہمنے نہین لکہا اون کے معائب و رذائل کثیرہ سے کہ منصوص توریت ہین عمداً احتراز کیا اور
عہد جدید چونکہ بزعم عیسائیون کے مضامین عہد عتیق کی تصحیح و تصدیق کرتا ہے اور نیز حسب
مفاد ورس ۷ و ۸ باب ۱۰ انجیل یوحنا کے جناب یسوع نے اونہین بہر کہا کہ مین تمسے سچ سچ کہتا ہون
کہ بہیڑون کا دروازہ مین ہون سب جتنے مجہسے آگے آئے چور اور بٹمار ہین انتہی ہر نبی کا فرمان
و بدکار ہونا بطور استغراق کلی از روے انجیل بہی ثابت و واضح ہے اب لذ روی ہبیل انبیا کے
حسب نسب کا حال سنو اولا حضرت سلیمان و داؤد نبی یہوداہ ہین بہارس کی اولاد مین جسکی
کیفیت ولادت باب ۳۸ کتاب پیدایش کے موافق یہہ ہے کہ یہوداہ نے اپنے بیٹے عیر کی شادی
تمر سے کی اور بعد انتقال عیر تمر کو اپنے دوسرے بیٹے اونان کے سپرد کیا اور اوسکے مرنیکے
بعد تمر کو اوسکے باپ کے گہر پہونچا دیا اس عرصہ مین یہوداہ کی بی بی نے وفات پائی اور یہوداہ
اپنی بہیڑون کے پشم کترنیوالون کے پاس روزمرہ جایا کرتا تمر وضع بدل کر راہ مین جا بیٹہی
اوسے دیکہکر یہوداہ سمجہا کہ کوئی کسبی ہے اور اوسکے ساتہہ خلوت کی تمر اوس سے حاملہ ہوئی
اور دو بیٹے جنی ایک ضارہ دوسرا بہارس سلیمان و داؤد کا جد امجد ثانیاً ان حضرات
کے جدات سے راحاب فاحشہ ہے جو شہر یریحو کی ساکنہ تہی اور جسنے حضرت یوشع کے
جاسوسون کو وقت محاصرہ یریحو کے اپنے یہان جگہہ دی جیسا کہ باب دوم کتاب
یوشع مین مذکور ہے چنانچہ اسی حسن خدمت کے صلہ مین وہ سلمون بن نحسون کے نکاح
مین آئی اور اوس سے بوعز پیدا ہوا جو اجداد حضرت داؤد سے معدود ہے ثالثاً

بوعز کا بیٹا عوبید داؤد کا دادا روت سے متولد ہوا جو موآبیون کے قوم سے تہی اور
موآبیون کا والد الزنا ہونا قصہ لوط سے کہ سابقاً منقول ہوا بخوبی ظاہر ہے رابعاً ازروے شاہد
یازدہم بنت سبع والدہ حضرت سلیمان کا خراب و زانیہ ہونا اوپر معلوم ہو چکا خامساً رحبعام
بن سلیمان کی والدہ ازروے درس ۱۳ باب ۱۲ تواریخ دوم کے بنی عمون یعنی عمون کی
اولاد سے تہین جسے حضرت لوط کی چہوٹی بیٹی نے اپنے باپ سے جنا تہا اور داخل سلسلہ
مبدات حضرت مسیح ہین اسکے موجب انبیا کے نسب مین ہر قسم کا فتور و خلل بنص توریت ثابت
و متحقق ہے کیون نہو جب ایسے ہی لوگ عہدہ نبوت پر مامور ہوئے لا محالہ مرتکب اعمال
قبیحہ و بالطبع مصدر منکرات ہین لان حسن نبات الارض من کرم البذر اور حسب اعتقاد
عیسائیون کے انجیل کے موافق چونکہ حضرت عیسی از جہت والدین علاقہ نسبی داود و سلیمان
سے رکہتے ہین اور باعتبار تثلیث وہ ابن اللہ اور عین خدا ہین اسصورت مین معاذ اللہ
خدا کے نسب مین بہی اکثر نقائص مذکورہ بتکرار واقع ہوئے ولله در من قال ؎
ما نجی اللہ والرسول معاً + من لسان الوری فکیف انا + اور ہنود وغیرہ دوسرے
ارباب مذاہب حالات منکرہ و سیئات ہر گونہ کو اپنے پیشواؤن کی جانب خود منسوب و
مستند کرتے ہین بلکہ اون کی غایت شہوت پرستی و بدمستی کو منجملہ کرامات و کمالات سمجہتے
ہین فخراً ہر کوچہ بازار مین انکی حکایات شہوت انگیز کو علی الاعلان پڑہتے ہین اور لغویت
کے مثل اون کے اکابر کی رذالت و دناءت بہی طشت ازبام ہے اور معلوم ہر خاص و
عام پس تنزیہہ و توحید خدا کی مانند جملہ معایب ذاتی و صفاتی اور رذائل خلقی و خلقی

انبیا کی عصمت و عفت یہی کہ مبلغین دین و ملت ہین فقط قران کے نتائج مختصہ اور اسلام کے
عقائد خاصہ سے ہی بمقابلہ اسلام اس اصل مین بہی دوسرے مذاہب ب اقرار موافق و
مخالف کچھہ اصل و وقعت نہین رکہتے اسیواسطے جان دیون پورٹ لکہتا ہے منجملہ محاسن
اور خوبیون قران شریف کی جسپر اہل اسلام کو ناز کرنا بجا ہے دو باتین نہایت عمدہ
ہین اوّل قران شریف کی وہ خوش بیانی جسمین خدا تعالی کا ذکر ہے اور جس کے
سُننے سے آدمی کے دل پر ایک طرح کا اثر پیدا ہوتا ہے اور خوف آتا ہے اور جس
عبارت مین خدا تعالی کی نسبت اون جذبون کا مغلوب ہونا نہین منسوب کیا گیا ہے
جو انسان کیواسطے مختص ہین دوسرے قران شریف اون خیالات اور الفاظ اور قصص سے
مبرا ہے جو خلاف تہذیب خیال کے جا سکتے ہین مگر افسوس یہہ عیب یہودیون کی مقدس
کتابون مین اکثر واقع ہین حقیقت مین قران شریف ان عیوب سے ایسا مبرا ہے کہ
اوسمین ذرا سا بہی حرف گیری ناممکن ہے اور اگر ہم اوسے اوّل سے آخر تک
پڑہین توکہین ایسی بات نہ واقع ہوگی کہ جس سے ہنسی آجاوے انتہی باقی رہی
اصل سوم وہ خوبی تعلیم و حسن تلقین ہے اسمین بہی تمامی مذاہب سے دین
محمدی کا رتبہ اعلی ہے اور قریب العقل و الحکمت سب سے زیادہ اس لئے کہ وضع
دین سے غرض حقیقی تنویر و تصفیہ عقل بشری اور تکمیل و تحصیل ملکات حسنہ ہی جسکا
علم و ادراک اور پاس و لحاظ اکثر اوقات حرص و طمع یا حب جاہ و قرب بادشاہ یا غیظ و
غضب اور لہو و طرب یا فقر و افلاس خواہ حصول دولت بیقیاس یا غلبہ شہوت

وغرور ومن نخوت وغیرہا کے سبب انسان سے مرتفع ہوجاتا ہے وقت اشتداد امراض مذکورہ
اپنی ہی مضرت ومنفعت کے جلب نفع کو ہر شخص حصول اغراض سائر الناس پر مقدم وراجح
سمجھتا ہی اور بنی نوع کے نقصان و نفع کا معاون و دردمند مطلقاً نہین بنتا اور یہہ امر
واسطے بنی آدم کے سراسر قاطع ومضر بلکہ مخل نظام تمام عالم ہے بنظر انسداد اسی فتنہ
وفساد کے مدبرین سلاطین نے آئین وقوانین وضع کیے جنکے سبب قہراً وجبراً لوگ اپنے
عزایم باطلہ سے باز رہی اور مدعیان حکمت وفلسفہ نے اسکے واسطے اصول اخلاق کو
مرتب کرکے تفاوت افعال حسنہ وقبیحہ کو درج وثبت کیا اور انبیائی کرام نے یوں اسکا
انتظام فرمایا کہ تمامی اعمال واطوار اور اختیار بر فعل کو مرد امین پروردگار کے خوف کی
تعلیم کی اور ہر خیر وشر کا محاسبہ یوم جزا وسزا پر ٹھہرایا اور صورت زہد وتقوی جناب احدیت
کے ابدی عنایت ورضا سے موعود اور بر تقدیر محبت دنیوی کہ اصل الاصول جمیع ا
قبیحہ عذاب شدید وعقاب الیم کو تیار وموجود بتلایا اور نیز ارتکاب فسق وفجور اور اختیار
ظلم وتعدی کو بوجہ غضب وسخط الہی دنیا مین بھی سبب آفت وتباہی اور اعمال حسنہ کو باعث
بقای عیش وفارغ البالی اور موجب مزید رحمت وعنایت باری کہا اور اسکے ساتھ اور ایہہ
بھی تلقین وذہن نشین کردیا کہ جمیع افراد عالم کے مابین علاقہ مشارکت نوعی کے علاوہ
قرابت ورشتہ بھی ہے قریبہ ہو یا بعیدہ اسواسطے کہ یا جمیعہا ایک ہی شخص کی اولاد مین
اور تمامی رجال ونسا اوسیکی بنائر واحفاد ہین لہذا پاس حقوق سائر الناس اور اونکے
احوال کی مراعات اور بھی زیادہ ہر شخص پر لازم وواجب ٹھہری کما قیل ع بنی آدم اعضا

یکدیگر اند + کہ در آفرینش ز یک جوہر اند + چو عضوی بدرد آورد روزگار + نماند
دگر عضوہا را قرار + اسکے سوا جو مذاہب سائرہ دنیا مین مروج و بدون ہین وہ انہین
طریقون سے ماخوذ و مستنبط ہین اون کے بانیون نے بہوای حصول امامت و
شوق ریاست یا تمنای بقای نام تا بقیامت اصول و ضوابط مذکورہ ہی سے چند
قوانین و قواعد اخذ و مستخرج کر لیے ہین بہرحال جملہ مشارب مذاہب متداولہ سے
یہہ دیکھنا باقی رہا کہ کس کا طریق تعلیم بہتر ہے اور تہذیب و شایستگی کا ثمر کسی باحسن الوجوہ
حاصل و میسر ہے قوانین سلاطین مین چونکہ رعایت نظم و نسق ملکی بیشتر اور ترقی مملکت
و مزید سلطنت عموماً مدنظر ہوتی ہے بدینوجہ وہی اطوار و عادات رعایا موضوع بحث
ہون گی کہ معاون و ممد اقتدار شاہی یا اسباب زوال ملک و مدار تنزل و تباہی ہون
اصلاح تدبیر منزل و تہذیب اخلاق اور تعلیم اقسام ثلثہ حکمت نظریہ سے علی الاطلاق
حکام وقت کو بالذات غرض و تعلق نہین اور نہ تحسین و تقبیح رسم و رواج اور طرق معاشرت
کی نگرانی و مراعات سلطنت سے متعلق بلکہ از روے سیاست مدن ہر ملک کی عادات قومی
و معاملات باہمی مین بلا لحاظ نیک و بد سلاطین مجاز دخل و تصرف نہین رسوم مروجہ کو
بدستور رکھنا یا تبدیل و تغییر سے اوسکے ترمیم رعایا کی ہی راے پر مفوض کرنا اون پر
فرض و واجب ہے لہذا تکمیل تہذیب اور درستی عامہ اخلاق و اطوار انسانی کے واسطے
قانون سیاسی کافی و مکتفی نہین معہذا تعرض و مزاحمت قانون ملکی علی الاعلان ارتکاب اثم
سے اوسیوقت تک مانع ہے کہ حفظ نفس و آبرو کا مجرم خیال رکھتا ہو ورنہ اخفاد سر اور عدم

مبالات ذلت وهلاکت کی حالت مین اوسکا نفاذ و وجود محض رائگان و بے سود ہے
اور تعلیم حکما مین اگرچہ انواع ثلثہ حکمت عملی کے قواعد و ضوابط مندرج و منضبط ہین
جیسے اصلاح اخلاق اور انتظام عالم ممکن ہے مگر اوسکی پابندی ہر شخص کے واسطے ہمیشہ
مال و دولت ظاہری اور ترقی جاہ و ثروت دنیوی کی مثمر و منتج نہین اور نہ رحمت و
مغفرت کا اوسپر وعدہ ہے اور نہ سطوت ناز و نعمت کا معاہدہ نہ انعام و انتقام سے
خوف و رجا ہے اور نہ امید و بیم عذاب و ثواب کہ بنای صدور افعال اختیاری ہے کما تقرر
فی محلہ پس اوسکا ترک و عمل یکسان ہوا بلکہ باعتبار تفاوت اشخاص و اختلاف زمان
اوسکا التزام منافع کثیرہ سے موجب حرمان و خسران ہے اور شہوات سہل الحصول سے
کف نفس اور مساکین و فقرا مین مال کا صرف بنظر ظاہر صریح نقصان و زیان ہے
اسصورت مین انسان بلا تحقق خوف و رجا تحمل بار گران کیونکر ہوگا وقت حصول
مطلب ہر فرد بشر دوسرے کی عزت و آبرو کا خیال اور نفع و ضرر کا لحاظ کسطرح رکھیگا
اسکے ماورا اعتقاد قدم عالم و انواع سے جسپر کافہ حکماے روم و یونان اور جملہ عقلا
مصر و ایران اور جمہور فلاسفہ چین و ہندوستان کو کامل اذعان و اعتماد ہے وہ
واسطہ بھی یگانگت و یکجہتی کا کہ باہمی نصرت و ہمدردی کے واسطے سبب قوی ہے مفقود
و مرتفع ہوگیا پس بلا ضرورت داعی محض دوسرے کی بھلائی و خیر خواہی کیواسطے کوئی کیون
کوشش و سعی کریگا بدین وجہ علم اخلاق سے بھی کما ینبغی اصلاح اخلاق متصور نہین
اور یہی حال ہے اون مذاہب کا جنمین حساب و کتاب قیامت اور باز پرس آخرت کا اقرار

واعتقاد ضرور لابد نہین اور آواگون یعنی تناسخ کے اعتبار سے دنیا ہی مین
اعمال گزشتہ کا عوض و بدلا ملنا جیسا کہ بعض نادانون کو اسپر اصرار ہے سو قطع نظر اس سے
کہ بجاے خود اوسکا ابطال علم حکمت و کلام مین بدلائل و براہین یقینیہ ہو چکا ہے بنظر
اسکے کہ شریر و بدکار اور نیک ذات و خوش اطوار ہر فرقہ اور طبقہ مین موجود و مشاہد
ہین اور عیش و عشرت دنیوی منجملہ طوائف و اصناف بنی آدم کسی قوم و گروہ سے
مخصوص و مختص نہین کیونکر قابل اعتماد و اعتبار ہو سکتا ہے سوا اسکے جب آدمی کو
نشاء ثانیہ مین اپنے اعمال سابقہ ہی کا علم و احساس نہین رہتا جنکی سزا پاتا ہے تو وہ اعمال
افعال خوب و زشت مین تمیز و تفرقہ کونسے قاعدہ اور ضابطہ سے کریگا ہان اگر عزت
و ذلت دنیوی کا انقسام اچھے اور برے کام پر ہوتا یا رنج و راحت اور سرور و آفت
ظاہری کا ترتب اپنے افعال گزشتہ پر کسی طرز و طور پر معلوم ہو جاتا تو بلاشبہ یہہ امر
درستی چال و چلن کیواسطے سبب معقول ہو سکتا و اذ لیس فلیس پس واسطے درستی عادات
و معاملات اور اصلاح اخلاق و ملکات سب آدمیون کے داخل خواص ہون یا منجملہ
عوام از قبیل علما یا ہون یا از طبقہ حکام طریق انبیا سے زائد ہو تر اور بہتر کوئی روش
و وضع عقلا نظر نہین آتی اور چونکہ وہ طریق خلط و خبط آراے مختلفہ اور دخل
و تصرف افکار ہر گونہ سے انواع متعددہ پر منقسم ہو گیا ہے اسواسطے بالذات
ادیان کے اصناف کا ضعف و رجحان بہ بیان فضائل اس مقام پر ہم عیان کرتے
ہین واللہ ولی التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق فضیلت اولی یہہ کہ شریعت محمدیہ

فضیلت اولی

واسطے احکام واخلاق ہر نوع کے محیط وحاوی ہے تفصیل عذاب ثواب حشر ونشر
اور حساب وکتاب عالم قبر اور صراط ومیزان اور جنت ونیران اور وعدہ وعید اور اخلاص وتوحید اور عقائد
وعبادات اور احکام طہارت ونجاست اور صوم وصلوٰۃ اور خیرات وزکوٰۃ اور حج
واعتکاف اور صدقات جاریہ واوقاف اور نکاح وصداق اور لعان وظہار اور
طلاق وعتاق اور تحقیق نسب وتفصیل نفقہ اور تشریح ایمان وحدود وسرقہ اور
طرز تقسیم طائف وغنائم اور تحلیل حلال وتحریم حرام اور بیان ایلاء واستیلا
وشہادت اور رجعت وعدت ورضاعت اور بیع واقالہ اور مرابحت وتولیہ اور
افتا وقضا اور اقرار واستثنا اور عاریت وودیعت وکفالت اور اکراہ وغصب
واجارہ ووکالت اور مزارعت وشفعہ ورہن اور مضاربت ومساقات وقسمت و
دین اور حوالہ وسلم ودعوی وہبہ اور صید وذبایح وملابس واشربہ اور میراث
ووصایا اور زہد وورع اور تواضع وتقوی اور صبر وشکر وتوکل اور آفات لسان
وامراض قلب بالکل اور جملہ معائب ومحاسن ظاہر وباطن اور استیناس باللہ ورضا
بالقضا اور قیام بین الخوف والرجا اور ہجو ومذمت دنیا اور عدم ثبات حیات وبقا
اور تصریح حقائق موجودات ومحاسن کائنات علی وجہ الکمال کہ واسطے اثبات ذات
وصفات باری تعالی کے مناط استدلال ہے اور اذکار تقدیس وتسبیح اور دعوات
تحمید وتنزیہ اور فضائل علم وعبادت اور تعلیم تہذیب وحسن معاشرت اور مراسم عیادت
وتعزیت اور طریق شادی وتہنیت اور آداب سلام وملاقات اور کیفیت نشست وبرخاست

اور معاملات ملکی و مالی اور اسباب موقوفی وبحالی اور آئین انصاف و عدالت اور
قوانین تعزیر و سیاست اور تعلیم و تربیت ازواج و اطفال و ارشاد و موعظت مناسب
ہر حال از قبیل تہذیب اخلاق و تدبیر منزل و سیاست مدن جسکی فہرست ابواب کو بہی
کتاب ضخیم درکار ہے علم حدیث و فقہ اور علم کلام و تصوف مین غایت تفصیل و
تشریح اور نہایت توضیح و تصریح کے ساتہہ مبین و مدون ہین اور ہر علم مین
صدہا و ہزارہا تصنیف و تالیف ہے بلکہ ہر ایک باب مین کتب لاتحصی و رسائل بیشمار موجود
و مرتب ہین یہی سبب ہے کہ کسیوقت مین اعمال و عقائد سے کسی نوع کا حادثہ کیون نہ پیش
ہو لامحالہ اوسکے واسطے برعایت اصول شاہد معقول برآمد ہوگا اور وسائل و مقاصد
ہر صورت کیلئے گو کیسی ہی نادر الوجود ہو بالضرور حکم جواز و کراہت از روی شرع
نکل آویگا اور خود قران مین بہی ہر طرح کے احکام اجمالاً و تفصیلاً اور ہر قسم کے قوانین
واصول تصریحاً و اشارةً موجود و مبسوط ہین کما قال تعالی وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ
تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ شرائع ماضیہ وکتب
سابقہ سے کسی مین یہہ بات نہین پائی جاتی واسطے تصدیق اس کلام کے مجموعہ بیبل ہے
دیکہو جسمین بعض کتابین تو ایسی ہین جیسے کلام مجزوبانہ یا پہیلی و معما جسطرح اکثر کتاب
حزقیل و یشعیاہ اور کتاب واعظ و یرمیاہ اور مکاشفات یوحنا اور بعض مین فقط
بیان حکایت و قصہ ہی یا روایت عشق و ولہ جیسے کتاب روت اور کتاب استیر اور اکثر
زبور و غزل الغزلات وغیرہا ان مین سے بعض خدا کے نام سے بہی بالکل عاری ہین

اور احکام حلال و حرام سے خالی اور سفار خمسہ توریت سے بعض ہین گو توحید اور عید و قربانی
وغیرہ امور مذہبی اور احکام سیاست کیقدر مذکور ہین سو قطع نظر اسکے کہ بحسب القرآن
بہت سے مسائل و مراسم مندرجہ توریت کے اصلاح و ترمیم باحسن الوجوہ ہوگئی ہے بیان ابواب
کثیرہ اور تعیین اصول کلیہ متکاثرہ عبادات و معاملات سے وہ بہی ساکت و صامت ہے یہہ جامعیت
واحاطہ اوسمین کہان کما لا یخفی علی من طالعہ و تعمق فیہ النظر و شاہدہ اور انجیل این تو
مہلکات و منجیات کا کچہہ ذکر ہی نہین فقط سوانح عمری و وقایع عیسوی دو تین سال
باختلاف قال وہی ایک حال مرقوم ہے نہ ازالہ نجاست کا اوسمین ذکر ہے اور نہ
رفع حدث و خباثت کا فکر نہ بیان حلال و حرام ہے اور نہ تفصیل اعمال و افعال بلکہ اسکے
برعکس یہہ خیال ہی باعث لعنت و وبال ہے اور سبب قہر و سخط خدای ذو الجلال کما سیجی
مفصلاً فانتظرہ مفتشاً اور جامعیت کتاب و شرع ماورا اسکے کہ فی نفسہ بہت بڑا کمال اور
عظمت شان مقنن پر دال ہے واسطے قصر و انسداد وقف شہوات اور اتباع خیالات
خام و توہمات اور اختیار تفریط و افراط سے عادات و عبادات اور اخلاق و معاملات
مین بخوبی نافع ہے اور اپنے سوا دوسرون کے فریب و غا یا زلت و خطا پر اعتماد
و اغترار سے بہی مانع ہے اوسکی سبب کسی عالم و مجتہد کا حکم و فتوی بالاستقلال
واجب العمل ہوتا ہے اور نہ کسی مضل و مغوی کا قول و فعل لایق عمل ٹہرتا ہے بوجہ جامعیت
شرع گویا ہر دم نبی کا سامہنا ہے حکم شرعی کی تفتیش ہر حادثہ مین حکماً اوسی سے
پوچہنا ہے اسیوجہ سے بعنایت الہی اہل اسلام ضلالت و گمراہی سے ابتک مامون ہین بلکہ

الی انقراض الزمان والایام بدستور محفوظ رہ سکتے ہین علی رغم المخالفین کہ وہ بہت سے
ابواب مین عبادات و معاملات سے حکم شرعی کے محتاج و مفتقر ہین اور حوادث کثیرہ
مین ارشاد و فرمان اماثل و اقران ہی کے محکوم و منتظر اور یہہ بوجہ اونکی عدم عصمت
کے ترویج منکرات و فواحش اور اعلان قبایح و مظالم کیواسطے سبب قوی ہے دیکہو
پوپونکو کما بیش ایک ہزار برس تک بلا اختلاف جمہور عیسائیون پر اقتدار حاصل ہا
تب اونکے حکم کے بموجب عامہ خلائق کیا امرا اور سلاطین اور کیا غربا اور مساکین
علوم دینیہ کی تحصیل سے ممنوع و محروم تہے تمام احکام دینی و دنیوی اونہین کی
عقل و رائے سے نافذ و جاری ہوتے جسکے باعث عالم مین بیحد تباہی و خرابی اور
بوجہ محض کثرت سے جدال و قتال و اسیری واقع ہوئی حتی کہ اون پر خرابی مذہب کا (دیکہو صفحہ ۲۲۰ و ۲۲۹ ازالۃ الاسلام ۱۲)
الزام دیا گیا اور آدم خورون سے زیادہ بیرحم و دشمن ترقی انسان اونکو کہا گیا کبہی (دیکہو صفحہ ۱۵۰ و ۱۵۱ اعجاز الاسلام ۱۲)
اونہون نے فرانس و پرتگال کو مسمار کرایا اور کبہی ائرلینڈ و ہسپانیہ مین اون سے قتل و خون
بیشمار رہا توتہہ صاحب فرماتے ہین کہ پوپ اور اوسکے متعلقین عہدہ دار ایک گروہ
خراباتیون اور بیباک شریرون اور مردکون اور فریبیون اور جہوٹون کا ہے
اور ایک سند اس بڑے شریرون کا ہے اور بہت بڑے شیطانون جہنمی سے ایسا
عیب ہے کہ اوسکے تہوک اور سنک مین بہی شیطان نکلتے ہین انتہی اور ایک جگہہ اون کی
حکومت کو سلطنت دجالی کہتے ہین اسیکی بابت ایک عیسائی لکہتا ہے کہ بہت صدیون
تک تمام روی زمین پر عموماً ارتداد پہیلا رہا دوسرا کہتا ہے کہ آٹہہ سو برس سے زیادہ

دنیادار اور پادری لوگ اور فاضل اور جاہل اور دین عیسوی کے سارے قرن
اور فرقے اور سب درجہ کے مرد اور عورت اور بچے بڑی بت پرستی مین ڈوب گئے انتہی
سبب اصلی اسکا یہی ہوا کہ لوگون کے تمامی اعمال و افعال از روے قواعد شرعیہ
محدود و محاط نہ تھے بمجبوری حسب ارشاد پوپ عامل و کاربند ہوئے اور جب
ہر باب مین اوسکا حکم صحیح و مسلم ٹھہرا باہ جہل و نادانی یا بقصد ہواے نفسانی حسب
اقرار معتمدین جمہور عیسائیون کو اوس نے ارتداد و شرک اور الحاد و بت پرستی وغیرہا
مرضیات شیطانی مین پھنسا دیا کما قال تعالی یا ایہا الذین آمنوا ان کثیرا
من الاحبار والرہبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن
سبیل اللہ وقال ایضا اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ
اسکی نسبت میان دیون پورٹ اپنی کتاب کے حصہ دوم مین یون لکھتا ہے قرآن شریف مین
صرف احکام مذہبی اور تہذیب اخلاق ہی کا ذکر نہین ہے بلکہ گبن صاحب کا قول ہے
کہ اوقیانوس سے گنگا تک قرآن شریف مجموعہ قوانین مانا جاتا ہے یہہ نہین کہ اوسمین
صرف فقہی مسئلہ ہون بلکہ قوانین دیوانی اور فوجداری اور اور مضامین بھی اوسمین
درج ہین اور وہ قاعدہ جو آدمیون کے اعمال اور مال کی نسبت مقرر کی گئی ہین وہ
خدا تعالی کی بے زوال رضا سے بنائی گئی ہین اور بہ تبدیل الفاظ ہم اس مطلب کو
اسطرح بیان کرسکتے ہین کہ قرآن شریف مسلمانون کا مجموعہ قوانین عامہ ہے اسمین قوانین
مذہبی اور سلوک باہمی اور فوجداری اور دیوانی اور تجارتی اور فوجی اور ملکی اور

سزا دہی سب موجود ہے اور مذہبی رسمون سے لیکر معاملات دنیوی تک ہر ایک چیز کا
مفصل بیان ہے اور قران نجات روح ہے اور صحت جسمانی اور حقوق عامہ اور حقوق
شخصی اور نفع رسانی خلائق اور نیکی اور بدی اور سزای دینی و دنیوی سب چیز پر
حاوی ہے لہذا قران شریف اصل مین انجیل سے بالکل مختلف ہے جسمین کہ گبن صاحب
کی رائے کے موافق مسائل مذہبی نہین ہین بلکہ عمدہ عمدہ حکایات اور تذکرہ اور ایسی باتین
کہ جن سے خدا کی یاد اور تہذیب نفسی ہو موجود ہین مگر ان حکایات مین کچھہ ربط ظاہری
نہین معلوم ہوتا قران شریف اور کتب آسمانی کی مانند صرف امور مذہبی اور عبادتی پر
حاوی نہین ہے بلکہ اوسمین نظم ونسق ملکی کا بہی بیان ہے اسی بنیاد پر سلطنتین قائم
ہین اور اسی مین سے ہر ایک قانون ملکی اخذ کیا جاتا ہے اور اسکی موافق ہر ایک تکرار
مالی و ملکی فیصل ہوتی ہے آنحضرت نے اسواسطے کوئی ایسا قانون نہ نکالا کہ جسکے ذریعہ
سے علماے امت کو عوام پر بہت اقتدار حاصل ہو آپ کو خوف تہا کہ مبادا یہہ لوگ بہی عیسائی
پادریون کی طرح اپنے ہم مذہبون اور اون کی سلطنتون کو خراب نکردین اور یہہ چاہا
کہ ہر ایک پاس قران شریف کی جلد رہے تاکہ وہ آپ اپنا ہادی بنے اس امر مین آپ نے
بڑی عقلمندی کی انتہی اور گاڈفری ہیگنس اسطرح کہتا ہے یہہ بیان کہ آپ کو اپنے
مذہب مین راہبون کا رکہنا منظور نہین تعریف سے افزون ہے اور کرایہ کی امامت کے
نہونے سے آپکا مذہب بہت سی پشتون تک نتائج علمی مین سب مذاہب سے فوق لیگیا پہر
اور علم ادب کا زیادہ فروغ پایا جو خلیفون کی عالیشان پادشاہتون مین ہوا غالباً

اسیوجہ سے تہا اسلئے کہ جو سلطنتین عیسائی پادریون اور راہبون کے زیر حکم زمانہ وسط مین رہے ہین اون سے خلفا کی سلطنتون کا اسقدر مختلف ہونا آخر کسی وجہ سے ضرور ہوگا اور وجہ مذکورہ بالا سے زیادہ غالب کوئی دوسری وجہ معلوم نہین ہوتی کیونکہ یقیناً فرنگستان کی جہالت اور تاریکی پادریون کی وجہ سے ہوئی جسکا ثبوت کثرت سے پوپ اور کونسل کے بیشمار احکامات سے ہی جو برخلاف علم کے تہے اور دوسری جگہ لکہتا ہے دین محمدی کو یہہ الزام لگایا ہے کہ اخلاق کی نقل انجیل سے کی ہے کوئی حکیم شاید یہہ گمان کرسکتا ہے کہ جب محمد عمدہ مسائل اخلاقیہ دین عیسوی سے مستفید ہورہا تہا تو اپنے دانائی سے صرف اوسکی خوبی ہی کو اخذ نہین کیا بلکہ برائی کو چہوڑکر اخلاق کو اختیار کیا اور اوس کرایہ کی امامت سے محترز رہے جسنے آپکے عہد مین دنیا کو خونریزی اور خرابی سے پرکررکہا تہا اور اوسکا تنزل جلد نہایت ذلیل حالت مین کئے دیتے تہے انتہی اور چیمبرز انسائیکلوپیڈیا کی جلد ششم مین ہے اسلام کا وہ حصہ بہی جس سے اوسکے بانی کے رائے کا انکشاف ہوتا ہے نہایت کامل اور غایت درجہ مین موثر ہے یعنی قران کے اخلاق ونصایح یہہ نصایح کسی ایک یا دو یا تین سورتون مین مجتمع نہین ہین بلکہ اسلام کی عالیشان عمارت مین سلسلۃ الذہب کی مانند مخلوط وممزوج ہین ناانصافی کذب غرور کینہ وری غیبت استہزا عداوت فضول خرچی طمع حرام کاری خیانت اور نفاق کی سخت ملامت کی گئی ہے اور اون کو قبیح اور بدینی بتلایا ہے اور بمقابلہ اون کے خیراندیشی فیضرسانی عفت بردباری صبر وتحمل کفایت شعاری

فضیلت ثانیہ

راستبازی عالی ہمتی حیا اصلاح اخلاص اوران سب پر بالا توکل برخدا اور انقیاد
امر الہی کو عماد پرہیزگاری حقہ اور مومن صادق کے اصلی نشان قرار دئیے گئے ہین انتہی

فضیلت ثانیہ جمیع مسائل و عقائد اسلامیہ عقل و قیاس کے موافق ہین یعنی اوسکی کوئی تعلیم
ایسی نہین جسکا ثبوت بنظر عقل مستحیل و ممتنع ہو اوسکا ہر عقیدہ بشہادت عقلی مستحکم و
پسندیدہ ہے اور ہر مسئلہ منجملہ اصول و فروع مستحسن و سنجیدہ ہے ایسی کوئی بات اسلام
مین نہین جسکا قبول بلا وجہ معقول لازم و لابد ہوا اور نہ کسی شے کا اذعان و تسلیم باوجود
مخالفت عقل و بداہت اوسکے بموجب ضروری و واجب ہے بخلاف سائر مذاہب مروجہ کے
کہ اون کے عقائد مسلمہ کے قبول مین عقل انسان کہ معیار تمیز و مناط تکلیف ہے ازحد متردد
و حیران ہے بلکہ براہین یقینیہ و دلائل قطعیہ مقر و معتقد خلاف اور جازم بالبطلان
ہے چنانچہ عیسائی مصلوبی جناب مسیح ع کو واسطے معاصی جملہ عالم کے کفارہ اور گناہ آدم
سے کل خلق کو نافرمان و بیچارہ اور توحید کا تثلیث مین اندازہ کرتے ہین اور یہود کے
مثل جناب باری کی جانب جسمیت کو نسبت دیتے ہین اکثر مشرکین اتحاد ممکن و واجب یا تعدد
آلہہ و تناسخ ارواح کے قائل ہین حالانکہ یہہ امور بشہادت ظاہر بداہت محض بے اصل
و باطل ہین اس باب مین بہی کوئی مذہب طریق دنیوی اسلام سے فائق و برتر نہین
بلکہ کامل مماثل اور پورا پورا ہمسر بہی نہین ہر دین کے اصول موضوعہ کی تصدیق از قبیل
تجویز ممتنعات و محالات ہے اسیواسطے پولوس نے قرنتیون کے اول خط مین بمجبوری
عقل و حکمت کو نیست و نابود اور سمجھنے والون کی سمجھ بوجھ کو ہیچ لوچ کہا اور خدا کی

شریعت ومنادی کو عیاذاً باللہ بیوقوفی سے تعبیر کیا ہی اب اسلام کی نسبت مخالفین کا
کلام سنو جان دیون پورٹ لکھتا ہی اسلام ایک ایسا مذہب ہے جسکے اصول مین سب کو اتفاق ہے
اور جسمین کوئی ایسی کنہہ نہین ہے جو زبردستی مان لینی پڑتی اور سمجہہ مین نہ آتی اس
مذہب مین آدمیون کے خیالات کو اس سادی اور غیر منقلب پرستش پر قناعت کرنی
پڑتی ہے اگرچہ حرارت اسلامی نے اون کو اکثر جگہہ مختلط کر دیا ہے القصہ یہہ ایک
ایسا مذہب ہے جسمین اولیا اور شہدا اور تبرکات اور تصویرات کی پرستش اور
ابہام اور دقائق حکمیہ اور راہبون کی تجرید اور تعذیب نفس بالکل نہین ہے اور
خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت نے ماہیت اشیا اور اوس زمانہ کے قومون
کی حالت پر خوب غور کر کے یہہ مذہب ایجاد کیا ہے ایسے مسائل نکالے ہین جو خلاف عقل
نہین ہین اسواسطے تعجب کا مقام نہین ہے کہ اس عبادت نے اہل کعبہ کی بت پرستی اور صابئیون
کی پرستش اجرام فلکی اور زردشتیون کے آتشکدہون کا استیصال تامہ کر دیا انتہی اور
گاڈفری ہگنس کہتا ہے ۱۴۳ جب دین عیسوی کی اس عجیب و ابتر حالت پر خیال کیا جاے
تو یہہ تعجب نہین معلوم ہوتا کہ ایک مذہب یعنی مذہب اسلام جس سے ابتری مروج کے دفع
ہونیکی امید ہو سرسبز ہو جاے یہہ مذہب اپنی نہایت سادگی سے عقل اور حس مشترک کی اون
سادہ اور پختہ اصول پر معلوم ہوتا ہے جنسے کہ کل فریقون کا اوسکی حد مین آجانا غالب ہے
۲۲۶ مجہکو کوئی تعصب یا مذہب ایسا یاد نہین جو سخت خرافات یا نہایت ہیچ سے خواہ
دونون سے پر ہو مگر کل مذاہب مقررہ سے جسکا بیان مینے پڑہا ہے محمد کا مذہب نہایت

سادہ اور حکیمانہ ہے اور اپنی اصلی پاکیزگی مین مشکلات کم رکہتا ہی اس عقیدہ سے زیادہ
سادہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی معبود برحق خدا ہی ہے
اور محمد اوسکے رسول ور اوسکے راہ کے بتانیوالے ہین انتہی اور نیز صاحب موصوف
اپنی کتاب مین لکہتے ہین ۷۹ محمد کو اپنے پیرو ون کی شہوت رانی کا ذریعہ کہتے ہین بتائین تو
محمد کے مذہب مین اس قسم کی بات کہان پائی جاتی ہے البتہ بت پرستون یعنی عیسائیون
کے تعصبات سے برابر مقابلہ ہے نہ پاک پانی نہ تبرک نہ مورت نہ تصویر نہ سینٹ نہ خدا کی
ماسے آپکے مذہب پر داغ لگتا ہے ایسے مسائل دین محمدی مین نہین کہ ایمان بدون
عمل کے موثر ہو اور توبہ وقت نزع کے کام آوے اور غایت درجہ کی عنایات اور مغفرت
اور خفیہ اقرار بکار آمد ہون جنکا نتیجہ یہہ ہے کہ اول آپکے پیرو ون کو بگاڑین اور پہر
مقتداؤن کے حوالہ کرین جو واقع مین اون مسائل سے بدتر اور ناچیز بات ہے حقیقت مین
یہہ امور اوس دین مین نہین بلکہ عرب کے موحد کے مسائل مذہبی سیدہے سادے ہین کہ ایک
خدا کی عبادت بغیر مان کے اور بدون کسی راز اور بدون کسی معجزہ مزعوم کے ہے اور
اس بات کا اقبال کہ آپ صرف بحیثیت انسانی ایک پروردگار کے عبادت کے لئے وعظ
کہنے کو مبعوث ہوئے ہین انتہی فضیلت ثالثہ جمیع احکام دینی و تکالیف شرعی مین لحاظ
توسط و عدالت اور ہر باب مین افراط و تفریط سے قطعی احتراز و مفارقت یہہ امر بہی منجملہ
لوازم مختصہ اسلام ہی اولاً الہیات و نبوات ہی مین دیکہو کہ تمامی مذاہب مین کسقدر خلط
وخبط ہے حتی کہ اتحاد واجب و ممکن پر ہر شخص کو بلا مبالات ایمان و اعتقاد ہے عقیدہ کا

فضیلت ثالثہ

کشف اور افشاے سترکس متانت وخوبی کے ساتھہ اسلام نے کردیا خالق ومخلوق وعابد
ومعبود اور مالک ومملوک وساجد ومسجود کا فرق جلی دونون مین بتا دیا قال تعالے
وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ
وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ
اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ منص آیت جسطرح کہ اتخاذ ولد
وسائر معائب سے خدای پاک کا تقدس وتنزہ عیان ہے اوسیطرح کمال تقرب
واعزاز انبیاے کرام وملائکہ عظام کا مقرون بنہایت خشیت واخلاص ورتعجیل
تعمیل اوامر ونواہی کے ساتھہ اوسین بیان ہے قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما
الٰهکم اله واحد سے انبیا ورسل کا ذات وصفات اور لوازم وخواص بشری مین کل
ابنای جنس سے اشتراک اور باعتبار وحی الٰہی وتبلیغ احکام سائر بنی نوع سے
اختصاص وامتیاز ثابت ہی من بعد اہل اسلام انبیا اللہ کو اعتقاد شرک فی الذات
والصفات سے محفوظ اور ارتکاب مظالم ومعاصی سے معصوم اور اختیار رذائل و
فواحش سے محترز ومجتنب اور واسطے نشر حسنات وخیرات کی اون کی سب سعی وجہد
اور اصلاح عادات وتعلیم عبادات مین ہمہ تن مصروف ومجتہد خیال کرتے ہین اور
اکثر مخالفین اسلام اپنے اکابر کے حالات وقصص ارتکاب منکرات وانہماک فی الشہوات
باعتقاد اعجاز وکرامات یا بقصد بیان واقعات من غیر ایماء وکنایۃ کمال بسط وشرح
کے ساتھہ لکھتے وکہتے ہین حتی کہ خود ہی اون کو عین خدا یا اوسکے اوصاف کمالیتہ سے

منعوت و متصف اور کون و فساد عالم مین علی سبیل الاستقلال او النیابتہ اون کو
دخیل و متصرف سمجھتے ہین نصاری اگرچہ حضرت عیسی علیہ الصلوة والسلام کو بسبب التثلیث
اونکے نزدیک خدا ہین بذاتہ گنہگار نہین مانتے لیکن عیسائیون کے جملہ معاصی کفر
و شرک و فریب دغا اور لواطت و زنا وغیرہ کے سبب معاذ اللہ اونہین کو ملعون و مردود
او ناری جانتے ہین بلکہ مجسم گناہ و سراپا خطا اون کو تصور کرتے ہین سبحان اللہ
یا این شورا شوری یا این بے نمکی الٰہیات کسی مذہب مین خالی از تفریط نہین اور
ہر دین کے نبوات جامع تفریط و افراط ہین اسکے بعد باقی عقائد و احکام مین خیال
کرو کہ بسبب الاسلام اون مین کسقدر رعایت و لحاظ اعتدال و ایجاز ہے اور ادیان
سائرہ مین کیسی تفریط و افراط مثلاً عیسائیون کا یہہ اعتقاد ہے کہ حواریان جناب مسیح
عند اللہ سب نبیون اور رسولون سے بہتر و برگزیدہ ہین اور فضل و شرف مین
کل بنی آدم سے زیادہ بلکہ از روے ورس ۱۱ باب ۱۱ انجیل متی ہر عیسائی کہ داخل بادشاہت
سماوی ہے جملہ افراد عالم سے اشرف و افضل ہے اسلیے کہ اوسکو بمفاد ورس ۲
باب ۱۲ اول قرنتیون کے جناب مسیح سے نسبت جزو و کل ہے اور کافہ مسلمین کا یہہ اعتقاد
ہے کہ اتباع و خدام نبی کو گو کیسے ہی متدین و متقی کیون نہون انبیاء و رسل پر ترجیح
و تفضیل خلاف عقل و درایت ہے اسواسطیکہ وہ حضرات بلا وساطت احدے مستفیض
از ذات خدا ہین اور یہہ لوگ بوجہ اتباع وسائط و روابط اوس سے محجوب و جدا ہین
وہ بالذات من اللہ موید بالمعجزات ہین اور یہہ بالعرض اونہین کی برکت تعلیم و ہدایت سے

صاحب کرامات ہین اونکو حصول عین الیقین بالمشاہدہ ہے اور انکا کمال ایمان
و تصدیق بالواسطہ ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا + مسلمان انبیای کرام کو سب
مخلوق سے زائد عزیز و مکرم من لعبد باعتبار قلت وسائط و کثرت عبادت دوسرو نکو
مقبول و معظم تصور کرتے ہین اور اسکے اہل اسلام وقت ذکر بزرگان دین اونکے
نام نامی کے اول و آخر بحکم شرع کلمات توقیر و تعظیم اور ادعیہ ترضی و ترحم علی تفاوت
المراتب ضم کرتے ہین اور طوائف مختلفہ کہ مائل افراط و تفریط ہین سائر الناس کے
تشبیہ و مماثل اونکا تذکرہ بلا تمیز و فاصل زبان پر لاتے ہین بلکہ الفاظ تنزیہیہ و تمجید
خدای پاک بہی عند ذکر اللہ اونکے بیان مین نہین آتے اور بہت سے احکام و مسائل
مندرجہ توریت و انجیل بہی اسی قبیل سے ہین جیسے باب ۳۵ کتاب گنتی مین دربارہ قاتل
کے یہہ حکم ہے تم اوس قاتل سے جسپر قتل کا فتوی ہو دیت مت لو وہ ضرور مارا جاوے
اور قاتل فراری کی نسبت باب ۱۹ کتاب استثنا مین ہے شہر کے بزرگ لوگون کو
بہیجین اور اوسے وہان سے پکڑ منگوائین اور مقتول کے وارث کے ہاتہہ مین حوالہ
کرین تا کہ وہ مار ڈالا جاوے تو اوسپر رحم کی نظر نہ کیجیو کہ تیرا بہلا ہو اور یہہ بہی اوسمین
ہے تیری آنکہہ مروت نہ کرے کہ جان کا بدلا جان آنکہہ کا بدلا آنکہہ دانت کا بدلا دانت
ہاتہہ کا بدلا ہاتہہ اور پانوکا بدلا پانو ہوگا اور ایسی ہی حضرت موسی و حضرت یوشع نے جو لاکہون
بت پرست اور بیشمار کفار و اہل شرک پر ضلالت و گمراہی اور انحراف توحید الہی کی سبب حکم
قتل عام دیا بالغ و نابالغ اور جوان و بوڑہے اور عورت و لڑکے مین الا ماشاء اللہ کہین

فرق و تفاوت نکیا بغیر فہمایش و تعلیم سابق اور بدون تقدیم دعوت و پند در بلا اتمام
حجت و دلیل اکتیس سلطنتون کو بالکل تاراج و برباد کردیا نہ کسی سے عہد باندہا اور
نہ کسی کا ذمہ لیا اور منجملہ ممالک مفتوحہ بہت سے امصار و دیار کو حرم کرکے اونمین کے
حیوانات و بہایم اور باغستان و نباتات تک کو باقی نرکہکر خراب تباہ کیا اور بعض
بلاد کو آگ لگاکر خاک سیاہ بنادیا کتاب خروج و گنتی اور کتاب یوشع مین یہہ حال
مفصلاً مرقوم ہی اور اس سے بعد ساڑہے تین سو برس کے بحکم سموئیل ساؤل بادشاہ
بنی اسرائیل نے بہی ممالک مقبوضہ عمالیق کو اسیطرح حرم کیا تہا میزان عدالت سے یہہ امور
بجملتہا بالضرور خارج و دور ہین بموجب اسکے ہر خاص و عام پر انتقام و قصاص اور
مقاومت و مکافات لازم و واجب ہے عاصی و مجرم سے عفو و درگزر کسیطرح پر جایز
و مشروع نہین الا اسکہ بلحاظ انصاف و عدالت ہر باغی و خاطی کو موافق اسکے تنبیہ و سیاست
از حد صعب و دشوار اور سخت و شدید بدرجہ غایت ہے گو بمقتضاے وقت و حسب احوال
رجال ورا انسداد بغی و عناد اور قطع فتنہ و فساد کیواسطے خاص اوس زمانہ مین یہی
قانون و قاعدہ بہتر و پسندیدہ اور قرین انصاف و مصلحت ہوا الا ہر دور و عصر مین بلا
تفریق اشخاص اسکا جریان باعث ہزارہا مفاسد و مضار ہے اکثر اوقات تعمیل احکام
مذکورہ سے خوف انقطاع و انفصام رشتہ صلاح و انتظام ہے اور اساس مروت و اتحاد
اور اصل ترحم و اتحاد کے انہدام و استیصال تام کا اندیشہ ہے علی وجہ الکمال اون کے
التزام و پابندی سے معاملات کثیرہ مین ظہور ندامت و شماتت اور انقلاب بحمہ بند و

عداوت اور ازدیاد قوت غضبی و ظلم اور افراط حرکت جنون سبعی و قطع حلم مقصود و متوقع
ہے اور اسیطرح ارشاد عیسوی جو باب پنجم متی مین ہے تم سن چکے ہو کہ کہا گیا آنکھہ کے
بدلے آنکھہ اور دانت کے بدلے دانت پر مین تمہین کہتا ہون کہ ظالم کا مقابلہ نکرنا
بلکہ جو تیرے دہنی گال پر طمانچہ مارے دوسرا بہی اوسکیطرف پہیر دے اور اگر کوئی چاہے
کہ تجہپر نالش کر کے تیرے قبا لی کرتے کو بہی اوسے لینے دی اور جو کوئی تجہے ایک کوس
بیگار لیجاوے اوسکے ساتہہ دو کوس چلا جا انتہی قطع نظر اس سے کہ یہہ تعلیم وادب
یعنی مطلقا ترک غیظ و تعطیل غضب اسکو مستلزم ہے کہ معاذ اللہ جناب باری کی جانب
خلق عبث کی نسبت صحیح ٹہری دائرہ عدالت سے بہی بمراحل بعید ہے اسواسطیکہ تمکین ظالم
اور اوسکی اطاعت و پیروی فی مالہ من الامال والامالی اور عدم مزاحمت و ممانعت اوسکے
قصد و عزیمت مین اوسکے جبر و تعدی پر بجاے مکافات و حسن قضا اظہار تسلیم و رضا اور تنبیہ
و سیاست کی جگہہ صرف شفقت و رافت بعینہ تفریط عدالت ہے اور انواع جور و جفا
مین مندرج و منسلک کما قیل ؎ ترحم بر پلنگ تیز دندان + ستمگاری بود بر گوسپندان
اور نیز اور اسکے یہہ حکم اسکا سبب و منشا ہے کہ کل محکمجات عدالت و فوجداری یکقلم برطرف
و موقوف اور انواع ظلم و استماع شتم و قذف سے ہر کس و ناکس ملہوف و ماؤف ہو جاوے
قتل و غارت اور کشت و خون ناحق سے شرفا کی تذلیل و آبرو ریزی عمل مین آوے
عورات مخدرات کی حرمت و عفت مین نقصان و خلل پڑ جاوے کار و بار تجارت و سوداگری
اور معاملہ زراعت و کشتکاری مین صریح زیان و ضرر اور اطراف و نواحی ہر مملکت مین بنا

بغاوت وغدر بہیل جاوے متعہد التخلق باخلاق اللہ وتشبہ بالالہ یعنی اپنے اعمال و
اخلاق مین حضرت باری جل شانہ کی ساتہہ مناسبت کامل موافقت حاصل کرنے
کہ جمہور حکماء وملیین کے نزدیک صفت کمال وصف جمیل ہے نہ مجرد تعمیل حکم توریت
سے متوقع ہے اور نہ فقط ارشاد عیسوی پر اعتماد وعمل کرنے سے حاصل کما لایخفی
علی المتامل اب اس باب مین شریعت محمدیہ کا حکم دیکہو قال تعالی جزاء سیئۃ
سیئۃ مثلہا فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ انہ لایحب الظالمین
یعنی بدی کا بدلہ بدی ہے بقدر اوسکے اور جو شخص انتقام سے درگذر کرے اور
قصد اصلاح کا رکہے تو اجر اوسکا خدا پر ثابت ہوگا تحقیق خدا عزوجل دوست
نہین رکہتا ظالمون کو اس آیت کی رو سے توقع اصلاح کی صورت مین استحسان عفو
و تجاوز مستفاد ہے اور در صورت غیر نظر تنبیہہ و تادیب ظالم مظلوم کا استحقاق
انتقام ثابت چنانچہ اسی مضمون کو خود ہی خداے پاک نے اسکے بعد مفصلا فرمایا
ولمن انتصر بعد ظلمہ فاولئک ما علیہم من سبیل انما السبیل
علی الذین یظلمون الناس ویبغون فی الارض بغیر الحق اولئک
لہم عذاب الیم ولمن صبر وغفر ان ذلک لمن عزم الامور
اور دوسری جگہہ یہی مدعا ان الفاظ مین ادا کیا وان عاقبتم فعاقبوا
بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لہو خیر للصابرین بموجب اس ارشاد کے
ہر مظلوم کو بدلہ اور معاوضہ کا اپنے ظالم سے استحقاق ہے اگر وہ انتقام لے تو کسیطرح

قابل ملامت وزجر نہین بشرطیکہ اوسوقت مصدر یاداش سخت اور متجاوز از حد نہوا اور
اگر خطاے صالم نخبدی کہ عزائم امور سے ہی تو عند اللہ وہ مثاب ماجور ہوگا اسکے
موافق صورت قتل مین بہی ولی مقتول عفو و صبر اور مقاومت و زجر دونون کا مجاز
ہے اور بمفاد آیہ کریمہ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ
إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ کا تخفیف ثالث اخذ دیت کا بہی جواز ہے اس حکم سے نہ مکافات
حسن قضا مین قصور آیا اور نہ طریق تودد اور الفت و شفقت مین فتور سمایا انواع
عدالت باجمعہا ملحوظ و مامون ہین اور تفریط و افراط سے محفوظ و مصئون اسی طریق
کے موافق تحصیل تشبہ بالالہ بخوبی متصور ہے اور تکمیل علم و عمل علی وجہ الکمال ممکن
و میسر آپ آنحضرت علیہ الصلواۃ والتحیۃ کے مغازی پر خیال کرو کہ حسب ارشاد الہی
وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِينَ باوجود ظہور عناد و فساد منافقین بوجہ اظہار اسلام و اقرار توحید اونکی
جان و مال سے تعرض نفرمایا اور نہ کبہی کسی ضعیف و بوڑہے یا عورت و لڑکے کا
واسطے قتل کے تفحص و تجسس کیا طوائف مشرکین اور کفار و منکرین پر بلا تبلیغ
ہدایت و موعظت بلیغ کسی وقت لشکر کشی نفرمائی اور نہ بغیر احساس عداوت و
مخالفت ظاہرہ کسی گروہ پر تلوار چلائی اور نہ وقت غزا بلا ضرورت داعیہ اشجار
و نباتات کو قطع فرمایا اور نہ حیوانات کو قتل کیا اور مکانات کو گرایا صلح کرنیوالون
سے عہد و پیمان رکہتے قتل و غارت سے مستامن کو امان دیتے اوسکی جان مال کی

محافظت اپنے ذمہ لیتے کما قال تعالی وان احد من المشرکین استجارک
فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ مامنہ ذلک بانہم قوم لا یعلمون
نہ کسی پر واسطے قبول اسلام کے خواہ مخواہ جبر واکراہ کیا اور نہ از روے اختلاف مذہب
رعایا کو سخت دکہہ دیا بعد آنحضرت عرصہ دراز تک یہی طریقہ عموماً اہل اسلام مین
جاری رہا گاڈفری ہگینس اسکی بابت لکھتا ہے ۹۹ ہم اکثر سنتے ہین کہ عیسائی
پادری دین محمدی مین تعصب کی برائی بیان کرتے ہین مگر یہہ عجب یقین اور کینہ
ہے یہہ تو بتائین کہ کس نے مرسکوز کو سپانیہ سے اسلیے نکالدیا تہا کہ وہ عیسائی
نہین ہوئے تہے اور کس نے میکسیکو اور پیرو کے لکہوکہا آدمیون کو بوجہ عیسائی
نہونے کے قتل کیا تہا اور بطور غلامون کے دیڈالا تہا حالانکہ مسلمانون نے ملک سپین
مین اسکے برعکس ظاہر کیا یعنی بہت سی صدیون تک عیسائیون کو اجازت تہی کہ مع
اپنے مال اسباب مذہب اور پادریون اور اعلی پادریون اور گرجون کے بے رخنہ
رہین جہان کہین خلیفون نے فتح کی تو اگر باشندے مسلمان ہوگئے تو فوراً اون کو
رتبہ برابر کا اپنے فتحیابون کے ساتہہ ہوگیا ملک حجاز کے ذکر مین ایک ذہین عالم منکر کا قول
ہے کہ اونہون نے کسی پر ظلم نہین کیا سب یہودی اور عیسائی اون مین خوش و خرم
رہتے تہے ۱۰۰ اون ملکون مین جو خلیفون نے فتح کیے جن باشندون نے صلح چاہی
خواہ یونانی ہون یا فارسی یا صابئین یا ہندو تہہ تیغ نہین کیے گئے جیسا کہ عیسائیون نے
بیان ہے مگر فتح کے آخر پر اون کو مال و اسباب اور مذہب بجنسہ قبضہ مین چہوڑ دیا گیا

جسکے واسطے وہ ایسا خفیف جزیہ دیتے تھے جو کسی پر جبر معلوم ہوتا تھا کل خلیفون کی تاریخ
مین کوئی امر نصف رسوائی کا بھی ہوا بہ نسبت اس عدالت مذہبی یعنی عیسوی کی ایک
بھی مثال ایسی ہوئی جسمین کوئی شخص اپنی راے دینے کی وجہ سے جلا دیا گیا ہو اور
نہ مجھکو یقین کہ زمانہ صلح مین صرف اسوجہ سے مار ڈالا گیا ہو کہ دین اسلام قبول نکیا ہو
اور بعد نقل چند آیات کے لکھتا ہے کیا یہ ایسا مذہب تھا جو تعصب کا موکد ہو موسیٰ ورکینی ناٹ
اور سموئیل اور اگاگ اور جیبیونائٹ کے بیان پڑھو اور دونون مین نسبت کرو انتہیٰ +
اور جان دیون پورٹ یہہ شہادت دیتا ہے یہہ لوگون کا مبالغہ ہی کہ آنحضرت بہت متعصب
تھے فی الحقیقت بت پرستون اور اون لوگون کو جو وحی کے قائل نہین مین دو مین سے
ایک بات قبول کرنی پڑتی تھی اون لوگون کو جنکا اہل کتاب ہونا قران سے ثابت ہے
یا چارون فرقے عیسائی اور یہودی اور مجوسی اور صابئی کو اس شرط سے اپنے مذہب پر
رہنے کی اجازت ملتی تھی کہ یا جزیہ ادا کرنا قبول کرین اور یا کوئی ایسی بات مان لین جس
سے اونکا مطیع الاسلام ہونا پایا جاے مگر جو مسلمانون کے تعصب نے اونکے واسطے حد مقرر
کی تھی وہ اوس سے بہت کم تجاوز کرتے تھے اور جو وہ کفار سے وعدہ کرلیا کرتے تھے اوسے
پورا کرتے تھے اور باوجودیکہ مسلمان فتح کرنیوالے گستاخ اور ظالم تھے مگر تاہم اون لوگون کے
مقابلہ مین بہت رحم دل تھے جو روم اور قسطنطنیہ کے پادریون کی فرمان برداری کرتے تھے "
پس یہہ بات سچ ہے کہ اگر بجاے اہل عرب اور ترک کے اہل یورپ ایشیہ کے مالک ہوتے
تو وہ اسلام کو اسیطرح نرہنے دیتے جسطرح مسلمانون نے مذہب عیسائی کو رہنے دیا ہے

کیونکہ دیکھو کیسی بیرحمی سے وہ اپنے اون ہم مذہبون پر ظلم کرتے ہین کہ مذہب حق پر ہین ہنا
جو صاحب فرانسیسی کا قول ہے کہ وہ ظلم جو اہل عرب نے عیسائیون پر کیا اور وہ ظلم جو پوپ کے معتقدین
نے پیروِ تسنت عیسائیون پر کیا اوسکا ہرگز مقابلہ نہین ہو سکتا داؤد کی حکایت کون نے
صرف سینٹ بارتہولومیو کی عرس کے دن جو قتل کیا اوسمین اتنی خونریزی ہوئی کہ اہل عرب
نے ابتک عیسائی نہین قتل کئے یہہ مناسب ہے کہ ہم عیسائیون کی اس بدگمانی کو دفع کرین
اور وہ بدگمانی یہہ ہے۔ کہ مسلمان ایک بڑا ظالم فرقہ ہے جنہون نے عیسائیون سے یہہ کہا
کہ یا مذہب عیسائی سے دست بردار ہو یا مرنا قبول کرو مگر یہہ بات ہرگز صحیح نہین ہے اور
اہل عرب کے معاملات پوپ کے معتقدین کے مقابلہ مین بہت سی رحم دلی کی معلوم ہوتے ہین
پوپ کے معتقدین آدم خورون سے بھی زیادہ بے رحم بہتے انتہی سوا اسکے مسائل کثیرہ
ازقبیل نجاست وطہارت اور حلت وحرمت اور قرض وعاریت مندرجہ توریت ایسے
ہین جنکی تعمیل سے اکثر علائق وموانع مزاحم ومانع ہین مثلاً (باب ۱۳ ورس ۵ استثنا) واسطے
مرتد کے فقط حکم قتل دینا اوسکی ہدایت وتوبہ سے پھر کچھ سروکار نرکھنا اور (باب ۱۵
استثنا) ہر سات برس کے بعد چھوٹکارے کی رسم ماننا یعنی اپنے قرضہ اور روپیہ سے
جو کسی پر آتا ہو طوعاً وکرہاً دست برداری اور ہر عبرانی لونڈی غلام کی اوسوقت
آزادی وخودمختاری اور ترک زراعت وکشتکاری اور (باب ۲۲ خروج) بیل کی
ورس ۱ باب ۲ اخبار
چور سے پانچ بیل اور بھیڑ کے چور سے چار بیل ڈنڈ مین لینا اور (باب ۲۱ خروج ورس
۱۶ و ۱۷) آدمی کے چور کو قتل کی سزا اور (ورس ۱۸ و ۲۱ باب ۲۱ استثنا) ماباپ سے

گستاخی و بے ادبی پر بھی یہی جزا ہے (درس ۱ باب ۱ خروج) ہر ہفتہ مین سبت کے روز
تمام دن صید و شکار اور اپنے جمیع کاروبار اجرت و مزدوری اور ہر کار ضروری
کے معطل رکہنے کی تاکید اور (درس ۳۶ باب ۱۵ گنتی) اوسکے تارک پر قتل سے سیاست و تہدید
اور باب ۵ احبار مین لغو سے گنہگار رہونا اور بہول چوک سہو و خطا پر بہی تقصیر عمدی
کی مانند کفارہ دینا اور (درس ۱۳ باب ۱۹ احبار) اجرت مزدور حتما شام کو ادا کرنا اور
(درس ۱۱ باب ۱۱ احبار) مردہ جانور کے چہونے والے اور جنب کا دن بہر ناپاک ٹہرنا
اور درس نعش سے سات دن تک اور مبروص و مجذوم اور صاحب جریان کا تا ایام
باب ۱۳ و ۱۵ احبار
صحت نجس رہنا اور اوسکے چہونے سے اسباب متاع بیت اور دوسرے آدمیون کا ناپاک
ہو جانا اور تا غروب آفتاب ناپاک آدمی کا جماعت سے علیحدہ رہنا اور (درس ۱۱
درس ۱۹ باب ۱۹ احبار
باب ۲۲ استثنا) مختلف بناوٹ کا کپڑا جیسے اون اور سوت سے بنا ہوا پہننے کی ممانعت
اور (درس ۹ باب ۲۲ استثنا) زراعت و تاکستان مین اشجار متغایرہ کی جمع کرنے کی حرمت
اور (درس ۳۸ باب ۱۵ گنتی) پیراہنون کے کنارون پر جھالر ٹانکنا اور جھالرون مین
خاص آسمانی رنگ کا ڈورا لگانا اور زمین کی بیع دائمی نہونا الی غیر ذلک مما لا تعد
درس ۲۳ باب ۲۵ احبار
ولا تحصی تکالیف شاقہ و اعمال شدیدہ کو اسلام نے بالکل اوٹہا دیا اور محض لحاظ
وآزادی اور پابندی اعمال سے قطعاً نفرت و بیزاری کو بہی کہ مقتضاے انجیل ہے
جیساکہ پولوس مقدس گلتیون کو لکہتے ہین وے سب جو شریعت ہی کے اعمال پر تکیہ
کرتے ہین سو لعنت کے تحت مین کہ لکہا ہے جو کوئی ان سب باتون کے کرنے پر

کہ شریعت کی کتاب میں لکھی ہین قائم نہین رہتا لعنتی ہے پر یہہ بات کہ کوئی خدا کے
نزدیک شریعت سے راستباز نہین ٹھہرتا سو ظاہر ہے کیونکہ جو ایمان سے راستباز ہوا
سو ہی جیئیگا پر شریعت کو ایمان سے کچھ نسبت نہین بلکہ وہ آدمی جس نے اوسیر
عمل کیا سو اوسی سے جیگا مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چہوڑایا کہ وہ ہمارے
بدلہ مین لعنت ہوا کیونکہ لکھا ہے جو کاٹھہ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے اور پہر کہتے ہین ایمان
کے آنے سے پیشتر ہم شریعت کے بند مین تہے اور اوس ایمان تک جو ظاہر ہونیوالا تہا گہیر
مین رہے پس شریعت مسیح تک پہونچانے کو ہمارا اوستاد ٹھہری تاکہ ہم ایمان سے راستباز
گنے جاوین پر جب ایمان آچکا تو ہم پہر اوستاد کے تحت مین نہین رہتے انتہی شریعت
محمدیہ نے یکقلم مٹا دیا غرضکہ اسیطرح تمامی امور مین افراط و تفریط سے خلق کو بچایا اور
طریق عدالت پر کہ معبر بہ فطرت و صراط المستقیم ہے لوگون کو چلایا کوئی مسئلہ اسلامی
اس اصل سے مخالفت نہین رکہتا بنظر انصاف جس قدر غور و فکر مسائل محمدیہ مین کیاجائے
اوسیقدر محاسن و لطائف برآمد ہونگے بخلاف دوسرے فرق و طوائف کے کہ اون کے
اصول و عقائد ہی عدالت سے برطرف ہین اور اوسکے اطراف تفریط و افراط مین
داخل و منسلک پس شریعت محمدیہ جسطرح کہ جملہ مذاہب و شرایع سے باحاطہ عقائد و مسائل
مین بحسب الکمیت زائد و افضل ہے اوسیطرح بوجہ الکیفیت از روے متانت و استواری
اور بلحاظ عدالت و توسط بدرجہا زیادہ حسین و خوشنما ہے فضیلت رابعہ حفظ اپنی
کتاب کا بلفظہ اور حالات و معاملات اور عادات و عبادات اور دیگر چال و چلن اپنے

فضیلت رابعہ

رسول و نبی کی تفتیش و تحقیق ہوا فوق قاعدہ ثبوت سمعیات کے واضح ہو کہ اہل کتاب نے
احکام و کلام خدا جو کہ وقتاً فوقتاً ہر نبی کو شیئاً فشیئاً پہونچا بصراحتہ بین الدفتین جمع
نہین کیا اور نہ حالات معاشرت و زندگی اور طریق عبادت و بندگی انبیا کو بتنقید روایت
و قواعد استخراج کے مطابق اخراج کیا نہ اصل زبان کتاب کی محافظت کی اور نہ کلام نبی
و غیر نبی مین تمیز و مباینت دی بلکہ اونہون نے مضامین الہام و وحی اور آثار و احوال
نبی اور مواعظ و نصایح حواریان و تابعین اور بیان شان نزول و تاویلات مستخرجہ
مولفین و جامعین کو ایک ہی کتاب و مجلد مین مجموع و مرتب کر دیا اور اوسی مجموعہ پر
خود ہی اطلاق الہام و وحی کیا اور اوس کتاب کو اوسی نبی کی جانب جنکے اخبار
و حالات بضمن دیگر اسمار و حکایات کے اوسمین لکھے منسوب و مستند کیا چنانچہ ہمارے
اس قول کی تصدیق مجموعہ مروجہ عہد عتیق و جدید سے اسطرح ہوتی ہے توریت مثلاً او
حسبین کہ اہل کتاب کو بمجبوری الحاق صدہا فقرات و ابواب کا تسلیم و اقرار کرنا پڑتا ہے
اور بلا دلیل و سند وہ اونکو بزعم خود بالحاق حضرت یوشع اور سموئیل و عزرا یا کسی
اور نا معلوم شخص کا جسکے عہد مین یہہ کتابین لکھی گئین ہون مانتے ہین مگر اسپر بہی وہ اسکو
بعینہ تصنیف و تحریر حضرت موسی علیہ السلام بلا تبدیل و تغیر کہتے و جانتے ہین اور عہد جدید
کہ اوسمین حضرت عیسی کا یا اون کے وقت کا لکہا ہوا ایک ہی حرف و جملہ نہین اور نہ وہ
بتمامہا حواریون کی تحریر ہے بلکہ حسب اعتقاد و شہادت عیسائیون کے کچہہ حواریون کا کلام
اور اکثر تصنیف اونکی دوسرون کا کام ہے اور حضرت عیسی کے بیان کے ساتہہ

اورون کے بہی حالات وخیالات اور معاملات وشہادات اسمین ثبت وقلمبند ہین بلکہ مجسم
انصاف اونکے آثار واخبار تو نہایت ہی قلیل ومعدودے چند ہین اور اگر حالات مکررہ کا
حذف واسقاط عمل مین آوے تو ایک دو تین جزو سے شاید ہی اوسکا حجم ہو اور اوسمین
بہی بالتخصیص اگر مصالح دین کے متعلق مسائل ونصایح پر جنکا صدور بطور الہام و وحی
غیر منصوص ہے قصر نظر کیجاوے اسصورت مین تو اوس سے کم ہو با اینہمہ نصاریٰ انجیل مقدس
اور کتاب یسوع مسیح کا اوسکو خطاب دیتے ہین اور یہی الفاظ ہر نسخہ کے آغاز مین لکہدیتے
ہین بہلا یہ دعوی کیواسطے از روے باب ۳۱ استثنا کے ایک نشان تو پایا جاتا ہے اور
وہ یہہ کہ اصل توریت کو بذات خود حضرت موسی نے تو لکہا تہا اور اوسکو صندوق عہد و
تابوت سکینہ کے ساتہہ ہی لاوی اور کاہنون اور اسرائیل کے سارے بزرگون کے ہاتہہ مین
رکہا بخلاف عہد جدید کے کہ اوسکو تو حضرت عیسی سے ایسی ہی مناسبت ہے جیسیکہ
سکندرنامہ کو ذوالقرنین سے اور تقریر الشہادتین وتحریر الشہادتین کو حضرات
حسنین سے اور اسکے سوا ان کاتبون کی جانب سے بہی جو اہل کتاب تہے بے اعتنائی
وعدم التفات کے اوسکا ہم کیا بیان کرین اور حفظ ونگہداشت کے باب مین جو اونسے
کوتاہی وقلت مبالات ظہور مین آئی اوسکا ہم کیا نشان دین نہ اونہون نے الفاظ کی
زبانی حفظ ویاد سے معانی کو استحکام دیا اور نہ بعد نقل نسخ منقولہ کا کتب اصلیہ سے
بخوبی مقابلہ کیا کبہی ناقلان نکتہ چین نے کلام خوش قطع عبارت ناقص وہ ایک مصنف کی
جگہہ وضع کر دیا اور کبہی کاتبون نے جہالت ونادانی سے عبارت صحیح یا حاشیہ کو

جز و متن بنا دیا تھا کلمات حروف تہجی عبرانی و یونانی سے بہت سے نقل نویسون نے تحریر
مین دہوکہ کہایا اور اکثرون نے اسوجہ سے کہ اوس زمانہ مین بوجہ میسر نہونے کاغذ کے
صفحات کتب مرقومہ ہی پر کسیقدر صفائی کے بعد کتابت ثانی کی تحریر کا دستور و رواج
تہا اور بانقراض زمانہ جبکہ حروف لاحقہ مندرس و کہنہ ہو کر عکوس سابقہ سے
ملتبس مشتبہ ہو جاتے عند النقل بارہا مغالطہ پایا یا اتباعاً للہوا بقصد تضلیل و اغوا تا
وقت ملاحدہ و اہل بدعت نے اون کتابون کی پوری خدمت کی اور حسب خاطر خواہ تصرف
زیادت و نقص جابجا فرمایا اور بنظر مصلحت تائید مسائل مسلمہ دین و ملت کی حضرات مشائخ
کرام نے اکثر اوقات اون مین مناسب کمی بیشی اور جعل و الحاق کیا اور من بعد بقدر
استطاعت و اختیار کتب قدیمہ کیواسطے حکم اضاعت و احراق دیا یا کما ینبغی اون کی رعایت
و پاسداری نہ کی کہ جسکے باعث سے وہ خود ہی معدوم و مفقود ہوگئین تاکہ کسیکو اونکی
تلاش نہو اور نہ راز مخفی فاش ہو اور اسیطرح با متداد زمان اونہین نسخ مختلفہ سے
ہزاران ہزار بلکہ بحساب بیشمار اختلافات اون کتابون مین پڑ گئے اور بے تعداد اغلاط
و سقائط اون مین چل گئے چنانچہ ہارن صاحب نے ان سب مراتب کی تفصیل مع ذکر امثال
و شواہد ہر قسم کے بہ بیان طویل شرح توریت و انجیل مین کی ہے اور یہہ بہی لکہا ہے
کہ عہد عتیق اور عہد جدید کی کتابین اور دیگر تمام قدیمی تحریرین عموماً بذریعہ نقل کے
ہر ایک پاس ہین اور مروج ہوئی ہین اسلیے ممکن نہ تہا کہ اونمین غلطیان داخل
نہوتین اور جسقدر کہ کثرت سے کتابین پڑہین اوسیقدر غلطیان و نسخین ابتر ہین اور

اختلاف عبارت اون مین پیدا ہوئی اور ڈاکٹر بنٹلی سے نقل کرتا ہے کہ اب کوئی ایک
نسخہ قلمی یا چھاپہ کا مقدس لکھنے والون کے اصلی کتاب کے مطابق نہین ہے مگر سب کتابون
مین وہ منتشر و متفرق شدہ ہین اور سکلس صاحب نے بحوالہ انہین بنٹلی صاحب کے اپنے
عہد جدید کے دیباچہ مین یہہ لکھاہے کہ جن لوگون کے پاس صرف ایک قلمی نسخہ بچا ہوا
تھا جیسے رومی اور یونانی اون مین یہودی علمون کے ایسے قصور پائے گئے ہین اور اونکی
اصلاح بن ایسے عیب نے ہین کہ باوجود دو پوری صدیون کے نہایت عالم اور تیز فہم
نکتہ چینیون کی محنتون کی وہ کتابین غلطیون کا نرا انبار ہین اور اسیطرح رہین گی
برخلاف اسکے جہان کہین مصنف کے بہت سے نسخے ہوتے ہین اگرچہ بموجب مقدار
نسخون کے اختلاف عبارت ہمیشہ بڑہتے چلے ہین مگر وہ اصلی نسخہ جسکا مقابلہ ہنرمند
اور عقیل لوگون کے ہاتھون سے ہو ہمیشہ بہت صحیح ہوتاہے اور مصنف کے اصلی الفاظون
کے قریب تر پہونچتاہے انتہی اسی خوف سے حضرت موسی نے اپنی کتاب کو بنظر احتیاط
صندوق عہد کے ساتھہ عبادتگاہ خاص مین رکہا تہا اور اوسکی یاد دہانی کیواسطے
باب ۳۱ استثنا کے موافق جیہو شکارکیے سال سے کہ ہر سات برس کے آخر مین ہوتا تہا موسم
عید ایام خیام کو معین مقرر فرمایا تاکہ ہر سالخورد و خورد سال اور ہر عورت و مرد اوس
سال خدا کے احکام سنین اور شریعت کے سارے حکمون پر عمل کرین لیکن یہہ رسم و طریقہ
بنی اسرائیل مین فقط تا بقاے سلطنت مروج وجاری رہا اور انتزاع مملکت و وقوع
قتل و غارت کے بعد تو وہ سارا دفتر ہی گاؤ خورد ہو گیا کل بنی اسرائیل اسیر خانہ ویران

ہو دیے اور اون کا تمام مال و اسباب اور بیت المقدس کا سارا سامان مع کتاب کے اسیر لیونگی
دست برد و لوٹ مین تباہ و خراب ہوا بلکہ ایام بادشاہان بنی اسرائیل مین بہی اوس کتاب پر معتد
بہ اعتنائیت و توجہ نہوا بسبب نفاق بغض و قتل و جنگ کی شدت و سختی کے سلاطین بنی
و یہوداہ کی بے ایمانی و بت پرستی سے کہ خاص بیت المقدس و یروسلم مین جسکا
خوب شور و غوغا اور رواج و چرچا رہا بہت عرصہ تک وہ کتاب مفقود و بے نشان
رہے اور کسی نے اوسکی کچہہ بہی خبر نہ لی حتی کہ عہد یوسیاہ بادشاہ بنی یہوداہ مین
بیت المقدس کی مرمت کے وقت دفعتاً وہ کتاب برآمد و دستیاب ہوئی جسکا ا
و چرچا بنی اسرائیل مین از سر نو حکم بادشاہ ہوا چنانچہ باب ۲۲ سلاطین دوم اور باب ۳۴
تواریخ دوم سے یہہ امر واضح ہے اوس وقت سے لیکر کہ حضرت موسی نے توریت کو
لکھکر بنی اسرائیل کے حوالہ کیا تا زوال و انقراض سلطنت عرصہ زائد از آٹھہ سو پچاس
برس گذرتا ہے مگر اسوقت شراح و وسیع مین بنی اسرائیل سے کسی نے
اوس اصل کا ایک بہی مثنی اپنے پاس نہ لیا بلکہ اصل نسخہ کو بہی یونہین ضائع و برباد
کیا اور نہ اون مین سے کسی نے اوسکو کماینبغی ضبط و یاد کیا بلکہ اوسکا حفظ از قبیل محال
جانا اسی لیئے عزرا سے اوسکا صدور منجملہ معجزات مانا اور زمانہ اسیری بابل جسکی مقدار
بقول مشہور ستر سال ہے یا اس سے بہی زیادہ اسکے بعد تو کل یہودی اپنی زبان
عبری بہی بہول گئے اور اوسکا استعمال دن کی بول چال مین بہہ بالکل جاتا رہا اور
اوسکے کالدی زبان جو اہل بابل کی تہی وہ بہی بولنے لگے جبکہ عزرا نے دوبارہ کتاب

توریت عبرانی مین لکہی ور اوسکو اونہون نے کچہہ نہ سمجہا اسلیئے یہہ قرار دیا کہ ہر سبت کو
توریت اولاً عبری مین تبرکاً پڑہیے اور تارنیا کالدی ترجمہ سے اوسکی تعلیم و فہمایش
کیجیے حتی کہ اسکی بابت بہی انبیٹوکس شہنشاہ فرنگستان نے سخت ممانعت کردی اور
یہہ حکم دیا کہ جو شخص اپنے پاس کتاب توریت کا نسخہ رکہتا ہو یا اوسکے احکام پر عمل کرتا ہو
وہ مارا جاوے چنانچہ ہر مہینہ مین اسکی تفتیش و تحقیقات ہوتی رہی اور اسی حادثہ مین
غنسلت اکثر نسخہ اور اوسکی قدیم نقلین بہی تاراج و ضائع ہوئین اور اوسکے بعد جب
پیولمی لاگس سکندر کا سپہ سالار ملک مصر پر قابض و سردار ہوا اور ملک یہودیہ پر حملہ آور
ہوکر ایک لاکہہ یہودیون کو قید کر لایا اور اون کو حوالی مصر و اسکندریہ مین لبسایا
چونکہ اوسکو ملک کا آباد کرنا منظور تہا لہذا ہر ایک کو اون مین سے آزاد و مسرور رکہا
جسکے باعث دور بہی اکثر یہودی اوس اطراف مین بامید راحت و بہبودی آبسے بوجہ
فتوحات سکندر کے اوس زمانہ مین چونکہ یونانیکو از بس وسعت اور عزت و شہرت ہوگئی
تہی اور عبرانی کو پہلے ہی سے بہول چکے تہے اسواسطے یہودیون نے یونانی زبان مین اپنی
کتابون کا ترجمہ جسکا نام سپٹوجنٹ ہے لکہا اور اوسیکو بالاتفاق سے بروقت عبادت
و تلاوت بجاے عبری کے مقبول و مسلم کرلیا اور عبرانی کی جانب پہر کسی نے التفات نکی
اس سبب سے اور بہی زیادہ خرابی اصل مین آئی اور حضرت عیسیٰ نے اسکیواسطے کچہہ بہی
ایسا اندرز نفرمائی اسلیئے کہ وہان وہ اصل ہی را سا ناپید و مفقود ہے بدینوجہ جو
خرابی کہ ان کتابون مین پڑی وہ بشہادت اون کے معتقدین کے خود ظاہر ہے اور

اون کی بسط و تفصیل سے ہماری زبان و قلم دوزبان عاجز و قاصر ہے دسوین اور چہٹی صدی عیسوی کے درمیان یہودیون مین عہد عتیق کے برابر دو سلسلہ مشرقی و مغربی پائے جاتے تہے اسطرح پر کہ ایک سلسلہ جو مدرسہ بیبلن مین کہ مشرق کیجانب ہے رائج و جاری تہا اور دوسرا مدرسہ بیرتس مین کہ سمت مغرب مین واقع ہے مسلم و نافذ تہا ان دونون مدرسون مین یہودیون کے علم کا بڑا چرچا تہا اور کتب دینیہ بہت کثرت سے نقل کیجاتی تہین اس سبب سے اون کی کتابین دو قسم کی ہوگئین آٹہوین یا نوین صدی مین عہد عتیق کے ان دونون سلسلون کا مقابلہ کیا گیا او سوقت مقامات مختلفہ پر ان کی علامت و نشان دیا گیا تو از روے حساب ان کی کل شمار بائیس کرور دو لاکہہ سولہ ہزار دو سو دس ہوئے چنانچہ حصہ اول جلد دوم تفسیر ہارن صاحب مین اسکا بیان ہے اور ان کے علاوہ تیسرا سلسلہ نسخہ سامری کا ہے وہ بہی مقامات کثیرہ مین عبرانی سے مخالفت معنوی و ظاہری رکہتا ہے اور اسیطرح عہد جدید کے بہی متعدد سلسلہ مشہور و مروج ہوئے چنانچہ گریسباخ نے جسکی عمر کا اکثر حصہ تحقیقات کتب مقدسہ مین گزرا عہد جدید کے اون فقرات کو جو سکندریہ والے کلیمنٹ اور اوریجن کی تحریرات مین ہین اون فقرات سے کہ ترتولین اور سائپرین صاحب نے نقل کئے ہین غایت سعی و محنت کے ساتہ باہم مقابلہ کرنے کے بعد بپایہ ثبوت دریافت کیا کہ بہت ابتدا کے زمانہ مین یعنی تیسری صدی تک عہد جدید کے قلمی نسخون کے دو پورے سلسلہ مختلف قسم کے موجود و متحقق تہے اول سکندریہ والا نسخہ جسکو مصری نسخہ بہی کہتے ہین کہ اطراف

وحوالی مصر و یونان مین مقبول و شایع تہا دوم مغربی نسخہ جسکو باشندگان اٹلی
وگال و رسکان مغربی یورپ و افریقیہ نے اختیار کیا تہا اوران دو سلسلون کے
سوا متاخرین محققین نے تیسرا سلسلہ اور بہی معلوم کیا جسکا نام مشرقی نسخہ ہے کہ خاص قسطنطنیہ
اور اوسکی گرد و نواح کی صوبجات مین عموماً وہ متداول و مستعمل رہا ہے اوس
زمانہ مین کہ قسطنطنیہ مشرقی شاہنشاہی کا مرکز و دار الخلافت تہا معہذا بعض
کتابون کی واجب التسلیم و الہامی ہونے مین جمہور عیسائیون کے باہم نزاع و گفتگو
ہے مثلاً کتاب جوڈتہ و کتاب وزڈم و کتاب ٹوبیاس و کتاب باروک و کتاب ایکلیزیا
یاسٹکیس اور مقابیس کی دو کتابین کہ اون کو کل رومن کیتہلک مجموعہ توریت مین
داخل لمنتے ہین چنانچہ اسی بناپر تفسیر ڈوالی و رچرڈ مینٹ مین تا حال شامل ہین مگر تمام
علمای پروٹسٹنٹ کے نزدیک وہ سراسر محرف و نامعتبر اور مطرود و مردود وعلی قابلہ ہین
اور اسیطرح بعض رسائل عہد جدید کی نسبت کہ اون مین اختلاف و مناقشہ ہے جیسے
یوحنا کے نامہ دوم و سوم اور حضرت پولوس کے نامہ دوم سے کلیسای سریا یعنی ملک
شام کے عیسائی اب تک منحرف ہین یا مشابہات یوحنا و دیگر خطوط کو اکثر فرقے جعلی
و مشکوک سمجہتے ہے یہہ مناقشات اوسکے علاوہ ہین اور غایت غور و فکر مزید سے
یہہ عقدہ حل ہوتا ہے کہ جسطرح سلاسل متعددہ مذکورہ باہم معانی و مطالب کثیرہ
مین معارض و متضاد ہین بلافرق و تفاوت اوسیطرح ہر ایک سلسلہ کی کتابین
اور نسخہ بہی کاتبون کے استغنا یا مصلحین کی بددیانتی خواہ نیک نیتی کے قیاسی

اصلاح سے مختلف الفاظ و المراد مین لمبرا امر کی شکایت کچھ متاخرین ہی نے نہین لی
بلکہ قدما سے مسیحون سے اور جنہون نے تیسری صدی مین جبکہ عہد جدید کے مختلف نسخون
کو بقصد ترجمہ جمع کیا اور اون کے مقابلے سے اختلاف عظیم نظر آیا اوسوقت بدرجہ
غایت گہبرایا اور با آواز بلند یہہ فریاد کی کہ ہم کاتبون کی غلطی اور اون بد دیانتی اور
بیباکی کا جکے ساتہہ اونہون نے متن کو صحیح کیا ہے کیا حال بیان کرین اور اسیطرح
اون کی بے قیدی کا جسے اونہون نے زیادہ یا کم کیا ہے کیا حال کہین چنانچہ کتاب
و اشن ا ورکسبہہ مو مین یہہ امر مفصلاً مذکور ہے بلکہ زمانہ سیلرس ہی اوس قسم کے ایسے ہوئے
معلم پیدا ہو گئے جو تخریب و تحریف انجیل کا خیال رکہتے تہے جیسا کہ باب دوم نامہ دوم پطرس
اور آغاز نامہ گلتیون وغیرہا سے مترشح ہے اسیواسطے جب ڈاکٹر مل نے نسخ مختلفہ عہد
جدید کا مقابلہ کیا تیس ہزار اختلافات کا ان مین نشان دیا جیسا کہ کتاب اغلاط نامہ
وارڈ صاحب مین لکہا ہے جسکا اعتراف فرنچ صاحب و رپادری فنڈر کو بہی اپنی تحریر
و تقریر کے وقت چار و ناچار کرنا پڑا اور اسیکی بابت پارکر صاحب لکہتا ہے پروٹسٹنٹ
قائل ہین کہ مقدس کتابون کا خدا حافظ ہے اور اوسمین غلطیان نہین کیا پروٹسٹنٹ
نے درباب اختلاف عبارت کے نقل کیا ہے اور کیا کیبلوس اپنی کتاب کو جو درباب اثبات
اختلاف کے عہد عتیق مین ہے پروٹسٹنٹ کی عنایت مین چہپوا سکتا ہے اور دین
پروٹسٹنٹ کا کہنا ہے کہ معجزہ ازلی اور ابدی نے عہد عتیق اور جدید کو ادنیٰ صدمہ
سے بہی باز رکہا ہے لیکن یہہ مسئلہ اوس عمدہ فوج اختلاف عبارت کے مقابل جو تیس ہزار

کہڑا نہین رہ سکتا تہی اور گریسباخ وشولز نے بعزیمت طبع اوس سے زیادہ نسخون کو
فراہم وجمع کرکے جانچا تو ڈیڑہ لاکہہ عبارت کے اختلاف برامد ہوئے اور چونکہ جان ملس ویٹسٹین
نے بذریعہ سیر وسیاحت ان سبکی بہ نسبت اور بہی زیادہ نسخے دیکہے اور ملائے تو ادن مین
سب سے زیادہ اختلافات یعنی زیادہ از دس لاکہہ پائے اور اسیطرح جب عبری بیبل
مطبوعہ سنہ ۱۵۱۸ع کو کہ وانڈرہوٹ نے نہایت اہتمام وصحت کے ساتہہ طبع کیا تہا نسخہ عتیقہ
کنکسلا و پانوس سے مطابقت دیگئی چودہ ہزار جگہہ فقط ان دو نسخون مین تناقض اور
مخالفت ظاہر ہوئی اسیطرح یہہ ہے کہ عہد جدید کے جن نسخون کا ابتک مقابلہ ہوا ہے
بیشتر ادن مین سے ناقص تہے کسی مین فقط چند ورق اور کسی مین چند باب اور بعض مین
انجیل واحد اور بعض مین فقط رسائل اعمال یا اوس سے کچہہ زائد تہا اور نیز کل کتابین
جنکا مقابلہ کلاً یا بعضاً کیا گیا قریب پانسو کے شمار مین ہین حالانکہ انکے سوا فرنگستان کے
سرکاری پانچ کے کتب خانون مین فی الحال ہزارہا نسخہ عہد جدید کے ایسے موجود ہین جنکو
کسی نے ہاتہہ تک نہین لگایا مثلاً کتب خانہ واتیکن ملک روم مین نسخون کا ایکانبار ہے
جنمین سے کل ۳۴ چونتیس کا مقابلہ ہوا اور کتب خانہ شہر فلارنس واقع ملک اٹلی سے کہ
قریب آٹہہ ہزار جلد کے اوسمین رکہی ہے صرف ۲۴ چوبیس کے ملانیکا اتفاق ہوا اور پادشاہی
کتبخانہ پیرس مین سے جسمین دو سو نسخے ہین فقط ۴۹ اونچاس کا موازنہ کیا گیا وقس علی ہذا
اور بہت سے نسخے جنکا ذکر بلانجینی نے کیا ہے جنکا بالفعل کچہہ نام ونشان نہین وہ
بالجملہ انکے ماسوا ہین اگر ہر ایک جلد کا کتب مذکورہ سے تمام وکمال باہمی موازنہ

مقابلہ ہو واللہ اعلم اوس حالت مین کتنے ادب بدم اختلاف عبارت کی شمار و تعداد
ہو توریت وانجیل سے شاید ہی ایک دو آیت اختلاف عبارت سے محفوظ و سالم رہے
اور یہہ گفتگو تو ہماری اوس وقت ہے جبکہ مرقس متی اور لوقا و یوحنا سے لوگون کی
اصلی تحریر بہر وجہ سے ہم درست و صحیح بلانکیر مان لین ورنہ اگر اون کے اختلاف و تناقض اغلاط
و خطا کی بھی خبر لیجیئے جیسا کہ بیان نسب نامہ حضرت عیسیٰ مین پہلی ہی بسم اللہ
حضرت متی نے سات غلطیان کین اور درس ۹ باب ۲۷ مین ذکریا کی جگہ یرمیاہ لکھدیا
یا مرقس نے درس ۲۶ باب ۲ مین بجاے اخیملک کاہن کے امام ابیاتار تحریر فرمایا تو
مجموعہ بائبل کی اصل و فرع سے کوئی بھی نسخہ قابل اعتبار نہو گا اور اگر ان سب
کتابون کا اصل مین الہامی ہونا بھی ہم قبول کرین تو جب از روے شہادت [illegible]
یہہ بات معلوم ہو چکی کہ انبیا و مرسلین نے روش فسق و فجور کی سوا تبلیغ دعوت مین بھی
بہتان و افترا کیا ہے تو اب اون کے صدق بیان و راستی گفتار پر اعتماد کیونکہ ہو سکتا
ہے اور اون کے موافق اعتقاد و عمل کسطرح سبب رضاے خداے پاک اور دلیل نجات
و فلاح یقیناً ٹھہرتا ہے اور بر تقدیر تسلیم عرض ہے جبکہ بہت سے راہبون اور قسیسون
کی تصریح کے موافق روح القدس کسی زبان کی قواعد نحویہ اور اصول لغویہ کا
تابع و مقلد اور پابند و مقید نہین بلکہ اونکے برخلاف موصوف کو عوض مضاف
اور مجرور کو بجاے منصوب مرفوع اور مفرد و تثنیہ کی جگہ جمع اور مونث کے
قائم مقام مذکر اور ان کے بالعکس الہام و القا کر دیتا ہے چنانچہ توریت عربی مطبوعہ

سنہ ۱۷۲۵ع کے اول مین جو بحکم پوپ اربانوس ہشتم اٹلی مین چہپی تہی یہہ بات صاف صاف لکہی ہے بدینوجہ ہمارے واسطے تمیز باطل وحق کے دلیہ ہوتن کوئی بہی سبب وصورت نہین بلکہ اسکے موافق مطالب حق کے فہم وادراک مین خود انبیا ورسل نے بہی خطا وغلطی کہائی ہو تو بہی کچہہ بعید وعجب نہین اور اگر ان سب باتون سے بہی اغراض وچشم پوشی ہی عمل مین اوسے استعمال مین بہی اہل کتاب کسی کے اعمال وعقائد کی صحت وقوت نہوگی اسواسطے کہ ہر باب مین حدیثاً وقدیماً اون لوگون مین تراجم سے پر عموماً اعتماد دائر وسائر رہا ہے جنکی قدر وعظمت ترمیم وتبدیل نظام وقوانین کونسل وپارلیمنٹ سے کسیطرح زیادہ نہین اور اسیوجہ سے اون کے باہمدگر بہت بڑا اختلاف پیدا ہوگیا ہے مثلاً ترجمہ سپٹواجنٹ کہ ہمیشہ یہود اور عیسائیون کے معبدخانون مین پڑہا گیا اور لاطینی ویونانی سے اکابر عیسائیون نے اوسکو برابر پندرہ سوبرس تک واجب التسلیم سمجہا اور تراجم متعددہ السنہ مختلفہ بہی اوسی پر اعتماد تام رکہا حتی کہ بعض روایتون کے بموجب وہ بہی لکہا ہوا بالالہام وتائید روح القدس سمجہا گیا اور حواریان جناب مسیح نے بہی اوسی سے جابجا استناد کیا زمانہ حال مین تقریباً دوسَو سال سے پایہ اعتبار سے ساقط ہے نہ اب اوسکی وہ بزرگی ہے اور نہ کچہہ وقعت ہے اور ترجمہ لاطینی کہ مدار ایمان رومن کیتہلک ہے علماے پروٹسٹنٹ کی نظر مین بالکل خراب ولغو اور سرتاسر محرف وحشو ہے اور کبہی کسی ترجمہ کے کل نسخے جلائے گئے جیسے ٹنڈیل صاحب کا انگریزی

ترجمہ کہ عہد حکومت ایڈورڈ ششم اوسکی سب جلدین آگ مین ڈالدی گئین اور
کبھی کسی کے مطالب باطلہ وکلام روح القدس کے مخالف سمجھے گئے مثلاً ترجمہ لوتہر
کی بابت کہ ڈچہ زبان مین تہا زونگلس صاحب عالم فرقہ پروٹسٹنٹ نے کہا اسے
لوتہر تو بگاڑتا ہے کلام خدا کو تو تو صریح بگاڑنیوالا اور پلیٹ دینے والا پاک
کتابون کا ہے اور اسکے قریب توبیٹ وسیماندرین اور بسر صاحب نے بہی کہا
اور کلکرمین نے اوسکے حق مین فرمایا کہ یہہ ترجمہ عہد عتیق کے کتابون کا خصوصاً
کتاب ایوب اور اور پیغمبرون کی کتابون کا داغی ہے اور کچہہ تہوڑا اہین اور
ترجمہ عہد جدید کا بہی داغی ہے اور کچہہ تہوڑا ہین اور تراجم انگریزی کی نسبت
کارلائل صاحب لکھتے ہین انگریزی مترجمون نے مطلب کو فاسد کیا سچ کو چھپایا اور
جاہلون کو فریب دیا اور انجیل کے سیدہے مطلب کو ٹیڑہا کیا اور ان لوگون کو
نور سے ظلمت اور سچ سے جہوٹ زیادہ پسند کی انتہی اور گاڈفری ہگنس کہتا ہے اون
لوگون سے یعنی پادریون سے اور کیا بہتر توقع ہوسکتی ہے جو انجیل کو جاہلون
بیان کراتے ہین اور جسکا سمجہنا بغیر بہت سے علم لاطینی اور یونانی اور عبرانی کے
غیر ممکن ہے اور جسکے ترجمہ کی نسبت دو فاضلون کا کبہی اتفاق ہوا انتہی اور اس
سب کے علاوہ بباعث فقدان اسناد کے اکثر رسائل وکتب بیبل کے مصنفین بہی غیر
مشخص ہین جزماً اون کا مولف وجامع وزمان ترتیب وزبان تصنیف کیکو بہی معلوم نہین
تخمیناً تصنیف کتاب کوئی کیسکی جانب منسوب کرتا ہے اور کوئی دوسرے ہی شخص کو اوسکا

مصلح و ترتیب دہندہ آنکلون قرار دیتا ہی مزید لطف یہہ ہے کہ اسپر بہی بعض کتابون کی
مجہول التصنیف ہونیکا اقرار کرنا پڑتا ہے چنانچہ فصل سوم باب اوّل میزان الحق سے ظاہر
ہے ایک عالم اصل تصنیف زبان یونانی مین لکہتا ہے دوسرا محاورہ عبری کو اوسپر
ترجیح و تقدیم دیتا ہے مثلاً کتاب ایوب مین تصنیف کی نسبت بائیس ۲۲ جہت سے اختلاف
ہے اور اسیکے مثل و قریب زبور کا بہی حال ہے انجیل متی کی عبرانی الاصل ہونے اور انجیل
مرقس کے رومی زبان مین لکہے جانے پر بڑے بڑے احبار و علمانے شہادت دی جنکو
اب کوئی نہین سنتا اور ایسے ہی مکاشفات و انجیل یوحنا مین ازحد نزاع و گفتگو ہے
چنانچہ مقدمۂ اعجاز عیسوی مین ان مراتب کی بخوبی توضیح ہے جسسے ہر متامل و منصف
مزاج اور صاحب شعور و ادراک جان سکتا ہے کہ عہد عتیق و جدید کی مانند کہ مدار
و مناط ایمان اہل کتاب ہین دنیا کی کوئی بہی کتاب تباہ و خراب نہین ہوئی اور وہ
سب کے سب صحف بے سند اور قابل رد ہین واضح ہو کہ اگر بفرض محال رسائل و کتب مندرجہ
بیبل عیب تبدیل و تحریف اور تخریب و تضعیف سے بالکل مقدس و مبرا بہی ثابت
ہون جب بہی اون کی رو سے اہل اسلام پر اہل کتاب کا کوئی الزام ہرگز قائم و تمام نہوگا
بسبب اسکے کہ وہ اصلین اولین یعنی بیان تنزیہہ و توحید رب العالمین اور شان طہارت
و عصمت انبیا و مرسلین مین جسکی ضرورت بدلائل و شواہد عقلی و نقلی یقینی و جزمی
ہے از حد قاصر ہین مسلمانون کو اسکے بعد انکار و عذر کیواسطے دوسرے سبب و امر کی
تلاش کچہہ ضرور و لابد نہین بلکہ یہی بات اون کی رد کیواسطے کافی و وافی ہے اور ہمنے

جو اسقام پر اپنے کلام کو طول و اطناب اسقدر دیا عیسائیون کی رعایت و خاطر سے
یہہ کیا اسواسطیکہ وہ لوگ اتنی ہی بات پر شاید راضی نہوتے اور مخالفت اصلین کی
کچھہ پروا نکرتے چنانچہ اون کے خلاف پر کامل اذعان و اعتقاد رکہتے ہین اب دیکہو
کہ اہل اسلام نے ان سب کے برخلاف اجتک اپنی کتاب کو کل اسقام و عیوب سے کیسا
پاک و صاف رکہا کلام خدا کو کہ بوساطت روح الامین اوقات مختلفہ مین آنحضرت کے
پاس پہونچا اوسکو خالصًا نہایت احتیاط کے ساتھہ علیحدہ رکہا اور طریق عبادات
و معاملات رسول خدا کا بیان بعد تحقیق رواۃ کتب حدیث و سیر مین جدا لکہا اور
ایسے ہی آثار صحابہ و تابعین اور کیفیت نزول و معانی مبینہ تابعین و مفسرین کو بہی
بانفرادہ بیان کیا جسمین کیسکو کچھہ بہی التباس و شک نہین ہوسکتا اور ہر ایک تحریر کو کہ
کسیکا تذکرہ اوسمین ہو اوسکے مصنف کی جانب نسبت دی اس تقسیم و تفریق کے ساتھہ
اونہون نے اپنی کل ہمت و مراعات قرآن کی حفظ و نگہداشت مین اسطرح صرف کی
کہ بلا تمیز غریب ذی مقدور اور بدون تفرقہ سفیہ و صاحب شعور ہر ایک کو زبانی اوسکے
یاد کرنے کی تاکید کی اور خود بہی بنفس نفیس صاحب رسالت نے اوسکو لفظا بلفظ حفظ فرمایا
اور صدہا و ہزارہا کو اپنے ہی روبرو یاد و ضبط کرایا بوجوہ چند قرآن کا حفظ و اتقان
اون لوگون کو مرغوب و دلپسند اور سہل و آسان نظر آیا اولاً اسوجہ سے کہ قرآن جمیع
مسائل و معاملات دینی و دنیوی پر محیط و حاوی ہے اور کل احکام تمدن و معاشرت
اور جملہ حالات مذہبی و اخروی کیواسطے امام و ہادی ہے ثانیاً بہت سے فرائض و عبادات

کے لیے حفظ قرآن منجملہ ضروریات اور بمنزلہ شرط و مناط تہا جیسے عموماً ہر روز
صلوات خمس اور نماز اشراق و چاشت و تہجد وغیرہ مین زبانی اوسکا پڑہنا اور خصوصاً
ماہ رمضان بحیثیت آخر شب تطویل صلوۃ و قیام اور اوس حالت مین قرآن کا از اول
تا آخر تمام کرنا ثالثاً حسب ارشاد رسول مقبول صلعم زبانی اوسکا یاد کرنا بہی
موجب ثواب عظیم و عین عبادت ہے اسواسطے کہ قرآن کا حفظ و ضبط اسقدر جسسے کہ
اوسکا تواتر ہر وقت و عصر مین برابر رہے ازروے شرع و ملت جمہور رہتا پر
فرض کفایہ ہے اس سبب سے حضرات صحابہ نے کہ کل حواریان و اتباع رسل کی بہ نسبت
زیادہ مخلص سرگرم عبادت تہے حفظ قرآن مین مزید اہتمام و سعی بدل و جان کی
رابعاً ہر ایک مرد و عورت اور بوڑہے و لڑکے کو اون مین سے کلام فصیح و بلیغ کے
یاد کرنیکا نہایت ذوق و اشتیاق تہا حتی کہ اسی جہت سے ملک عرب دنیا
مین باعتبار فصاحت و بلاغت معروف و مشہور آفاق ہوا بدیں وجہ حفظ و ضبط قرآن جسکی
عبارت اعلی درجہ بلاغت و حد اعجاز پر فائز ہے موافق اونکے مذاق کے تہا خامساً
اوسکا حفظ و ضبط اوسی وقت سے لیکر آجتک دنیوی عزت و فخر اور منفعت و قدر کا بہی
باعث و سبب رہا ہے الحاصل بتوفیق ذوالجلال اس رسم نے بوجوہ مذکورہ اون
مین بدرجہ کمال قبولیت و رواج پایا حتی کہ اصحاب آنحضرت صلعم بعید و انبار رجال
و نساء نے مثل عبداللہ بن مسعود و سالم بن معقل و ابی بن کعب و معاذ بن جبل
اور ابو زید خزرجی و ابو ایوب انصاری و زید بن ثابت اور سعد بن عبید اوسی

وفضالہ بن عبید وعبادہ بن صامت اور مجمع بن جاریہ وحذیفہ اور طلحہ و
ابوہریرہ اور عثمان بن عفان وعلی بن ابیطالب اور مسلمہ بن عبید وعبداللہ
بن سائب اور ابوموسی اشعری وعبداللہ بن عمر وعبداللہ بن عباس اور حضرت
عائشہ وحفصہ اور ام سلمہ وام ورقہ بنت عبداللہ بن حارث وغیرہم نے اوسکو
من اولہ الی آخرہ حفظ دیا د کرلیا اور یہان تک اسکی ترقی ہوئی کہ بحالت حیات آنحضرت
فقط غزوہ بیر معونہ مین حفاظ قرآن ستر شہید ہوئے اور یہی اتفاق اسیطرح مقتل
یمامہ یعنی جنگ مسیلمہ مین بہی کہ وفات آنحضرت سے تہوڑے ہی عرصہ کے بعد عہد حضرت
ابوبکر مین جسکا وقوع ہوا ستر ہی حافظ اور شہید ہوئے اور بعد رحلت آنحضرت
حضرت عمر نے اپنے ایام خلافت مین اور بہی زیادہ اسکا نشر وافادہ کیا یعنی یہہ
حکم دیا کہ بجاے تہجد کے اول ہی وقت جماعت تراویح مین قرآن کی تلاوت وقرات
کیجاوے جسکی وجہ سے لوگون مین بدرجہ غایت اور بہی شوق وذوق بڑہا اور
اسی لذت وخوشی سے اکثر اطفال خورد سال نے کل قرآن بکمال اتقان اپنی نوک
زبان سے پڑہا چنانچہ ہر شہر وقصبا ور ہر ایک چہوٹے بڑے موضع مین اقالیم مختلفہ
سے اتبک وہی طرز وطریقہ بعنایت باری مسلمانون مین بخوبی مروج وجاری ہے
جامع مسجد مصر سے ہر سال دس ہزار طلبا حفظ قرآن سے فارغ البال ہوجاتے
ہین اور ایسے ہی دیگر ممالک ہند وچین اور سائر اقطار ونواحی زمین مین اسوقت
باوجود افلاس وغربت ہزارہا مسلمان حفظ وضبط قرآن کرلیتے ہین اگر دنیا کے

کل حافظون کا اسوقت شمار ہو تو بلا مبالغہ لاکہون ہی نکل آوین اور اگر بالفرض
صفحہ عالم سے جمیع صحائف قرآن معدوم ومفقود ہون تو ایکدن مین ممکن ہے
کہ ہزار ہا نسخ صحیحہ مرقوم وموجود ہون فیض وبرکت انحضرت ہی کا یہہ ادنی اثر ہے
جو امر عزیز اکا معجزہ تہا وہ آج ہر گلی کوچہ لڑکون کی زبان پر ہے اور طرفہ ماجرا
یہہ ہے کہ اہل اسلام کو اسپر بہی صبر واستغنا نہوا بلکہ اونہون نے انداز لب لہجہ قرأت
رسول خدا صلعم کی نقشہ اوتار نیکا بہی عزم وقصد کیا اور حتی الامکان اوسی کے
مطابق مد وشد اور وقف ومطلق اور اداے حروف مین اون کے مخرج سے
سعی وپیروی بے نہایت کی چنانچہ علم تجوید وقرأت کی وضع سے بہی غرض وغایت
ہے بعد اس کامل رعایت کے ہرچند اوسکی کتابت کا اہتمام اہل اسلام کے ذمہ لابد
وضروری نرہا مگر اس باب مین بہی کسیطرح اونہون نے غفلت وطرح نہ دی اور کتابت
مین بہی اوسیطرح از بس احتیاط وعرق ریزی کی اولاً جناب رسالت مآب کی ہمیشہ
یہہ عادت رہی کہ آیات قرآن جنکا نزول تدریجی اور باختلاف ازمان ہوتا باہتمام
تمام فوراً ہی اون کو اپنے حضور مین لکہواتے اور مطابق تعلیم جبرئیل بہ ترتیب دوسری
آیتون کے ماقبل ومابعد مین رکہواتے چنانچہ قبل از وفات اختتام وحی کے ساتہہ
کتابت کل قرآن بہی تمام ہوچکی تہی اور چونکہ وہ تحریر اوس زمانہ کے عام رواج کی
موافق جہلی اور چمڑے اور ہڈی اور پتہر اور چہال اور لکڑی پر منتشر تہی جسکا
مجلد ومرتب ہونا عسیر وغیر ممکن تہا لہذا بجون تلف حسب صلاح وصوابدید حضرت

فاروق مصحف واحد مین جناب صدیق نے اوسکو نقل کرایا مگر اوسمین بہی یہانتک
احتیاط کی کہ خاص حضرت زید بن ثابت سے کہ مشہور و مستند کاتب وحی آنحضرت
تہے اور اوسکی طرز کتابت سے واقفیت تامہ رکہتی تہی اور سارا قرآن بہی اون کو
محفوظ و برزبان تہا نقل کرایا اور اونکے سوا کسی اجنبی کو اس خدمت پر مامور و
متعین نفرمایا اور جب حضرت عثمان نے اپنی عہد خلافت مین زاید نسخون کی
ضرورت سمجہی تو اوسی نسخہ کو نقل کیواسطے ام المومنین حضرت حفصہ سے طلب کیا
اور بدستور سابق اونہون نے بہی اس کام پر اونہین زید بن ثابت کو اس مہم کا
مہتمم بنایا اس مرتبہ سات نسخے لکہے گئے جو بحرین و مکہ معظمہ اور بصرہ و کوفہ اور
یمن و شام کی جانب روانہ ہوئے اور ایک جلد خاص مدینہ منورہ مین رکہی گئی
جو ابتک موجود ہے اور حضرت حفصہ کا نسخہ اونہین کو پہر واپس دیا زان بعد
اور نسخون کا نشر اونہین کے نقل سے ہوا اور اون سب مین طرز تحریر و املا بعینہ
اونہین کے شبیہ و مماثل رہا پچہلی رسم خط اور نو ایجاد کتابت کو مطلقاً اونمین
دخل ندیا مثلاً جو نقوش کہ بین الدفتین اونکے مسطور ہین اور تلفظ مین نہین آتے
وہ آجتک بدستور لکہے جاتے ہین کسی نسخہ مین اونکا اسقاط و حذف نہوگا اور
اونمین جن حروف کا محض اشارہ دیا ہے۔ اور وقت تلاوت اون کو پورا پڑہتے
ہین کسی نے اپنی قرآن مین اونہین پورا نہ لکہا ہر ایک مین بجنسہ اصل کی مطابق مرقوم
ہین اور قدماے اسلام نے تو اس باب مین یہانتک رعایت کی کہ بین الدفتین

۱؎ [illegible]

تحریر ترجمہ و تفسیر کی بہی اجازت ندی بلکہ تعشیر مصاحف سے بہی زجر و ممانعت کی
اور لکہنے خواتم و فواتح سور پر حکم کراہت دیا حضرت عمر کا ہمیشہ یہی حکم رہا کہ قرآن
کبہی بقلم خفی نہ لکہا جاوے اور اوسکی تحریر واضح و جلی ہو در صورت مخالفت کاتب کو
تعزیر و سزا ہوگی باوجودیکہ بلاد دور و دراز مین اہل اسلام کا گزر ہوا اور مسافت
صدہا منازل دکرده ملک عرب سے جابجا اون کا گروه و گہر ہے اور لغات مختلفه
اون کا کلام ور روزمره ہے الا تلاوت و کتابت قرآن بالاتفاق سب کے یہان فقط
عربی ہی زبان و خط مین ہے وقت عبادت و تلاوت کسی نے بجاے اصل کے
کسی ترجمہ پر اکتفا نہین کیا اور نہ کبہی عند التحریر والکتابۃ خط عربی کو استثنا کیا
یہی وجہ ہے کہ اطراف زمین کے نسخ قرآنی مصری و ایرانی اور رومی و افغانی
وغیرہا کے مابین اگر مطابقت دیجاوے محالات سے ہے کہ کسی قسم کا اختلاف عبارت
اون مین نکل آوے یا قدیم و جدید نسخون کو باہم ملا دین تو کیا ممکن ہے کہ کوئی لفظ
و کلمہ مشتبہ پاوین بمفاد بالحق انزلناه و بالحق نزل ہر قسم کی خطا و غلطی سے
تا نزول عبارت قرانی محفوظ ہے اور بدلالت ما ینطق عن الہوی دیانت و عصمت
آنحضرت بہی تبلیغ مین ملحوظ ہے درحقیقت یہہ کامل محافظت قرآن جسکے اعجاز
و غرابت پر مخالفین کو بہی اذعان ہے اوس فرمان الہی کا ظہور ہے کہ خود خدا کو
اوسکے حفاظت از روے قراءت اور ہم بحسب الخط والکتابت منظور ہے کما قال
تعالی انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون وقال ایضا ان علینا جمعه و قرآنه ثم

ان علینا بیانہ حسکا صدق اسطورپر ہوا کہ ہر عصر و دور مین ہزار ہا کو اوسکے حفظ
و قرارت کا کام دیا اور ہر ملک و ولایت سے جماعت کثیر کے متعلق اوسکے کتابت
و تصحیح کا اہتمام کیا بالقاء ربانی ادہر قاریون مین تجوید و قرارت کا شوق موجود
ہے اودہر ایک بڑے گروہ مین بیان شان نزول و تحقیق معانی کا ذوق مشہود
ہے متکلمین کو اوسکے دیکھنے سے مطلوب تحقیق عقائد و اکتساب فن برہان و استدلال
ہے ارباب بلاغت و بدیع کو اوسی اپنے قواعد و مسائل کی تصدیق کا خیال
ہے مجتہدین و فقہا کو اوسکے معنی مین غور کرنے سے مقصود اظہار احکام حلال و حرام ہے
محصلین نحو کی نظر مین نحو اہش تکمیل اوسکا ہر ایک جملہ اور کلام ہے طلبا صرف کو
اوسکے جملہ کلمات و صیغ کی تفتیش بغرض استحکام و انضباط ہے اور اہل اصول کو
اوسکے الفاظ و حروف خاص و عام اور اقسام دلالت کلام کی تحدید واسطے تعین
طرز استخراج و استنباط ہے اور یہہ اعجاز و عدہ محافظت کے علاوہ آنحضرت کا
دوسرا معجزہ ہے چنانچہ گبن صاحب اپنی تاریخ رومیہ کبری کی چھٹی جلد کے بچاپین
باب مین لکہتا ہے قرآن کی بہت سی نقلون سے وہی اعجاز کا ساخاصہ یگانگت
اورمتن کی عدم قابلیت تحریف ثابت ہے اور میور صاحب کہ بہت بڑے ناصر و
حامی مذہب عیسوی کے ہین جلد اول سیرت محمدیہ مین بعد ذکر قرآن کی کتابت کے
تحریر کرتے ہین محمد کی حیات مین قرآن کی حفاظت صرف ان متفرق تحریرون ہی
مین منحصر نہین تہی یہی وحی الہی تمام مسلمانون کا بنی تہا ہر ایک جماعت تمام مین قرآن کا

پڑہنا ضروری تہا اور خلوت مین قرآن کی تلاوت اور ذکر باعث ثواب عظیم تہا یہ مضمون
تمام روایات قدیمہ مین متواتر المعنی ہے اور خود قرآن سے بہی پایا جاتا ہی اور اسیکے مطابق ہر ایک مسلمان اسکو
کم و بیش حفظ کرتا تہا اور مسلمانون کی قدیم سلطنت مین جو شخص جس مقدار تک قرآن
پڑہ سکتا تہا اوسی اندازہ کے موافق اوسکی قدر و منزلت ہوتی تہی اور عزت کی
رسم نے اوسکی زیادہ تائید ہوئی وہ لوگ نظم کے تو از حد مشتاق تہے اور فن
کتابت کا سامان کافی اون کے پاس نہ تہا کہ خطبون کو لکہہ رکہتے اسلئے مدت سے
وہ لوگ اسکے عادی ہو رہے تہے کہ اشعار و خطب کو اپنے دل کی زندہ تختیون پر
منقش کر رکہتے تہے قوت حافظہ اونکی انتہا درجہ پر تہی اور اوسکو وہ لوگ قرآن
کی نسبت بکمال سرگرمی کام مین لاتے تہے اون کا حافظہ ایسا مضبوط اور اونکی
صحت ایسی قوی تہی کہ حسب روایات قدیم اکثر اصحاب محمد پیغمبر کی حیات ہی مین
بڑی صحت کے ساتہہ تمام وحی کو حفظ پڑہ سکتے تہے اور پہر صاحب موصوف لکہتے
ہین ہمکو یہہ بہی معلوم ہے کہ جب کوئی قبیلہ مسلمان ہوتا تہا تو محمد کی عادت تہی
کہ اپنے اصحاب مین سے کسی ایک یا دو صحابی کو اون کے پاس بہیجدیتے تہے تاکہ
اون کو قرآن اور ضروریات دین سکہلاوین اور اکثر خبر ملتی ہے کہ وہ اپنے ساتہ
مذہبی امور کی تعلیم کے لئے تحریر لیجایا کرتے تہے پس لاجرم یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ
لوگ قرآن کی ضروری سورتین بہی ہمراہ لیجایا کرتے ہون گے بالتخصیص وہ اجزا
قرآن جنپر مذہبی رسوم موقوف تہین اور جو نمازین اکثر پڑہی جاتی تہین علاوہ اون

سمجھے اور بلا تبدیل محمد ہی کا کہا ہوا ہے اور اوسکے نتیجہ مین جیسا کہ دان ہمیر نے کہا ہے
یہ کہتے ہین کہ قرآن کو ہم بالیقین محمد کا کلام سمجھتے ہین جیسا کہ مسلمان اوسکو کلام الہی
سمجھتے ہین انتہی اسجگہ سے کمال محافظت قرآن اور اوسکا تواتر بطور حفظ و روایت
اور ہم بطریق تحریر و کتابت اور نیز از روے اسانید متصلہ و موافقت نسخ قدیمہ و منتشرہ
بنہایت وضاحت جب معاندین کی شہادت سے ثابت ہے تب اس بابت مزید تصریح
و تشریح کی کیا حاجت ہے وکفی اللہ المومنین القتال بعد اس اہتمام کے اہل اسلام
سے محدثین عظام نے آثار و احادیث کی بہی تحقیق و تفتیش اور عامہ افعال و اقوال اور
سائر اعمال و احوال نبوی کے بہم پہونچانے مین جہد کوشش و سعی اور بدرجہ غایت محنت
و عرق ریزی کی اسواسطے کہ وہ بہی مسلمانون کے نزدیک بمنطوق فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ
فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اور حسب افادہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ
قرآن کی مانند ماخذ احکام شرعی و مرجع مسائل مذہبی ہین لہذا ہر ایکحال کو علیحدہ علیحدہ
محدثین نے اپنے سے لیکر آنحضرت تک بسند متصل بیان کیا ہے یعنی اسطرح پر کہ فلان امر کو
آنحضرت سے فلانے شخص نے بذات خود ادراک و حاصل کیا اور راوی نے بلا واسطہ فلان شخص سے وہی
امر نقل کیا اور راوی نے روبروی فلان اوسکا تذکرہ کیا حتی کہ بعض مسطور اوسکو بعض
کتب حدیث نے اپنے اساتذہ سے لیا اور بتعداد وسائط مع تصریح اسم و رسم اور نیز
ولدیت و کنیت تصانیف مین قلمبند کردیا من بعد وہی کتابین روش سابق کی مطابق
دست بدست مع ذکر سند متصل مصنف اوس کتاب تک مشہور و مروج ہوئین جنکے ذریعہ سے

صحیح اور بلا تبدیل محمد ہی کا کہا ہوا ہے اور اوسکے نتیجہ مین جیسا کہ دان ہمیرنے کہا ہے
یہہ کہتے ہین کہ قرآن کو ہم بالیقین محمد کا کلام سمجھتے ہین جیسا کہ مسلمان اوسکو کلام الہی
سمجھتے ہین انتہی اسجگہ سے کمال محافظت قرآن اور اوسکا تواتر بطور حفظ و روایت
اور ہم بطریق تحریر و کتابت اور نیز از روے اسانید متصلہ و موافقت نسخ قدیمہ و منتشرہ
بغایت وضاحت جب معاندین کی شہادت سے ثابت ہے تب اس بابت مزید تصریح
وتشریح کی کیا حاجت ہے وکفی اللہ المومنین القتال بعد اس اہتمام کے اہل اسلام
سے محدثین عظام نے آثار و احادیث کی بھی تحقیق و تفتیش اور عامہ افعال و اقوال اور
سائر اعمال و احوال نبوی کے بہم پہونچانے مین جید کوشش و سعی اور بدرجہ غایت محنت
و عرق ریزی کی اسواسطے کہ وہ بھی مسلمانون کے نزدیک بمنطوق فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْئٍ
فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اور حسب افادہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ
قرآن کی مانند ماخذ احکام شرعی و مرجع مسائل مذہبی ہین لہذا ہر ایک حال کو علیحدہ علیحدہ
محدثین نے اپنے سے لیکر آنحضرت تک بسند متصل بیان کیا ہے یعنی اسطرح پر کہ فلان امر کو
آنحضرت سے فلانے شخص نے بذات خود ادراک حاصل کیا اور اوس نے بلا واسطہ فلان شخص سے وہی
امر نقل کیا اور اوس نے روبروی فلان اوسکا تذکرہ کیا حتی کہ بطور مسطور اوسکو مصنفین
کتب حدیث نے اپنے اساتذہ سے لیا اور بتعداد وسائط مع تصریح اسم و رسم اور قید
ولدیت وکنیت تصانیف مین قلمبند کردیا من بعد وہی کتابین روش سابق کی مطابق
دست بدست مع ذکر سند متصل مصنف اوس کتاب تک مشہور و مروج ہوئین جسکے ذریعہ سے

آج ہزارہا آدمی جداجدا اپنے اساتذہ کی فہرست صاحب کتاب تک کہا سکتے ہین اور
بالیقین جانتے اور کہتے ہین کہ فلان کتاب فلان شخص کی تصنیف ہے اور کتابون
کی معتبری وعدم معتبری بہی جسکا مدار ومناط صداقت وثقاہت مصنف ہے
بدینوجہ بخوبی دریافت کرسکتے ہین اور مصنفین کتب سے لیکر آنحضرت تک جسقدر آدمی
سلسلہ مین ہین اون کا رویہ عام اور تغیرات مزاج بالتمام اور بیان سوانح وانشا
اور زمان ولادت ووفات اور ضعف وقوت ذہن وحافظہ کی کیفیت اور نیکو ضعی و راست
گوئی کی پوری پوری حقیقت اور تعداد اسفار واساتذہ اور حال تحصیل علم وشمار تلامذہ علم
اسماء الرجال مین بشرح وبسط قلم بند وضبط ہے اور اسی بنا پر حسن صحیح اور ضعیف وقوی اور
موضوع ومدرج اور غریب شاذ ومنکر وغیرہا انواع خبر کہ مفصلا اصول حدیث مین مذکور ہین
ہین مقرر ومعین ہین جسکا نتیجہ یہہ ہے کہ تصنیف وتصحیح محدثین کا اگر فی الحال اعتبار نہ کرین حدیث کی
صحت وثقاہت بطور خود ہی ہم آپ دریافت کرلین باوجود مرور دہور ہسوقت راویون کا صدق
وزور معلوم ہوسکتا ہے ارباب مذہب باجمہا اس تحقیق سے محروم ہین بلکہ اون کی خود الہامی
کتابین بہی کتب حدیث کی بہ نسبت اعتبار مین بوجوہ شتی ساقط ومتفاوت ہین اولاً اسوجہ سے
کہ ہر ایک حدیث وخبر بنص سابق الذکر ماخذ حکم شرعی ہے بخلاف ابواب وکتب مندرجہ بیبل کے
کہ اونمین سے بہت سا حصہ احوال مکلفین سے بحث وتعلق نہین رکہتا پس دونون کی تدوین
وتالیف مین تفاوت کوشش وسعی بہین ہے بفرق جلی ظاہر ہے ثانیاً رسول خدا صلعم نے واسطے
تحصیل علوم دین کی عموماً اور حفظ وتبلیغ احادیث کی لی خصوصاً بالفاظ نضر اللہ امرءً

نضّر اللّٰہ عبدًا سمع مقالتی فحفظہا ووعاہا واداہا فرب حامل فقہ الی من ہو افقہ منہ وغیرہا سے بمزید ترغیب وتحریص افراد امت کو دی جسکے سبب قرون اولیٰ ہی سے لاکھون علما نے ادس کی تحقیق وتفتیش مین اپنی عمرون کو محو وفنا کر دیا ایک ایک حدیث کیواسطے اقطار زمین پر پہونچے اسفار عظیمہ اختیار کیے مصائب ہمہ سر پر لیے بجز آنحضرت کسی نبی نے واسطے تبلیغ کے ایسی ترغیب نہین دی اور نہ اوائل سے کسیکے اتباع نے تدوین احوال کیواسطے ایسی گرم جوشی کی ثالثًا رواۃ اخبار نے مقاصد آنحضرت کو اوسی زبان مین بلکہ حتی الامکان اونہین الفاظ مین بیان کیا ہے اور مولفین بیبل نے زبان نبی کی موافقت و پابندی بہی نہین کی حالانکہ اختلاف زبان سے بہت سے مطالب مین لامحالہ قصور وفتور ہو جاتا ہے ۔ رابعًا کتب حدیث مین ہر ایک حال خبر اور روایت واثر مع سلسلۃ السند مرقوم و مذکور ہے ۔ خامسًا وہ کتابین بہی محدثین سے بالاسانید ماخوذ ومتداول ہین ۔ سادسًا اون کتابون کے مصنفین بذات وصفات معین ومشخص بلا اختلاف ہین ۔ سابعًا مجامع ومسانید حدیث اپنی اصلی ہی زبان مین تمامًا محفوظ وموجود ہین ۔ ثامنًا جمیع نسخ قدیمہ وجدیدہ اور کتب ہر قریہ ودیہہ باہم موافق ومتحد ہین اون مین مطلقًا کمی بیشی نہین ہوئی مثلًا محمد بن اسمعیل بخاری نے سلت ہزار دو سو چہتر حدیثین اپنی کتاب مین جمع کین وہ بجنسہ ابتک موجود ہین نہ کسی متبع سنت نے اون مین تحریف کی اور نہ اہل بدعت سے کسی نے اصلاح دی اور یہہ امور رسائل وکتب بیبل مین بالکل متروک ومہجور ہین باوجود بیشمار خرابیون کے کتب مقدسہ کو قران کے مقابلہ مین لانا جسکے ابتدا سے کامل محافظت باتفاق موافق ومخالف ثابت ہے صریح ظلم وبے انصافی ہے چنانچہ میور صاحب نے

بہی بعد انصاف یہہ بات کہی مسلمانون کا اپنی خاص کتاب کا ہماری کتب مقدسہ کی اختلاف
عبارتون سے مقابلہ کرنا ایسی چیزون کا باہم مقابلہ کرنا ہے جنکی حالات اور اصلی امور مین
کچہہ بہی مناسبت نہین ہے انتہی فضیلت خاصہ ہر معقول پسند و سلیم الطبع کو معلوم ہے کہ منشا
جمیع افعال حسنہ و سیئہ اور مصدر اعمال پسندیدہ و ردیہ انسان کا قلب ہے آدمی کی ہر نیکی
بدی کیواسطے اوسکی بہلائی برائے شرط ہی اگر صالح ہے تو خواہ مخواہ اچہے ہی کام سرزد
ہونگے اور عیاذاً باللہ اگر وہ بگڑ گیا سراسر حرکات ناشائستہ اور بد ہونگے اور جب یہہ امر
معلوم ہوچکا تو ہم کہتے ہین کہ اصلاح قلب پر جسطرح کہ اسلام مین خیال ہے دوسرے دین مین نہین
اوسکا نظیر معدوم و محال ہے کیفیت اہوال شدائد آخرت کہ قلب کے واسطے سبب رقت اور
احوال طبقات نار و جنت کہ احتراز سیئات و منکرات اور شوق و رغبت حسنات و خیرات پر باعث
ہین جسطرح کہ بکمال حسن بیان شرح و بسط کے ساتھہ حدیث و قران مین ہین سائر مخالفین
کی مذہب و کتب سے کسی مین نہین بروز محشر بیان معاوضہ مومن و مرتد اور محاسبہ ہر نیک و بد
اور وقت نزع بقصد قبض روح علی حسب الاعمال ہولناک و دردانگیز یا بہجت افزا و بہجت خیز
صورتون مین ملائکہ کا نزول اور قبر کی صعوبات اور پیکارہ و مضائق اور بعد امتحان و استفسار
منکر و نکیر ترتیب رنج و راحت اعمال کی موافق اور کربت و سختی اور مصائب دوادوی صحرای
قیامت اور عدم منفعت مال و اولاد اور ترک نصرت و رفاقت اہل محبت و قرابت اور غلبہ
خوف سے عروض سکر و بیہوشی اور سوا ے فکر ذات دوسرون کے فراموشی اور ندامت شدید مین
صراط پر کہ جہنم کا پل ہے بال سے باریک تلوار سے تیز عبور کرنا اوسوقت سوا سلامتی اعمال

فضیلت خاصہ

ور روشنی ایمان کیطرح نجات ونیز نہ ملنا اور صبر و شکر تمام عمر کا حساب کتاب اور اپنی معاصی
کی نسبت جمیع اعضا جوارح سے جدا جدا سوال جواب ہر قسم کے گنہگار پر مطابق عمل کے خدا کا خشم
قہر بپا کرنا اور ہر نیک کردار و بخشے گنہگار پر اوسکی رحمت و مہربانی کا ہونا اور شخص بحکم رب الارباب
اور بلا مداخلت احدے و بغیر مزاحمت غیرے تقسیم عذاب و ثواب و اہل نار کی تکلیف و پریشانی
اور شدت عطش جوع سے از حد تردد و حیرانی اور خدا کے دیدار اور اوسکے ذکر و شکر سے
اہل جنت کے ہر وقت رطب اللسانی اور ہمیشہ عیش کا مزا از قبیل لذائذ جسمانی و روحانی
کہ تفصیل تمام خیر الکلام و کلام خیر الانام میں ہیں جسکے سننے سے ہر شخص کا دل گناہ کی ناپاکی
پر جرأت و بیباکی سے لرزتا ہے اور خوف خفیت خسران ابدی ارتکاب افعال قبیحہ سے
ہمیشہ مانع قوی رہتا ہے اسیواسطے مومن کامل خلاف حکم خدا کسی عضو کو بیجا صرف کرتا
ہے اور نہ قلب کو ما سوی اللہ کیجانب مائل ہونے دیتا ہے بلکہ اگر کسیوقت معاملات دنیوی
خرید و فروخت میں مشغول ہے یا ازواج و اولاد کی جانب متوجہ مگر اوسکی رضا طلبی سے
اون کاموں میں بھی حقیقت کبھی غافل نہیں رہتا اور تذکیر بایام اللہ و مواخذہ
دنیوی سے زجر و تہدید اور عقبا سے ہر دم خوف و رجا کی تعلیم اور وعد و وعید ظہور
و حضور عذاب و رحمت اسی عالم میں جسقدر ثبت ہے اوسکے علاوہ ہیں کما قال تعالی
وَالَّذِینَ ہُم مِّن عَذَابِ رَبِّہِم مُّشفِقُونَ اِنَّ عَذَابَ رَبِّہِم غَیرُ مَامُونٍ شریعت اہل
اہل کتاب میں کہ کتب خمسہ حضرت موسی سے عبارت ہے حشر و نشر کا مطلقاً ذکر نہیں اور نہ کہیں
سے عذاب ثواب ثابت اتباع و نافرمانی میں فقط خسران و منفعت دنیوی کا بیان ہے

پ ۱۱ استثنا وغیرہ

پرہیزگاری کی حالت مین ترقی مال وبقاے سلطنت اور کثرت اولاد و دولت کا وعدہ ہے
اور اختیار گمراہی و کجی مین اسیری و مغلوبی اور ہلاکت کا بیان ہے اور یہی کارآمد تنبیہ ہے
نتیجہ ہے کہ طالب جاہ دنیوی اور مشتاق نعماے ظاہری کے سوا ارباب قناعت و تقوی
اور زہد و ورع والون سے کوئی بھی اوسکی پابندی اپنے ذمہ ضروری و لابدنہ سمجھے گا
اور عہد جدید سے اگرچہ وجود جہنم مستنبط ہے سو قطع نظر اسکے کہ اوسمین تذکرہ جنت کے
خداے پاک کی رحمت کاملہ کا مظہر ہے اور اختیار لذات وشہوات حسی و جسمی سے مانع اوسکی
خبر ہے مطلقاً پایا نہین جاتا جسکے شوق و رغبت مین لوگ نعماے دنیا اور صرف قواے
شہوانیہ سے محروم رہین اور اپنے صبر و تکلیف کا عوض بدلہ وہان کی نعمت و رحمت کو تصور
کرین اوس سے موافق جہنم کا بیان کسیکے دل پر قوی اثر بھی نہین کرسکتا اسواسطے کہ
تشریح حدت نار و درکات اور انواع معاصی پر تقسیم طبقات اور قوت اشتعال والتہاب اور
اطوار و اقسام عذاب اور دوزخیون کا اضطراب انتشار اور اظہار فغان و اضطرار جسطرح کہ شریعت
محمدیہ مین مبین ہے اور انذار و تحذیر مین اوسکو کامل تاثیر ہے کما قال تعالی وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ
قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا انجیل مین بالکل
مفقود ہے اور نہ اوس سے شدائد یوم الحشر اور قبر کا عذاب دور و کسیکے گوش زد ہوا ہے اس
اسلام و دوسرے مذاہب سے امید صلاح و انتظام بالکل خیال خام ہے۔ فضیلت سادسہ
ہر قسم کے حسنات و برکات کا نشر اور عادات و عبادات مین ہر طرح کے کمالات و محاسن کی ترویج
و تکمیل شریعت اسلامیہ سے باحسن الوجوہ ہمیشہ ممکن ہے بخلاف سائر ادیان کے کہ اون کی مطابق

تحصیل انواع فضائل او محاسن کے ساتھ بعض اصناف و اقوام مخصوص ہین اور بعض محروم
او تعمیل بعض احکام سے بجہد دقت و ضغطہ اور سخت ضیق و مفسدہ اکثر آدمیون کو معذور و
مجبور کر دیتا ہے مثلاً از روی توریت بنی اسرائیل کے بارہ فرقون سے شرف خدمت مسکن
(باب ۳ گنتی) شہادت اور اوسکے اسباب و لوازم کی محافظت ہمیشہ کے واسطے فقط ایک گروہ بنی لاویون
سے متعلق ہے باقی گیارہ فرقے اوس سعادت سے محروم رکھے گئے اور عہدہ کہانت واسطے
منجملہ بنی لاویون کے خاص حضرت ہارون اور اون کی اولاد پشتہا پشت تک مخصوص مستثنی ہین
اور نیز اون لوگون کے لئے کہ کسی نہج سے ناقص و عیب دار ہون جیسے اندھا یا لنگڑا او چپٹی ناک
(باب ۲۱ احبار و باب ۲۳ استثنا) جیسی ہو یا کسی عضو مین لمبی ہتی ہو یا جسکا پاؤن یا ہاتھ ٹوٹا ہو یا کبڑا یا بونا ہو یا آنکھ مین نقص ہو
یا داد یا کھجلی رکھتا ہو یا اوسکے خصیے کچلے گئے ہون یا آلت کاٹ ڈالے گئے ہو اور
عمونی و موابی و حرامی بچہ کے واسطے اور دسوین پشت تک اون کی اولاد کے لئے یہہ
حکم ہے کہ انمین سے کوئی ہمیشہ تک جماعت خداوند مین داخل نہو اور نہ خیمہ گاہ کے نزدیک آوے
اور پردہ کے اندر داخل نہو اور نہ مذبح کے قریب جاوے اور نہ اپنی قربانی آگ سے گزرانے
پاوے اور علی ہذا القیاس مبروص و مجذوم اور صاحب جریان وغیرہ تا حصول صحت تحصیل
حسنات کثیرہ سے شرعاً محروم و بے بہرہ ہین بالعکس اسکے قران مین صاف صاف خدا نے
سب کے لئے یہہ حکم عام دیا اِنِّی لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ اور
فرمایا مَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ
وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا اور ارشاد ہوا وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ

اس اشتہار کے بموجب اعمال صالحہ سے ہر امر کو ہر شخص ہر وقت کر سکتا ہے کوئی عبادت و
فضیلت کسی قوم و فرقہ یا صنعت و حرفہ سے مخصوص نہین اور نہ کسی گروہ کو اکتساب فضائل
سے ممانعت نہ مریض و بیمار کسب فضائل سے گنہگار ٹھہرتا ہے اور نہ کوئی مجرم و عاصی بعد توبہ
و استغفار یا بعد عفو صاحب حق خواہ مخواہ خطا کا روسزاوار رہتا ہے استحقاق درجات
علی حسب الاخلاص فی الاعمال ہے نہ ضعف و قوت ملحوظ ہے اور نہ کمال و نقصان جسمانی بر خیال
ہے کما قال تعالی وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ وَ
لَسَوْفَ يَرْضَىٰ وقال ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ وقال وَوَجَدُوا مَا
عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا معہذا بموجب احکام کثیرہ شریعت محمدیہ تفرقہ امیر
و غریب اور تمیز رذیل و شریف مفقود و مرتفع ہے جیسے ادای مناسک حج کے وقت تمامی
خلقت کا ایک حالت و صورت پر رہنا اور بالاشتراک سب لوگون کا عرفات و منی مین قیام
کرنا اور عامہ مساجد و مشاہد مین صفوف و جماعات عید و جمعہ مین جمیع اقوام کا باہم گر مختلط
و مجتمع ہونا کہ جمیع مسلمانان شرق و غرب اور باشندگان ہند و عرب کے نزدیک بالاتفاق مختار
و معمول بہا ہی اور عیسائیون کے نزدیک ہر چند بعد اعتقاد کفارہ و تثلیث کوئی حکم بھی واجب العمل
نہین اور نہ اتباع شریعت درست و جائز ہر فرد انسان اخلاق و اعمال مین محض مطلق العنان
ہے مگر اسپر بھی اون لوگون مین تکلف و امتیاز ملکی و قومی بکثرت ظاہر و عیان ہے کبھی کوئی
یورپین گو کیسا ہی حقیر و ادنی کیون نہو سوائے اہل مشن کے کسی کرسٹین کے ساتھ گرجا مین
نماز نہ پڑھیگا اور ایسے ہی معاملات دنیوی مثل اکل و شرب وغیرہ مین اوسکی معیت اگرچہ وہ کیسا ہی

شریف وجلیل القدر ہو روانہ کہیگا اسیواسطے یوروپین دکرسٹینون کی گرجا منفرق
وعلیحدہ ہوتے ہین اور حلم وخلق عیسوی کہ مقتضاے انجیل ہے بوجہ اسکے کہ اوسکی
تعمیل مستلزم فتنہ وفساد ہے کسیوقت قابل اتباع نہین یہی سبب ہے کہ سلف سے آجتک
کوئی عیسائی ٹہیک ٹہیک اوسکا پابند نہین ہوا نہ کسی عیسائی کا یہہ حال نہین سنا کہ اوس نے
باوجود قدرت وقوت انتقام وقت طمانچہ ایکطرف منہ کے دوسرے رخسار کو بہی ظالم کیطرف
جہکایا ہو یا وقت چہین لینے قبا کے بعد حصول قہر وغلبہ پاکر تہ بہی اوسے بخشتا ہو یا
کوس بہر کے بیگار کی بلاجبر واکراہ ومکرر بطیب خاطر چلا ہو یا اپنا مال تمام وکمال راہ
خدا مین خرچ کردیتا ہو زمین پر کہ کیڑے اور مورچے خراب کرتے ہین اور چور سیندہ
دیتے ہین کچہہ بہی نہ رکہتا ہو یا خدا پر ایسا متوکل ہو کہ فکر معیشت سے مطلقاً غافل ہو یا سفر
کی وقت زاد وراحلہ اپنی ساتہہ نہ لیتا ہو یہہ فضل دیکہو کیسکو حاصل نہین ہوا بلکہ اس کے
برعکس عیسائیون سے زیادہ دنیا کا حریص وطامع اور ذات خدا سے غافل وغیر قانع
کوئی بہی قوم وگروہ نہین تحصیل دنیا کے واسطے ہر طرح کا کذب وزور اور فریب ودغا اونکی
آئین مروجہ کا منشا ہے خود غرضی وتحصیل مال بلا خیال حرام وحلال کیواسطے ہر ایک
دفعہ منجملہ قوانین اصلاح غیر ہے ظالم سے عفو وتجاوز کیسا خود ان کے پادری اور
راہب دنیا سے زیادہ جابر وغاصب ہوتے ہین جنکے تعصب بیجا اور حکام کی ناروا تحریک
واغوا سے ملک کے ملک ویران وخراب ہوگئے اسکے سوا پولوس مقدس نے بالہام روح
خدا ایک حکم نیا عیسائیون کو اور دیا یعنی تزوج ونکاح سے تجرد ورہبانیت کو بہتر بتلایا

اور اوسکی جانب تحریص و ترغیب دی جیسا کہ باب ہفتم خط اول قرنتیون سے واضح
ہے اور اس مسئلہ کی تاکید و رعایت قدماے عیسائی مشایخون اور رومانی اسقفون
سے منقول ہے چنانچہ داماسیوس اور ایبردس اور سری سیوس اور جیروم اور اون کے
ماورا جرجیس اکبر وغیرہم نے اسکی ازحد تائید و حمایت کی ہے حتیٰ کہ اسی بنا پر کونسل
الیبرس سے ۳۰۵ع مین عموماً بشپ اور پادریون کو مناکحت سے قطعاً ممانعت
ہوگئی اور ۵۸۹ء مین کونسل تولیدو سے یہہ فرمان جاری ہوا کہ جب کوئی عورت
کسی پادری سے منسوب ہو اوسکو فوراً باجازت عدالت بیچ ڈالا جاوے اور قیمت اوسکی
پرورش غربا و مساکین کے صرف مین آوے اور ابتک اوسی کے موافق پادریان
روم کنتک مجرد رہتے ہین اسپر کیا کچھ مضار و مفاسد مرتب ہوئے ادنیٰ نتیجہ اس
حکم کا یہہ ہی کہ خود جرجیس اکبر نے جب اپنا تالاب صاف کرایا چھہ ہزار بچون کی کھوپریان
اوس سے برآمد ہوئین جنکو پادریصاحبون نے بقصد اخفاے معائب بعد ارتکاب زنا
قتل کر کے اوسمین غائب کیا تھا غرض ایسی ہی قباحتون اور بہت سے نقصانون کی
خداے عزوجل نے اپنے کلام پاک مین درضمن شکایت عیسائیون کے فرمایا وَرَهْبَانِيَّةً
ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ
رِعَايَتِهَا اور اوائل سترہوین صدی مین بانیان فرقہ پروٹسٹنٹ اتباع لوتھر وغیرہ نے
اس حکم مسیح کی اصلاح ضروری سمجھی اور نکاح کی اجازت پادریون کو مجبوری دی معہذا
حضرت عیسیٰ اور تعلیم و تلقین جناب موسیٰ فقط اولاد و احفاد یعقوب علیہ السلام سے

متعلق ہے عام زمانہ کی صلاح وتہذیب اور ہدایت وارشاد غیر اقوام سے اونکو کچھ سروکار نتھا
اسلیے حضرت موسیٰ نے اقوام اَمُوری حِتّی فَرِزّی حِوی یَبُوسی وغیرہم سکان دیگر
کنعان سے کسیکو قبل از مقاتلہ اتباع دین وشریعت کے جانب پند ودعوت نہ کی اور نہ کبھی اونکو
امر حق کی بابت موعظت وہدایت فرمائی ایسے ہی حضرت مسیح نے بہی جب اپنے بارہ شاگردونکو
وعظ وہدایت کرنیکی اجازت دی الّا اونکو یہہ فہمایش کردی کہ غیر قومون کیطرف نجانا اور
سامریون کے کسی شہر مین داخل ہونا اور یہی سبب ہے کہ اطراف صور وصیدا مین جب حضرت
مسیح خود پہونچے اور اوسوقت ایک کنعانی عورت نے فریاد کی کہ ای داود کے بیٹے مجہہ
پر رحم کر میری بیٹی دیو کے سبب سے بیمار ہے بوجہ اجنبی وغیر اسرائیلی ہونیکے اوسے خطاب
نکیا تب شاگردون نے اوسپر رحم کہا یا منت کرکے عرض کی کہ اوسے رخصت کیجے کیونکہ وہ ہمارے
پیچھے چلاتی ہے حضرت عیسیٰ نے ارشاد فرمایا کہ مین بنی اسرائیل کی کہوئی ہوئی بہیڑون کے سوا
اور کسی کے پاس نہین بہیجا گیا پر وہ عورت آئی اور سجدہ کرکے کہا ای خداوند میری مدد کر حضرت
نے جواب مین کہا مناسب نہین ہے کہ لڑکون کی روٹی لیکر کتون کو پہینک دیوین باب دہم و پانزدہم
انجیل متی مین یہہ روایت موجود ہے اور وای تیلر کہ فرقہ پروٹسٹنٹ کے نزدیک عالم معتمد و
معتبر ہے اسی بنا پر لکہتا ہے کہ بعد عروج مسیح کے آسمان پر اور نزول روح القدس کے کلیسیا
ابتدائی کی نسبت صرف عوام نہین بلکہ خواص نے بہی بلکہ حواریون نے بہی جو غیر اسرائیلیون کی دعوت
طرف ملت عیسویہ کی اور بپتسمہ مسیح کے اور بہی غلطی رسوم دین کی اور یہہ بڑی غلطیان حواریون
سے بعد نزول روح القدس کے ہوئی ہین انتہی اور جان ڈیون پورٹ کہتا ہے یہہ صاف ظاہر ہے

کہ حضرت موسی علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی ہدایت کیواسطے بیدا ہوئے تھے وہ قوانین
جو اس قوم کے لئے مقرر ہوئے تھے ایسی شکل تہی کہ کسی غیر قوم کا آدمی اوسمین نداخل
ہو سکتا تہا وہ کتابین جو آیوین جانشینین یعنی حواریون کیطرف منسوب ہین اونسی بہی یہہ
بات ظاہر ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے حواریون کو اس باب مین شبہہ تہا کہ آیا یہودیون کے
سوا کوئی اور بہی اس مذہب مین داخل ہو سکتا ہے یا نہین انتہی سوا اسکے حضرت عیسی محمد رسول اللہ
حضرت موسی کی مانند صاحب شریعت مستقلہ نہ تہے بلکہ حضرت داود و یسعیاہ اور دانیال
یرمیاہ وغیرہم دیگر انبیای بنی اسرائیل کی مثل انہی کل چال چلن اور طریق پرستش و
عبادت اور تعلیم وہدایت مین باستثنای دو چار احکام اخلاق و اخلاص کے مطیع تابع
شریعت موسوی کے تہے اسیواسطے ہمیشہ اوتہین احکام کی ترویج وتائید اور اونہین کے تعمیل کی تاکید
لوگون سے کرتے رہے چنانچہ انجیل کے مقامات متعددہ سے اسپر شہادت ملتی ہے اور خاص
بنی اسرائیل سے تعلیم توریت کا اختصاص سابقاً معلوم ہو چکا اور مسئلہ اجماعی ہے اسی موافق
اسکے خلق اللہ الکتاب و تعلیم حسنات وفضائل سے مہجور وممنوع تہی اور اسیطرح افلاطون
الہی کتاب طیموس مین بعض کو اپنے تلامذہ سے یہہ نصیحت کرتا ہے کہ عمدہ مسائل اخلاق وحکمت کی
تعلیم وتعمیم کرنا نچاہیے اور ایسا ہی کرشن نے ارجن سے کہا ہے چنانچہ گیتا مین یہہ حال
لکہا ہے ان سب کے برخلاف قرآن نے آیۃ کریمہ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ سنکے
سکان تمامی روی زمین کو بلاتخصیص قوم وملت اور بغیر تقیید عوام وخواص راہ نجات بتادی
اسرار نکات علم ومعرفت اور رموز ودقائق حقیقت وتوحید عموماً شائع وذائع کردی اور

جو احکام کہ مستلزم مفاسد و مضار تھے اون مین سے بھی کسیکو باقی نرکہا کوئی فرمان و ارشاد
ایسا نہین کہ وہ بنای فتنہ و فساد ہو۔ فضیلت سابعہ خلاق عالم کی عزت اور اوس کی
ذات و صفات سے محبت اور ہر وقت و ہر لحظہ ہر ممکن و موجود پر علماً و قدرتاً اوسکا استیلا
و احاطہ اور کمال تنزیہ و تقدیس بلا شائبہ عیب و نقصان اور بدون استلزام امتناع
و استحالہ جسطرح کہ منشر دھا قرآن مین ہے حتی کہ کوئی آیت جملہ اوسکا اس بیان سے خالی
نہین کسی مذہب و مشرب مین اوسکے مثل و نظیر کیا عشر عشیر بھی موجود نہین چنانچہ یہہ امر
اصل اول سے بخوبی ظاہر ہے۔ فضیلت ثامنہ حب فی اللہ و بغض فی اللہ یعنی خاص
اللہ ہی کیواسطے لوگون سے مصالحت و اتفاق اور اوسی پر مخالفت و افتراق بایں وجہ
کہ جو شخص خدا پرست اور شہوات سے متقی و پرہیزگار ترقی دین کا خواہان و طالب رضاے
پروردگار ہو بلا لحاظ توطن و قرابت و بغیر پاس شرافت و وجاہت اوس سے محبت و اخلاص
رکہنا اوسکی تائید و حمایت مین صرف جان و مال سے دریغ نکرنا جمیع حوائج ضروریہ اور اپنی
کل ضروریات دنیویہ پر اوسکی نصرت و اعانت مقدم سمجہنا اور منکرین توحید و سائر کفار
و مشرکین سے للہ فی اللہ بلا مداخلت نفسانیت و ریا بغض و تنفر رکہنا اور شقاق و نفار
گو کیسی ہی قرابت قریبہ یا رشتہ اخوت و ابوت ہی کیون نہو یکسر قطع تعلق کردینا اور انکی
محبت طبعی اور تمامی تعلقات دنیوی کو بمقابلہ مرضی حضرت رب العزت بالای طاق رکہنا
اقارب و اعزہ سے اگر کوئی کافر و مشرک ہو بَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ
حَتّٰى تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَحْدَهُ صاف صاف کہدینا اور بعد ایمان و تصدیق ہر شخص کو

اگرچہ مقصد تصدیع جسمانی و دشمن جانی رہا ہو حسب ارشاد فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا
الصَّلوٰةَ وَاٰتَوُا الزَّكوٰةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ بلا تمیز و تفریق حقیقی بھائی کے مثل
اپنا رفیق و صدیق جاننا گذشتہ مشاجرات روکدینا ایسے سابقہ ... معاً دست بردار ہو جانا
بجز خیال ازدیاد اخلاص و اتحاد خلاف و شقاق بینین سے مطلقاً سروکار نرکھنا اصل
کلام اس باب میں یہ ہے کہ اپنی قواے شہوانیہ و آلات غضبانیہ کو تنہا واسطے خدا کے
منقاد و تابع کرنا اور تعمیل احکام شرعیہ اور ادراک مرضی حق تعالیٰ کو کل معاملات ذاتیہ و
علائق ضروریہ پر ترجیح و تقدیم دینا در صورت عصیان لذت کو ذلت خیال کرنا اور
اتباع حکم میں ذلت و عجز کو عین عزت و فخر تصور کرنا اور مخالفت و موافقت میں خودی
سے درگزرنا اور اپنی جسم و جان کو خدا ہی کیواسطے نذر کرنا فقط خاصہ اسلام و ایمان
ہے قال تعالیٰ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ
لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وقال قُلْ اِنْ كَانَ
اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
اور منشا حقیقی اسکا یہ ہے کہ بالذات محبت و اخلاص فقط ذات خدا کے ساتھ خاص ہے
ما سوا اسکے سب سے تعلق اتحاد و مودت بالعرض و التبعیت ہے اسیواسطے بالاستقلال محبت
غیر خدا اور غایت خوف و رجا شرعاً شرک قرار پایا ہے قال من عزّ وجلّ وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

الا تخشنہ و ۲م فاللہ احق ان تخشوہ انکنتم مومنین پس جو چیز
کہ مرضی و محبوب کبریا ہی مخلصین کے نزدیک لامحالہ وہ شئے خوشترین لذائذ و نعماء ہے
اور جو شخص کہ عند اللہ ماجور و مثاب ہے مقربین کی نظر مین بحکم عادت و قاعدہ بالضرور
بہی دوست اور بہترین احباب ہے اور ہر فعل و عمل کہ ... بعوض خدا ہی ایمان والون
کے دل مین بلا ریب و شک مذموم و برا ہے یہہ اصل دربارہ استیصال محرمات شرعیہ و
واہیہ اور تحریک و تاکید حکم و مصالح اور ترغیب و تائید مسائل اخلاق و اصول دینیہ
مین بہت بکار آمد ہے مہمات عظیمہ و امور مہمہ جنکا انصرام نہ اتفاق قومی سے ممکن ہے اور
نہ اہل وطن کی ہمدردی سے اس اصل کی بدولت بدون ارتکاب دقت و پریشانی بکمال
سہولت و آسانی سرانجام پا سکتے ہین بوقت ظلم و ہجوم اعدا یا تعرض مصائب و بلایہ
افراد منتشرہ اقطار زمین کہ مسلسل بسلسلہ واحدہ ہین اعانت جان و مال سے بخوبی
کام دیسکتے ہین اس اصل مین بہی خاصتہً اہل اسلام ہی کا کامل حصہ و قبضہ ہے از روے
دین کسی مذہب و ملت مین یہہ تعلیم و تلقین نہین عیسائیون کے نزدیک تو بغض سے
یا نواعہا مذموم و قبیح ہے اوسمین نہ للّٰہیت کی قید ہے اور نہ خصوصیت عمرو و زید اور دائرہ
محبت کو اسقدر وسعت و عموم ہے کہ ہر کافر و مشرک دشمن خدا اور کل عصاۃ و اصحاب
خطا کا دخول اوسمین بالیقین معلوم ہے اور باعتقاد یہود اگرچہ بغض فی اللہ کل اقوام
کیواسطے عام ہے مگر حب فی اللہ فقط گروہ بنی اسرائیل سے متعلق و مخصوص ہے اور
بنسبت ترغیب و تحریص و تشویق و تحریک محمد رسول اللہ صلعم کی خاص اس بارہ مین ہے

پر رحمہ غایت قصور وکوتاہی ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام کے مماثل کسی ملت سے کامل ہو بش
و خروش حاصل نہیں ہوا ایں اسلام کے سوا کوئی بھی طریقہ قبض وبسط بیجا سے خالی نہیں
تنبیہ ضروری بغض فی اللہ سے یہہ مراد شارع کی نہیں ہے کہ جب کسی آدمی سے اتفاقاً
کوئی خطا خلاف شرع سرزد ہو یا عمداً کوئی جرم و قصور اوس سے کبھی ظہور میں آوے
یا کسی سے اعمال و عقائد مین کسی قسم کی مخالفت ظاہرہ پائی جاوے فوراً ہی دشمن خونخوار
اور صورت سے بیزار ہو جاوے ایذا رجسمانی وتکلیف روحانی مخالف کیواسطے ضروری
جانکر تدابیر نقصان و ضرر اوسکے مال و اولاد مین جسطرح کہ ممکن ہو برسر کار لاوے
ایسا خیال کرنا بڑی خطا و غلطی ہے بلکہ ایسی توہم سے اسلام کے روشن چہرہ پر بیوجہ
داغ لگتا ہے مطلب اصلی اسکا یہہ ہے کہ ارتکاب منکر مین بذات خود کبھی شریک ہووے
اور نہ دوسرے کے واسطے اجازت ورضا مخالفت شرع پر مفہوم و ظاہر ہو مرتکب افعال
شنیعہ پر دائما اپنی مخالفت کا اظہار قولاً وفعلاً کرتا رہے بدی کے معلوم ہوتے ہی ذاتی
دشمن کی مانند اوسکے استیصال و قطع مین بدل مصروف و متوجہ ہو جاوے کمال ہمدردی
کے ساتھ اوس مبتلا سے برائی کو بہ لائے اور بھلائی کی جانب بہ تدبیر معقول بلاوے
از روی تلطف و رفق و نرمی سے ہو خواہ بمصلحت وقت اظہار ملال و حرارت و گرمی
سے قال تعالیٰ وَادْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ
بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ وقال وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اور حضرت
ہارون و موسیٰ کو حکم ہوا اِذْهَبَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا

لعلہ یتذکر او یخشی ورنہ باب ہدایت بالکل بند ومسدود اور طریق دعوت و
پند عالم سے مفقود ہو جائیگا ارشاد باری الا تفعلوہ تکن فی الارض فتنۃ و
فساد کبیر کے واسطے تقویت وتائید ہماری اس تقریر کی شاہد ستین ہے فضیلت تاسعہ
حفظ نفس و حفظ نسب و حفظ دین و حفظ عقل و حفظ مال ۔ اصول خمسہ مسلمہ ارباب
مذاہب وجمہور اہل کمال ہین جب ان کی موافقت سے قواعد ہر مذہب کو جانچا سائر مذاہب
کی نسبت تعلیم محمدی کو محکم واستوار قرار واقعی پایا جب تدقیق وتفتیش مسائل مین سعی کی احکام
اسلام مین اصول مذکورہ کو سب سے زائد ملحوظ و مرعی دیکھا حفظ نفس کی بابت جابجا
آیات قرآنی مین تاکید شدید ہے قال تعالی والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر
ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذلک یلق
اثاما یضعف لہ العذاب یوم القیمۃ ویخلد فیہ مہانا وقال من قتل نفسا
بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ومن احیاہا فکا
نما احیا الناس جمیعا قتل بوجہ عموما ان آیتون کی رو سے کتنا بڑا جرم وقصور قرار
پایا کہ وعید تضعیف عذاب خلود فی النار جو مشرک و مرتد کیواسطے قران مین وارد
قاتل ناحق پر بھی بلا تفاوت موجود وثابت ہے اور قاتل سائر الناس کی مانند وہ جمیع
زجر وعقوبت کے قابل ہے اور اسیطرح نفس واحد کا حفظ اجر وثواب مین احیاے
افراد بشر تماماہا کی شبیہ ومماثل ہے آیۃ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ اور ولا
تقتلوا انفسکم سے ہر قسم کے مہالک خطرات سے حکم حفاظت نفس و اجتناب اور اقدام

بدپرہیزی وخودکشی سے ضرورت صیانت واحتراز ظاہر ہے اور بحکم لاتقتلوا اولادکم خشیتہ املاق نحن نرزقہم وایاکم ان قتلہم کان خطاء اکبیرا۔ اور قد خسر الذین قتلوا اولادہم سفہا بغیر علم وحرموا ما رزقہم اللہ افتراء علی اللہ قد ضلوا وما کانوا مہتدین۔ اور واذا بشر احدہم بالانثی ظل وجہہ مسودا وہو کظیم یتواری من القوم من سوء ما بشر بہ ایمسکہ علی ہون ام یدسہ فی التراب الا ساء ما یحکمون وغیرہا کی بموجب اولاد کا قتل بہمہ وجوہ مسدود وممنوع ہے قدیم سے عرب کے لوگون مین رسم قبیح دخترکشی مروج ومشہور بلا نکیر تہی عموماً اولاد کا مار ڈالنا۔ افلاس وفقر کے خوف سے اور بیٹیون کا قتل خصوصاً غیرت وحمیت کے لحاظ سے اون لوگون مین شایع وذایع تہا اکثر اوقات ولادت ہی کیوقت لڑکیون کو زندہ درگور کردیتے اور کبہی بعد پرورش وتربیت قتل کرڈالتے بلکہ تقریباً تمام جہان مین قبل از ظہور اسلام ایسی ہی مراسم بیہودہ منافی حفظ نفس جاری ومروج تہی حکماے روم ویونان اور عقلاے مصر وفرنگستان سے کسی نے بہی اس فساد کی استیصال وانسداد کی فکر وتدبیر نہ کی بلکہ اس اصل کے برعکس افلاطون وارسطو سے قتل اولاد کی تائید وتجویز رہی چنانچہ ارسطو کا قول ہے کہ لنگڑے لڑکون کی پرورش بزور سیاست رکہنا چاہیئے ایسے ہی خیالات سے منجملہ حالات باشندگان یونان کے یہہ بہی ایک عام دستور تہا کہ جس شخص کے اولاد ہوتی وہ اوسکو اعیان وعمائد حکم زمان کے روبرو لاتا اگر وہ تندرست وتام الخلقت نکلتا تو تربیت وخدمت کا حکم اوسکے والدین کے نام جاری ہوتا ورنہ قعر کوہ طیجیتوس مین پہینکدیا جاتا

ملک روم مین بہی اولاد کی پرورش ماباپ ہی کی راے و خواہش پر موقوف و منحصر
تہی اور ہندوستان و چین مین بہی ایسا ہی طرز و طور تہا چنانچہ بعض اطراف و نواحی
مین اب تک بہی رسم دخترکشی رائج و باقی ہے اور ہم بعض قتل نفوس و خودکشی عبادات
سے معدود و منصور ہوتی مثلاً ہندون کے نزدیک بیوہ کیواسطے آگ مین جلکر خاک
ہونا اور کوہ ہمالہ کے بعض غارون مین راہ بہشت سمجہکر اپنے آپ کو معدوم و ہلاک کرنا
اور آدمی کی قربانی چڑہانا بقصد تقرب صنم و وثن اور ریاضات سخت و شاقہ سے
تحلیل و تضعیف روح و بدن یا بجاے تحقیق حق و اخذ شہادت عدالت سے متخاصمین کو
باہمی مقاتلہ و مجادلہ کی اجازت ملنا اور ظفر و فتح کو دلیل حقیت و صدق دعوی گرداننا
کہ اکثر بلاد ہند و فرنگ مین اُس پر عمل تہا یا بنا بر نفسانیت و جہالت زمانہ جنگیون کی عادت
رکہنا جنمین قتال ناحق و خونریزی بیشمار وقوع مین آتی کہ اقوام عرب مین موجب شجاعت
و غیرت گردانی جاتی ان مین سے اسلام کی بدولت کسیکا بہی نام و نشان تک نرہا عذاب
و عقاب کی تقریر دلپذیر نے حفظ نفس کو بہمہ وجوہ محکم و مکمل کردیا از روے شریعت اسلامیہ
ہر چند سہو و خطا کا محاسبہ نہین اور نہ اوسپر خوف مواخذہ ہے لیکن قتل خطا پر دیت
مسلمہ و تحریر رقبہ اور درصورت عجز صوم شہرین متتابعین بطور کفارہ حتماً مقرر ہے
تاکہ بلحاظ حفظ نفس اس خوف سے ہر شخص ہر دم و ہر وقت رکہی بلکہ جمہور ملیین کی علاوہ
ترقی بنی آدم کیواسطے بہت سے اسباب و ذرائع پیدا کئے لونڈی غلام اور بیوہ و مطلقہ
کی نکاح کا حکم دیا تجرد و رہبانیت کو کہ عرصہ دراز سے عیسائی مشائخ و اکثر حکماے ہند

وغیرہم بزعم خود فضیلت عظمی تصور کررہے تہے قاطع نسل سمجہکر مکروہ ومبغوض رکھا
اور اسی بنا پر آنحضرت نے عزل کو بہی ناپسند وغیر مناسب فرمایا اور تزویج عورت ولود کو
اختیار عقیم پر راجح وبہتر بتلایا مقدرت نان ونفقہ واجبہ اور استطاعت اداے حقوق ثلاثہ
کیصورت مین کہ شرعاً متعدد ازواج کی اجازت اور ازدواج مکرر کی اباحت ہے اوسکا
مناط بہی فی الحقیقت یہی مصلحت رعایت ہے اور ابقاے نفس ونسل ہی کے سبب
محتاج یتیم کی پرورش وپاسداری باشارۃ النص ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین
والیتامی والمساکین وابن السبیل بعد ہمدردی اقارب واعزہ سائر مساکین ومسافرین
کی خدمت وخبرگیری سے اہم واقدم ہے اور وقت اضطرار وہلاکت کہا لینا خنزیر ومیتہ کا
بہی بقدر سد رمق ہر شخص کو جائز ودرست ہے حالانکہ بنص قرانی نجس العین ومحرم ہے
اور وقت اداے صلوۃ کہ بجز یاد خدا ہر قسم کا شغل وخیال ممنوع وبیجا ہے بنظر حفظ
نفس بہی شرعاً اسودین کا قتل جائز وروا ہے اور حرم شریف مین کہ مطلقاً صید و
شکار بلکہ قطع شجر ونبات سے بہی نہی صریح ہے الا تقدیما لہذہ المصلحۃ جانوران
موذی کا مارڈالنا درست وصحیح ہے اور تکمیلا لہذا الباب جناب رسالتمآب نے دعاے
موت وتمناے وفات سے ممانعت قطعی فرماوے حیث قال لا یتمنین احدکم الموت اما
محسنا فلعلہ ان یزداد احسانا واما مسیئا فلعلہ ان یتوب آپ بتلاؤ کہ حفظ نفس کی بابت
کسی شریعت مین بہی مفصلا اسطرح کے قوانین ومواعظ دلبند ہین یا کہین اخلاق
حکما مین ترقی بنی آدم کے واسطے بلحاظ وسایل وذرایع ایسی نصایح دلبند ہین اور

حفظ نسب کے واسطے بہی ازروے قانون اسلام بہت سے اصول و احکام موجود ہین مثلاً عورت مطلقه جسے کہ بعد نکاح خلوت صحیحه ہو چکی ہو قبل از انقضاے ایام عدت جواز تزویج و مناکحت نہین اور آیت والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلثة قروء عدت طلاق جوان عورت مین تین حیض یا تین طہر کے ساتہہ باختلاف اقوال مبین و مفسر ہے اور کم عمر صغیره اور آیسه ضعیفه کیواسطے مدت انتظار کامل سه ماہی معین و مقرر ہے اور بیوه عورت کو چار مہینے دس دن تک تجدید تزویج و مناکحت سے قطعی نہی و ممانعت ہے اور حامله کیواسطے مطلقه ہو یا متوفی عنها انتظار وضع حمل وجوباً درکار ہے اور کتمان و اخفاے حمل و حیض سے عورتون کو بمفاد آیۂ کریمه ولا یحل لهن ان یکتمن ما خلق الله فی ارحامهن ممانعت صریح و نہی پروردگار ہے اور اسیطرح شرعاً قبل از استبراء ملک یمین یعنی لونڈی سے قربت و جماع اور ایسے ہی عورت فاحشه سے بہی بقول صحیح عقد نکاح ممنوع و ناروا ہے اُن قوانین کی وضع و تعیین کا مقصد اصلی ہر ذی فہم ادنی تامل کے بعد پا سکتا ہے کہ شارع کے نزدیک اختلاط الماء بالماء نہایت ہی مستہجن و قبیح ہے اور بغیر تصفیه و تنقیه رحم کو جلوس فی الشعب الاربع ہے دشوار و کریہہ ہے سوا اسکے رجال و نساء کیواسطے حکم غض بصر و قصر نظر اور امر حجاب ستر قطعاً للشر اور تعیین حد زنا یعنی ازب کیواسطے جلد اور محصن کا رجم و سنگسار کرنا اور ثبوت حسب ضابطه کے بعد دستبردار رحم نکہانا جسکے خوف سے اسلامی سلطنتون مین فحش و زنا از حد نادر الوجود و عنقا صفت رہا عالمگیر کے عہد مین ایک

رنڈی وکسبی کل ممالک محروسہ مین نہ تہی اور نہ ملک عرب و بخارا اور کابل و حینوا مین بالفعل
اون کا وجود ہے اور مسائل ثبوت نسب و کفو و دعوی نسب وغیرہا جنکی تفصیل بحوالہ آیات
وکتب حدیث و فقہ مین ہے فی الواقع اسی حفظ نسب کیواسطے اون کی بنا و وضع ہے
اور جوکہ رضاع کو بہی نسب کے مانند حرمت اصول و فروع کے لیئے علامت موجبہ کہا ہے اور
اور ہر اوس شخص کو کہ اپنے قبیلہ کے سوا دوسرے عشیرہ کی جانب آپ کو منتسب و منسوب کرے
ملعون و مطرود اور اوسکی عبادات نوافل و فرائض کو غیر مقبول و مردود فرمایا ہے
اسی مقنن اسلام کی غایت توجہ اور وفور سعی و اہتمام واسطے حفظ نسب کے ہر خاص و عام
پر ظاہر و ہویدا ہے زمانہ جاہلیت مین نکاح چار طرح سے ہوتا تہا اول نسبت کا
نکاح جیسا کہ فی زماننا شایع ہے دوسرے دوم نکاح استبضاع شبیہ نیوگ ہر بیاہ کہ از رسوم
ہنود ہے صورت اوسکی یہہ تہی کہ لوگ تمناے اولاد لائق و حسن اپنی عورتون کو مشاہیر
و ناموران ہنر و فن کی صحبت مین دیتی اور تا ظہور حمل آپ اوس سے محترز و کنارہ کش رہتی
سوم کسی عورت کے پاس دس سے کم اشخاص بالاتفاق جاتے اور نوبت بنوبت اوس سے
مباشرت کرتے جب اوسکے اولاد ہوتی وہ اون سب کو چند روز بعد بلاتے اور جسکو چاہتے
اوسیکا لڑکا قرار دیدیتے چہارم عورات فاحشہ کی جب اولاد ہوتی اوسکے کل احباب و آشنا
جمع ہوتے اور قیافہ شناسون کو طلب کرتے شکل و شمائل مین لڑکے کو اون مین سے جسکی شبیہہ
و قریب وہ کہتا اوسیکا اولاد و نطفہ سے مشہور وہ عزیب رہتا اور ماورا اسکے وہ لوگ موطوءۃ
الاب سے بہی ملوث ہوتے تہی اور عورتون کو داخل میراث و ترکہ تصور کرکے اون کے

حقوق نکاح و مہر کو اپنے ہی ہاتھ میں بجبر و قہر رکھتے تھے اسلام نے ان سب رسوم قبیحہ کو بنا بر
روایات اصل مذکور سوائے صورت اول کے کہ حفظ نسب اوسی سے بخوبی حاصل ہے
باطل و دور کر دیا اور حفظ دین کے باب میں اصل اصیل امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے کہ
تصحیح عقائد ضروریہ کی بعد حسب نصوص قرانی نجات و فلاح دارین اور خیر و صلاح
کونین اوسی سے مشروط و مربوط ہے اور حسب استطاعت تغییر منکر بالید ہو یا باللسان
ہر عصر و زمان میں واجب و ضرور ہے قال تعالی یا ایہا النبی بلغ ما انزل الیک من ربک
وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ وقال فاحکم بینہم بما انزل اللہ ولا تتبع اہواءہم عما
جاءک من الحق وقال ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون
عن المنکر واولئک ہم المفلحون وقال واتقوا فتنة لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصة واعلموا
ان اللہ شدید العقاب اسی بنا پر دعوت الخلق اور تبلیغ احکام و اعلاء کلمة اللہ میں آنحضرت
نے بنفس نفیس اور آپ کے اصحاب باتمیز نے جو جہد و انتہا محنت و مشقت اوٹھائی
وہ حرف بحرف صفحہ قلب و لسان ہر مومن و کافر پر سکان ربع مسکون سے منقش و مسطور
ہے اور بدلالت آیہ کریمہ ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس
والثمرات کہ ہر قسم کی تکلیف و زحمت ارباب ضلالت و غوایت سے پائے محتاج اظہار
و تشریح نہیں معلوم ہر موافق و مخالف نزدیک و دور ہے اور کما ینبغی معروف و مشہور
اور ہتک شعائر دین و ملت اور تعرض و مزاحمت تبلیغ و دعوت کے وقت بمفاد ارشاد
الہی ان نکثوا ایمانہم من بعد عہدہم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمة الکفر انہم لا ایمان لہم

تعلیم پہنچتی ہون مخالفین اسلام سے شرعاً ہر قسم کا عہد و پیمان مرتفع اور فوراً اقرار
صلح و امان یکلخت منقطع ہونیکا حکم ہے اور ہر زندیق و مرتد اگر تعلیم و تفہیم اور مباحثہ
و مناظرہ کے بعد راہ راست پر نہ آوے واجب القتل و مباح الدم ہے اور بلا تفریق
مومن و کافر ہر قسم کے فاسق و فاجر پر اقامت حدود شرعیہ اور تالیف و تصنیف
کتب دینیہ اور الزام و سرکوبی مخالفین اسلام بدلائل و براہین یقینیہ کہ خاصہ حضرات علما
اعلام اہل اسلام ہر وقت و عصر میں رہا ہے تمامہا حفظ دین و حمایت مذہب پر شاہد
ہیں اور حفظ عقل بھی اسلام میں نہایت مہتم بالشان ہے اور شہادت اصول کثیرہ اسکے
واسطے بہت سا سامان ہے شرعاً اسباب زوال و اختلال تمامہا متاصل و منتفی ہیں فقط
فکر حفظ ہی نہین بلکہ دواعی تقویت و تکمیل بھی قرار واقعی ملحوظ و مرعی ہین بالاستقرا
معلوم ہے کہ فتور عقلی دو وجہ سے ہوجاتا ہے اولاً استعمال اشیاے خبیثہ جیسے افیون
و شراب وغیرہما سے خورد و نوش میں احتراز نکرنا کہ اکثر اوقات انسان ان کے استعمال سے
مبتلاے نسیان و جنون و توہمات بیجا اور مصدر افعال بہیمی و حرکات بیہودہ و نازیبا
بنجاتا ہے ثانیاً اشتغال ملاہی و ملاعب اور استماع اغانی و معازف کہ اوسوقت بیجا
قواے حیوانی احساس و تمیز امر حق سے صراحتاً مانع عقل و مخل دماغ ہوتا ہے اور جائے
وساوس شیطانی کیواسطے قلب انسان موضع و محل تفرغ بنجاتا ہے ان دونوں امور سے
جسطرح کہ شریعت محمدیہ میں لحاظ کیا گیا ہے کسی دین و مذہب اور اخلاق و آئین حکماو
سلاطین میں نہین ہوا ظاہری مضار و مفاسد کہ ہر ایک سے پیدا ہوتے ہین بیان کیے

اور جملہ نقائص و معائب اخروی کہ اون پر مرتب ہین مفصلاً بتلاے قال اللہ تعالی یا ایہا
الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ
لعلکم تفلحون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر
ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فہل انتم منتہون اس آیت سے صاف ظاہر ہے
کہ اے اہل ایمان اگر فلاح دارین تمکو مطلوب ہے تو انصاب و ازلام یعنی باطل معبودون
کی تہان اور فالون کے تیر اور شراب و قمار سے اجتناب لابد و ناگزیر ہے اسواسطے
کہ وہ بذاتہ پلید ہین اور ساختہ شیطان مرید شیطان خواہش رکہتا ہے کہ اس کے
سبب لوگون کے درمیان فتنہ و فساد پہیلا دے اور خدا کی عبادت و یاد اون کے
دلون سے بہلا دے پس کیا ہو تم اون سے باز رہنے والے اور حرمت سرود
وغنا آیہ کریمہ ومن الناس من یشتری لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم
ویتخذہا ہزوا اولئک لہم عذاب مہین سے ثابت ہے اور اسلیے فقہیہ کتب شرعیہ مین
اسکا ذکر آیا ہے کہین لہو اور باطل و زور اور کہین رقیۃ الزنا و منبت النفاق و
شیطانی مزمار رکہا ہے موجب اسکے کل ملاعب بیہودہ مثل شطرنج و تاش و گنجفہ
اور چوسر و جوئے مین اشتغال و رجمیع مسکرات جیسے افیون و شراب و گانجہ
وغیرہا کا استعمال حرام ہے اور ان امور مین شرعاً اخذ اجرت بہی قطعاً حرام
و ممنوع ہے اور ان کے مرتکب معتاد کی شہادت و گواہی ساقط و غیر مسموع
آئین سے ہر ایک کی مباشرت پر عتاب و تہدید اخروی شارع سے موعود ہے

اور اقامت تعزیر وحد دنیا مین بہی معین ومعہود اسیواسطے سلاطین اہل دین کے
عہد مین ممالک محروسہ سے کہین بہی شرابخانہ مجینڈو خانہ وبہنگیڑ خانہ وغیرہا بنانیکی
اجازت نہ تہی اور نہ افیون گانجہ کی کہین تجارت تہی ان احکام کا مقصد یہی منشا ہے
کہ آدمی کی عقل مین کسیوقت فتور وزوال نہ آوے اور نہ کسی نہج سے ضعف
واختلال راہ پاوے چنانچہ گاڈفری ہگنس ان حکمون کی بابت یہہ شہادت دیتا ہے
۶۰ محمد کے قانون کی روسے کل قمار بازی کی صاف ممانعت ہے اس قانون
کی مراد مفید سے یقینا کوئی منکر نہوگا آپ کے اخلاق کی خوبی سے انکار ہے کیونکہ
کہتے ہین کہ آپنے صرف اوسکو انجیل سے نقل کیا ہے مینے اس برائی کی ممانعت کو نہ
احکامات عشرہ مین دیکہا نہ انجیلون مین مگر چونکہ موسی اور عیسی دونو کی رسالت کو آپنے
تسلیم کیا تہا اور اقرار کیا تہا کہ اوسی بنا پر اپنا مذہب قائم کردنگا تو اگر آپنے ان
دونو مذہبون سے وہ حصہ اختیار کئے جو آپکو صاف اور غیر مغشوش مسائل معلوم
ہوئے تو آپنے کچہہ بیجا اور بیقاعدہ نہین کیا اور درحقیقت جبکہ آپ عیسی کے قائل
تہے تو مجہکو نہین معلوم کہ پہر آپ کیا کرتے ۶۱ مورخون نے بیان کیا ہے کہ محمدؐ کے زمانہ مین
اہل عرب میخواری اور قماربازی کی نہایت عادی تہی مگر آپکے دو حکمون کی وجہہ سے
شراب اور قماربازی کا رواج قطعی موقوف ہوگیا آپ کو ذریعہ شہوت رانی اپنے رفقا کا
الزام لگایا گیا ہے چنانچہ اوپر مذکور ہوا تقوی اور پرہیزگاری برائے نام ہی نہین
معلوم ہوتی بلکہ مے نوشی اور قمار ایسے کبائر جرم قرار دئے گئے جو معافی کے لائق نہین

اور جنکی بیخکنی ایکدم سے کی گئی آپکے پیرووں کی کل شہوات نفسانی اور تعصب اور
عادات کی بندش کردی گئی ہے ضرور ہے کہ سب کو ترک کرین ورنہ آپکے تابع
نہین ہو سکتے گبن صاحب درست کہتے ہین کہ حسن عیش و عشرت سے دل الجہاوے
اوسکی قیدون تکلیف دہندہ کو بلاشبہہ رندزن اور منافقون نے اوٹہا دیا ہے
مگر اوس واضع قانون پر جسنے کہ اون کو بنایا یقیناً انصاف کی رو سے اس بات کی
تہمت نہین ہو سکتی کہ اوس نے اپنے مریدون کو اون کی شہوات نفسانی کی اجازت
دینے سے فریب دیا فی الحقیقت میرے قیاس مین انگلستان کی کیا خوش قسمتی ہوتی
اگر بموجب حکم الہی دین عیسوی مین بہی اون کی ممانعت ہو جاتی دین عیسوی مین جو
ویسی ہی پختہ ہے ترمیم کرنے سے مجھکو عذر کرنا چاہیے کیونکہ یہہ امر داخل بے ادبی
یا ادنی مرتبہ یہہ کہ لوگ اوس سے بدظن ہو کر مجھکو گستاخ اور بے ادب ٹہراوین
ورنہ مین یہہ کہتا کہ میری رائے ناقص اور خیالات محدود کے بموجب اگر شراب و قمار
بازی وغیرہ کی ممانعت انجیلون مین پائی جاتی تو انسان کی خوشی کچہہ کم نہو جاتی
اور اگر حضرت عیسی اپنے علم غیب سے جو بزعم لوگون کے اونکو حاصل تہا اور
جسکا محمد کو دعوی نہ تہا منشی چیزون کی ممانعت کردیتے بجز اون صورتون کے جنمین
وہ دوا کے طور پر ضروری ہون تو اس سے کچہہ برائی زیادہ نہو جاتی انتہی اور عقل
کے اسباب فتور سے شرعاً جب حکم احتراز موکد ہو گیا من بعد بانواع متعددہ اوسکی
ترقی مطلوب ہوئی اور وسائل و ذرائع مختلفہ اسکے واسطے وضع کئے کبہی جہان کی سیر

وسیاحت پر ترغیب دی تفتیش روزگار کے قصد سے ہو یا بعزم تحصیل منفعت مختلف
اجناس و پیداوار امصار و دیار کی تجارت مطلوب ہو یا تلاقی یاران و اعزا کی حاجت خواہ
مشاہد معظمہ و خانہ کعبہ کی زیارت سفر بحری سے ہو یا بری سے کیونکہ سبب زیادت
دانش و تجربہ اور نہر پختہ کاری ہے اور کبھی فضائل علم و عمل بیان کیے اور تدبر
فی آیات اللہ اور اوسکے صنائع غریبہ مین فکر و خوض اور کیفیت خلق ارضین و سموات
اور طرز ایجاد و اشجار و نباتات اور طریق پیدایش حیوانات و جمادات مین تامل و تفکر کا
حکم دیا اور خود ہی اقسام و خواص اشجار و نباتات اور انواع و لوازم احجار و حیوانات
اور کیفیت نزول ماء و تصریف ریاح اور تسخیر کواکب و تقدیر منازل اور فصل و فضائل
اشیا و غیرہا کہ مظاہر قدرت و مناظر فطرت ہین ارشاد کرکے علم ہائیۃ الاجسام و فلکیات
اور عنصریات و معدنیات اور علم نباتات و علم حیوانات اور علم ہیئت و علم کیمیا یعنی اجزا
اصلیہ مرکبات کی تفتیش اور اوراک تحقیق اسباب اختلاف اوصاف و عوارض مع اتحاد النوع و
الجنس اور دیگر اصول و فروع حکمت و فلسفہ کیجانب ہدایت کی کہ مفید حدت و جلاء عقل اور
باعث ظہور کمال صنعت و صفت حضرت باری ہے اور یہ بھی کہدیا کہ اسکی استعداد و صلاحیت اور
لیاقت و قابلیت ہر شخص مین موجود و مرکوز ہے اور قوت ممیزہ جمیع مکلفین مین علی السویہ مخلوق
باانیہمہ جو شخص اپنے متقدمین کی تقلید مین پڑکر قدرت صانع کی ادراک سے محروم و معطل ہوگا یا انہماک
فی الشہوات کے سبب غافل و جاہل رہیگا عند الحساب اسکی معذرت مردود اور وہ جہنمی و ناری ہوگا
واسطے اثبات اس دعوی کے چند آیات مناسب مقام اسجگہ نقل کرتا ہون ناظرین با انصاف سے بہ ہمہ جہت استدعا ہے

کرا دینگے مفاد و مواد پر بلا تعصب و اعتساف فکر و لحاظ فرمائینگے قال من عز شانہ اللہ الذی
جعل لکم الانعام لترکبوا منہا و منہا تاکلون و لکم فیہا منافع و لتبلغوا علیہا حاجۃ فی صدورکم
و علیہا و علی الفلک تحملون و یریکم آیاتہ فای آیات اللہ تنکرون افلم یسیروا فی الارض
فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلہم کانوا اکثر منہم و اشد قوۃ و آثارا فی الارض
فما اغنی عنہم ما کانوا یکسبون و قال اللہ الذی سخر لکم البحر لتجری الفلک بامرہ و
لتبتغوا من فضلہ لعلکم تشکرون و قال الذی جعل لکم الارض مہدا و جعل لکم فیہا سبلا
لعلکم تہتدون و قال افلم یسیروا فی الارض فتکون لہم قلوب یعقلون بہا او اذان
یسمعون بہا فانہا لا تعمی الابصار و لکن تعمی القلوب التی فی الصدور و قال ان فی
خلق السموات و الارض و اختلاف اللیل و النہار و الفلک التی تجری فی البحر بما ینفع
الناس و ما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتہا و بث فیہا من
کل دابۃ و تصریف الریاح و السحاب المسخر بین السماء و الارض لآیات لقوم یعقلون
و قال و ہو الذی انزل من السماء ماءً فاخرجنا بہ نبات کل شیء فاخرجنا منہ
خضرا نخرج منہ حبا متراکبا و من النخل من طلعہا قنوان دانیۃ و جنات من اعناب
و الزیتون و الرمان مشتبہا و غیر متشابہ انظروا الی ثمرہ اذا اثمر و ینعہ ان فی ذلکم
لآیات لقوم یؤمنون و قال و فی الارض قطع متجاورات و جنات من اعناب و زرع
و نخیل صنوان و غیر صنوان یسقی بماء واحد و نفضل بعضہا علی بعض فی الاکل ان
فی ذلک لآیات لقوم یعقلون و قال و اللہ خلق کل دابۃ من ماء فمنہم من یمشی

علی بطنہ ومنہم من یمشی علی رجلین ومنہم من یمشی علی اربع یخلق اللہ ما یشاء ان اللہ
علی کل شیء قدیر وقال وان لکم فی الانعام لعبرۃ نسقیکم مما فی بطونہ من بین فرث
ودم لبنا خالصا سائغا للشاربین ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا و
رزقا حسنا ان فی ذلک لایۃ لقوم یعقلون واوحی ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال
بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون ثم کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربک ذللا یخرج من
بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس ان فی ذلک لایۃ لقوم یتفکرون وقال
الم تر ان اللہ انزل من السماء ماء فاخرجنا بہ ثمرات مختلفا الوانہا ومن الجبال جدد
بیض وحمر مختلف الوانہا وغرابیب سود ومن الناس والدواب والانعام مختلف
الوانہ کذلک انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ان اللہ عزیز غفور وقال ومن ایاتہ
خلق السموات والارض واختلاف السنتکم والوانکم ان فی ذلک لآیات للعالمین وقال
سخر لکم اللیل والنہار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ ان فی ذلک لایۃ لقوم یعقلون
وقال ہو الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورا وقدرہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب
ما خلق اللہ ذلک الا بالحق یفصل الایات لقوم یعلمون ان فی اختلاف اللیل والنہار
وما خلق اللہ فی السموات والارض لایات لقوم یتقون ان الذین لا یرجون لقاءنا ورضوا
بالحیواۃ الدنیا واطمانوا بہا والذین ہم عن آیاتنا غافلون اولئک ماواہم النار
بما کانوا یکسبون وقال واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم واشہدہم علی
انفسہم الست بربکم قالوا بلی شہدنا ان تقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ہذا غافلین او

تقولوا انما اشرک اباؤنا من قبل وکنا ذریتہ من بعدہم افتہلکنا بما فعل المبطلون اسواسطے
متقدمین اہل اسلام نے ہرطرح کے کمالات علمیہ وصناعات کسبیہ اور علوم حکمیہ وفنون
عقلیہ کے تحقیق وتفتیش میں تمامی باشندگان عالم سے زیادہ محنت وعرقریزی کرکے اون
علوم وفنون کہنہ ومندرسہ کو بالحاق تحقیقات نفیسہ جدیدہ حیات تازہ بخش کر
دنیا کے کل قوموں مین شایع وذایع کردیا فی الحقیقت اونہین کی نخل ہمت وجانفشانی کا
یہہ ادنی ثمر ہے کہ آج علم وتہذیب کا چرچا ممالک یورپ مین گہر گہر ہے دیکہو سدلیو
جو ایک نامی مدرس علوم تواریخ کا ملک فرانس مین تہا اور ارباب فنون مین ایک
رکن رکین شمار کیا جاتا تہا تواریخ عرب مین یہہ لکہتا ہے کہ قوم عرب بلاشبہ ہمارے
یعنی یورپ کے اوستاد ہین جسسے انکار نہین ہوسکتا اور اونہون نے وہ سامان مہیا
کئے جس سے ہماری یہہ تاریخین بنین اور اونہون نے ہی حالات سفر کا قلم بند کرنا
شروع کیا اور اونہون نے ہی مشاہیر لوگون کی زندگی کا حال تواریخ مین لکہنا اختراع
کیا اور وہی صناعی اور دستکاری مین اس مرتبہ کمال کو پہونچی جسکی انتہا نہین ہوسکتی
اور اون کی عمارتون اور مکانات کے آثار کے دیکہنے سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ
نہایت بڑے کاریگر اور صناع تہے اور ایسی ہی باتین جو عرب نے نئی نئی ایجاد کی ہین
اون سے عرب کی اسقدر فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ آجتک اوسکے موافق کسی نے
عرب کی قدر نہین کی اور کسیکو اون کا اصلی رتبہ نہین معلوم ہوا چنانچہ جب علم فزیک
یعنی طبیعیات اور علم طب اور علم تواریخ اور علم کیمیا اور علم فلاحت عرب کے ہاتہ آیا

تو اونہون نے اوسمین اور کمالات اور خوبیان زیادہ کردین حالانکہ ایسے کامون
مین وہ زیادہ دل نہین لگاتے تہے بخلاف اور علوم عقلیہ کے جنمین اونہون نے
حد سے زیادہ کوشش کی تہین اور نوین قرن کے شروع سے پندرہوین قرن کے
آخر تک اوسمین بدل و صرف رستے تہے یہان تک کہ ان علوم مین اون کی فضیلت
حد سے زیادہ بڑہکر ہوگئی تہی اور جہان تک ہمکو معلوم ہے گویا وہ ایک شمہ عرب کے
اوس اصلی فضیلت کا ہے جو آج تک ہمکو معلوم ہی نہین ہوئی مگر بہرکیف عرب کے
قوم ہمارے جملہ فضل و کمال کا اب بہی سرچشمہ ہے اور جن کے کمالات کو ہم یہہ سمجہتے
تہے کہ یہہ اور قوم کا ایجاد ہوگا وہ اب ہمکو اون کی کتابون کے دیکہنے سے معلوم
ہوتا چلا جاتا ہے کہ اصل مین سب کے موجد عرب ہی ہین اسکے بعد یہہ مورخ واسطے
تائید اپنے کلام کے اسکندر ہمبلط جرمنی کا یہہ قول نقل کرتا ہے عرب کے قومون کو خدا
تعالی نے دنیا مین اسلئے پیدا کیا تہا کہ وہ علوم و فنون اور اسباب تمدن کو اون
مختلف قومون تک پہونچا دین جو فرات کے کنارہ سے اسپانیہ کے وادی کبیر تک
پہیلے ہے ہین چنانچہ ان تمام قومون نے جملہ کمالات اسی قوم عرب سے حاصل
کی تہی اور اہل عرب کی طبیعتون مین قوم بنی اسرائیل کیطرح یہہ بات نہ تہی کہ وہ کسی
قوم سے نہ مل سکتی ہون بلکہ وہ برخلاف اسکے سب قومون سے ملتے جلتے تہے اور اونکی
اسی عادت نے تمام دنیا مین اون کے فضائل کو پہونچا دیا مگر باوجود ملنے جلنے اور
اختلاط کے عرب مین ایک یہہ کمال تہا کہ وہ جہان جاتے تہے اپنی عادات کو نہ چہوڑتے تہے

اور کسی کی وضع یا چال چلن کو نہ اختیار کرتے تہے اور اون کے مزاج کسی کے ملنے سے ہرگز نہ
بدلتے تہے اور رمانیا کی قوم نے باب تمدن مین جوکچہہ حاصل کیا یا جو کچہہ اوسکو آیا وہ عرب ہی کی
فتوحات کے زمانہ طویل کے بعد آیا اور عرب ہی سے اوس نے سیکہا عرب جہان جاتے تہے
اپنے طریق تمدن کو گویا اپنے ساتہہ لیجاتے تہے اور جہان وہ قیام کرتے تہے اونکا طریق تمدن
بہی وہان پہیل جاتا تہا چنانچہ اون کی عادت تہی کہ جس ملک مین وہ گئے وہان اونہون نے
اپنی زبان اور اپنے علوم اور اپنے دین اور اپنے اخلاق مہذب کو شایع کرنا شروع کیا اور
اپنے ایسے عمدہ اشعار کو پہیلایا جنہیں گویا منسینقرز اور تربدور شاعرون نے اپنے اشعار کی بنا
رکہی ہے بعد اوسکے یہہ مورخ لکہتا ہے کہ ہم یہہ کہتے ہین کہ عرب کی تصنیفات اور اونکی مخترعات
سے ہمارے نزدیک یقیناً یہہ ثابت ہوگی کہ اہل عرب کی عقلین حقیقت مین سب قومون کی
عقلون سے زیادہ تیز تہین اور اونکی عقل کی خوبی کا شہرہ فرنگستان یورپ تک پہونچ گیا تہا
اور یہہ بڑی حجت اور نہایت قوی دلیل اسبات کی ہے کہ عرب کی قومین کمالات علمیہ اور فنون مین ہمیشہ
ہماری معلم اور ہماری اوستاد تہین اور اس بات کے اور لوگ بہی قائل ہین انتہی اور تاریخ
دُروی مین جسکا مصنف وزیراعظم ملک فرانس کا ہے یہہ لکہا ہے کہ ایک زمانہ مین یورپ کی
جہالت کی تاریکی مین ٹکرین مارتی پہرتی تہی کہ دفعتاً اوسپر امت اسلامیہ کیجانب سے ایک نور
علوم ادبیہ اور فلسفیہ اور فنون صناعی اور دستکاریون وغیرہ کا پرتو افگن ہوا کیونکہ اوس
زمانہ مین شہر بغداد اور بصرہ اور سمرقند اور دمشق اور قیروان اور مصر اور فارس اور غرناطہ
اور قرطبہ وغیرہ علوم و فنون اور صناعی کے مرکز تہے اور جہان کہین کمالات علمی اور عملی

پہلی انہین شہرون مین سے پہلی اور قرون متوسطہ مین سے اٹالیان یورپ انہین شہرون
مین سے علوم و فنون کو اوڑالیگی انتہی اور یہہ بہی اوس تاریخ مین مرقوم ہے اور علوم
ریاضیہ مین تو اہل عرب نے نام پایا ہے خصوصاً اون علما نے جنکو خلیفہ ہارون رشید نے
قسطنطنیہ سے بلایا تہا سنہ ۱۳ع کی آغاز مین خلیفہ ہارون رشید نے دو بغدادی عالمون کو
حکم دیا کہ تم صحرای سنجار کے خط طولی کے ایک درجہ کی مسافت کو ناپو اور اوسکی پیمایش کرو
تاکہ اوس سے کرویت زمین کی بالمشاہدہ ثابت ہوجاوے چنانچہ قطب شمالی کے ارتفاع
سے جو اوس خط کے ایک طرف چلنے سے ظاہر ہوئی تہی زمین کی کرویت کو ثابت کیا علاوہ
اسکے اہل عرب نے کتاب اقلیدس کی شرح کی اور بطلیموس کی زیج کو درست کیا اور منطقۃ البروج
کی تعدیل کا حساب لکہا جیسا کہ اونہون نے اوقات اعتدال کے اختلاف کو لکہا تہا اور اسیطرح
اونہون نے سنین شمسیہ و سنین زمینیہ کے اختلاف کو لکہا اور اون کے درمیان مین
چند دقیقون کا فرق پایا اور عرب نے تحریر کیواسطے نئے قسم کے آلات ایجاد کیے اور علاوہ
ان کمالات کے اور بہت سی باتین ہین جنسے بخوبی یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اہل عرب فن
ریاضی مین بہی ایسا ہی کمال اور ایسی ہی دستگاہ رکہتے تہے اور منجملہ اون کے وہ عجیب
و غریب مکانات رصدیہ ہین جو مدینہ سمرقند کے گرد بنے ہوئے ہین اہل یورپ اس بات کا
اقرار کرتے ہین کہ اہل عرب نے کاغذ کے ایجاد کرنے مین کپڑے کے ایجاد پر بہی فوق حاصل
کیا چنانچہ اسی سبب سے عرب مین کتابین بہت سی ہوگیئن اور اون سے بہت سے فائدے
ہوئے اور عرب کو فن طب مین بہی نہایت کمال حاصل تہا یہان تک کہ وہ اس فن مین

مشہور ہوگئے تہے اور یہہ فن اونہون نے یونانی کتابون سے حاصل کیا تہا چنانچہ ابن رشید مغربی کے جالینوس کی تصنیفات پر بہت سے ایسے حاشیہ ہین جنکے دیکہنے سے فن طب مین اہل عرب کا کمال معلوم ہوتا ہے اور عرب کے فلسفیون مین سے بہی چند شخص ایسے مشہور ہین جو ایک زمانہ مین حکیم اور طبیب بہی ہوگئے ہین جنمین ایک بوعلی سینا ہے جس نے سنہ ۱۰۲۶ ہجری مین انتقال کیا اور ایک وہی ابن رشید ہے جسکا ذکر ہوا اور یہہ لوگ اس درجہ لائق وفائق مشہور تہے کہ اونکے دشمن بہی اونسے معالجہ کرانے کی تمنا رکہتے تہے ایک خاص فضیلت حکماء عرب کو پانیون کے مقطر کرنیکے طریقون اور بہت سے عمدہ عمدہ دواؤن کے استعمال مین حاصل تہے اور منجملہ اون علوم کے جنمین اہل عرب کو اورون پر فضیلت تہی ایک علم جغرافیہ ہے اور اس فن مین اون کو فضیلت صرف اس سبب سے حاصل ہوئی کہ اون کو دور دراز ملکون پر فتح نصیب ہوئی اور بڑے سفرون کی جانب اونکو ہمیشہ رغبت رہی اسوجہ سے اونکو بہت سے ایسے شہرون کا حال معلوم ہوگیا جہان یا تو اہالیان یورپ پہونچ ہی نہ سکے اور یا وہ اونکو بہول گئے اور اس فن مین جو لوگ بہت مشہور تہے اون مین سے ایک تو ابو الفدا اور ایک مسعودی اور ایک ادریسی ہین اور عرب کی تجارت کا حال یہہ ہے کہ اونکو ہمیشہ تجارت کی طرف رغبت رہی ہے اور جب اون سلطنت پیرینی پہاڑ سے جو فرانس اور اسپین کے بیچ مین ہے بڑہکر جبال ہمالیہ تک جو شمالی ہند مین ہے پہونچے تو اوسوقت وہ دنیا کے بڑے تاجرون مین ہوگئے اور فن زراعت مین تو اونکے مثل کوئی زمانہ مین نہ تہا اسواسطے کہ جسقدر پانی وغیرہ کہینچنے اور اوسکو اپنی کہیتی کی کیاریون پر پہونچانے مین یہہ لوگ مضبوط تہے دوسرا ہو نہین سکتا

اونہین کا کام تہا کہ دہوپ کی شدت مین اپنی کہیتی کیاری کے کام مین مصروف رہتے تہے بس
اون کی یہہ سیرت جسکے اہل بلنسیہ ابتک پابند ہین اس قابل ہے کہ ہم اون کا اقتدا کرین اور
علاوہ ان کمالات کے فنون دستکاری کو اہل عرب نے رومیون کے بڑے بڑے شہرون مین جاکر
حاصل کیا یہان تک کہ وہ اس فن مین بڑے بڑے صناعون مین ہوگئے چنانچہ اس باب مین
اون کے کامل ہونے کی سند یہہ ہے کہ مقام طلیطلہ جو سلطنت اسپانیہ کی ماتحت تہا وہان کے ہتیار
نہایت مشہور تہے اور مقام غرناطہ کا حریر مشہور تہا اور ان چیزون کی اسقدر شہرت تہی کہ اہالیان
یورپ باوجود اسکے کہ اون کو عرب سے بسبب مخالفت مذہبی نہایت نفرت اور عداوت تہی ہمیشہ
اونکو عرب سے بیش قیمت پر خریدا کرتے تہے اور اونکو نہایت پسند کرتے تہے غرض کہ مملکت
اسپانیہ کو اتنی ترقی اور رونق مین یہہ شہرت خلفائے راشدین کے شروع زمانہ مین ہوئی
اور پہر اوسکی آبادی کو ترقی ہوتی گئی اور روز بروز اوسکی رونق بڑہتی گئی یہان تک کہ
جب شباب اوسکی ترقی کا ہوا تو صرف ایک مقام قرطبہ مین دو لاکہ گہر اوسکے باشندون کے
ہوگئے اور چہہ سو ۶۰۰ جامع مسجدین اور پچاس شفاخانے اور اسی عام مدرسے اور نوسو ۹۰۰ حمام
اوسمین بن گئے اور یہہ مجمل روزمحیہ اوس انتظام مدن اور ترقی عرب کا ہے جو اہل عرب نے
وادی تاج کے کنارون سے لیکر جو اسپین کا وادی کبیر ہے ہندوستان مین وادی ہندوس
تک اپنی لیاقت سے پہیلایا تہا اور جسکی لطافت اور روشنی سے آنکہین چہکتی ہتین اور اکثر
ملکون مین جنکو مسلمانون نے فتح کیا دیانت داری اور مسلمانون کی زبان اور قران کے احکام
برابر جاری ہے اور اہالیان یورپ قرون متوسطہ مین انہین مسلمانون سے کمالات

علمیہ اور صناعیان وغیرہ اوڑا لیگئے اور گو بعض صناعیان اہل عرب کی ایسی بہی ہین جو
اونہون نے اورون سے لی ہین لیکن بسبب اس بات کے کہ اونکی تہذیب اصلاح اونہین
کے زمانہ مین ہوئی فضیلت اونہین کو حاصل ہے انتہی ملتقطا اور گاڈ فری ہیگنس لکہتا
ہے ۱۱ مین بخوبی جانتا ہون کہ عیسائی لوگ مسلمانون پر اور اون کے مذہب اور ہر ایک
شئے پر شاہانہ حقارت سے نظر ڈالنے پر مائل ہین مگر وہ تحقیق کرین تو معلوم ہوجاویگا کہ اہل
اسلام اپنے مذہب کے تقرر کے تہوڑے ہی عرصہ بعد کل روی زمین پر سب سے زیادہ فیاض
اور باعلم قوم ہوگئے اور یہہ کہ علوم مفیدہ متقدمین کی نسبت بہی اون کے ذریعہ سے ہمکو
زیادہ پہونچے ہین اور اوس کے مذہب مین فیاضی اور اخلاق کامل کے مسائل کثرت سے ہین
اور اون کے مذہب کو جاہل متعصبون کے جرمون سے الزام لگانا جیسے کہ وہ اس زمانہ مین
رسوا ہے ویسا ہی بیجا ہے جیساکہ دین عیسوی کو بعض اوسکے پادری اور محققون کے جرمون
سے ہے ۱۱۱ فرنگی اپنی حالت کی فوقیت پر جو اون کو علوم اور فنون اور فوج مین مسلمانون
حاصل ہے بڑے نازان ہین اور اگر کوئی شخص اون کی گفتگو سُنے تو یہہ گمان کرے کہ زمانہ
سابق مین کوئی قوم اس عمدہ اور مفید تحصیل مین کبہی فائق نہین ہوئے لیکن اسمین بہا مے لو
بہت دہوکا ہوگا کیونکہ شاید بجز بعض فروع اوس حکمت کے جو تجربہ سے متعلق ہے اور دوا
کارخانون کے کوئی ایسے فن اور علم کی شاخ نہ تہی جو خلیفون کی رعایا مین اوس کمال کو
نہ پہونچی ہو جو اوسکو اب گریٹ برٹن مین حاصل ہے ۱۱۲ رچرڈسن صاحب جنکی شہادت پر
اس باب مین کیسکو شک ہوگا یہہ کہتے ہین آٹھوین اور نوین اور اوسکی بعد کی صدیون مین

جب فرنگستان مین جہالت اور بے علمی چہا رہی تہی اور شاہزادے اور بڑے بڑے تعلقدار
نوشت و خواند سے عاری ہوتے تہے اہل عرب علم اور ذہانت مین مثل اون رومیون کے تہے جو اغوسطین
پادشاہ کے عہد مین تہے بلکہ بوجہ سلطنت کے وہ رومیون کی بہ نسبت شان و شوکت اور عمدہ
رونق اور راحت زندگی مین اون سے بڑہکر تہے خلیفہ مہدی اور رشید اور مامون اور
نامی خاندان بنی عباس کے اور بادشاہ عالم اور ذہین اور خلیق تہے اور چونکہ
علم اور ذہن بادشاہی عنایت حاصل کرنیکے وسائل یقینی تہے اسیوجہ سے سب لوگ
اونکو حاصل کرتے تہے شاہزادے اور سپہ سالار اور وزیر لیاقت علمی کے صرف حامی ہی
نہ تہے بلکہ خود نامی قسمون مین بڑا رتبہ رکہتے تہے انتہی اور بذیل دفعہ ۱۵ یہہ کہنا ہے
عرب کی قدیم عادتون کی نسبت سیل صاحب نے قرآن کے ترجمہ کے پہلے دیباچہ مین جو بیان
نکتہ چینی کے ساتھ لکہا ہے وہ دیکہنا چاہیئے کہ زمانہ جاہلیت مین عرب عورتون کو مثل مال
و اسباب کے سمجہتے تہے اون سے مثل لونڈیون کے سلوک کرتے تہے اور اپنی بیٹیون کو زندہ
دفن کرتے تہے جناب پیغمبر مبعوث ہوئے اور دو صدیون تک بہادری اور سخاوت اور خدا
پرستی نے دنیا کے اخلاق پر روشن نشان چہوڑا یہہ دو صدیان اکثر باتون مین یونان و روم
کے نہایت عمدہ زمانون کی مانند ہوئین ہمنے دیدہ و دانستہ دین اسلام کا ذکر کیا جو کہ زمانہ
حال کے تمام مذہبون مین سب سے زیادہ ایک حال پر قائم ہے اور اسی سبب سے ابتک متضمن
بہت سے نقصانون اور قباحتون کا ہے انتہی اور طامس کارلائل صاحب کہ نہایت نامور
عالم ہین اپنی کتاب لکچرز آن ہیروز مین لکہتے ہین اسلام عرب کے قوم کے حق مین گویا تاریکی

مین روشنی کا آنا تہا عرب کا ملک پہل ہی پہل اوسکے ذریعہ سے زندہ ہوا اہل عرب گلہ بانون
کی ایک متفرق قوم تہی اور جبسے دنیا بنی تہی عرب کے چٹیل میدانون مین پہرا کرتے تہے اور
کسی شخص کو اون کا کچہہ خیال بہی نہ تہا اوس قوم مین ایک اولوالعزم پیغمبر ایسے کلام کے ساتہہ جسپر
وہ یقین کرتے تہے بہیجا گیا اب دیکہو کہ جس چیز سے کوئی واقف ہی نہ تہا وہ تمام دنیا مین مشہور
و معروف ہوگئی اور چہوٹی چیز نہایت ہی بڑی چیز بن گئی اوسکے بعد ایک صدی کے اندر
عرب ایکطرف غرناطہ اور ایکطرف دہلی ہوگئی عرب کی بہادری اور عظمت کی تجلی اور عقل کی
روشنی زمانہائے دراز تک دنیا کے ایک بڑے حصہ پر چمکتی رہی اعتقاد ایک بڑی چیز
اور جان ڈالنے والا ہے جسوقت کوئی قوم کسی بات پر اعتقاد لاتی ہے تو اوسکے حالات بار آور
اور روح کو عظمت دینے والے اور رفیع الشان ہوجاتے ہین یہی عرب اور یہی حضرت محمدؐ
اور یہی ایک صدی کا زمانہ گویا ایک چنگاری ایسے ملک مین پڑی جو ظلمت مین کس مپرس ایک
ریگستان تہا مگر دیکہو کہ یہہ ریگستان زور شور سے اوڑجانیوالی بارود نکلا آسمان تک اوٹہے
ہوئے شعلون سے دہلی سے غرناطہ تک روشن کردیا انتہی اور ایک آتشی شکل لکہنے والا این
سیکلوپیڈیا کا کہنا ہے کہ ہم اس بات پر یقین نہین کرسکتے ہین کہ اسلام نے تمام انسانون
کی بہلائی کے لیے کیا لیکن اگر نہایت ٹہیک کہا جاوے تو یورپ مین علوم و فنون
کی ترقی مین اوسیکا حصہ تہا مسلمان علی العموم نوین صدی سے تیرہوین تک روشنی یورپ
کے لئے روشنضمیر معلم کہے جاسکتے ہین خاندان عباسیہ کے خلفا کے نہایت عمدہ زمانہ سے
یونانی خیالات اور یونانی تہذیب کا از سرنو سرسبز ہونا شمار کیا جاسکتا ہے قدیم علم عرب

ہمیشہ کیواسطے بغیر کسی علاج کے مفقود ہو جاتا اگر مسلمانون کے مدرسہ مین اوسکو پناہ نہ ملتی عرض
فلسفہ قدرتی چیزون کی تواریخ جغرافیہ علم تاریخ صرف و نحو علم کلام اور فن شاعری کی بہت
سی کتابین پیدا ہوگئین جنمین سے اکثر اوسوقت تک جاری رہینگی اور تعلیم دیجاوینگی
جب تک کہ نسلین تعلیم ہونیکے واسطے پیدا ہوتی رہینگی انتہی اور جان ڈیون پورٹ لکھتا
ہے اہل عرب خیال کرتے ہین کہ دنیا چار چیزون کے سبب قائم ہے وہ چار چیزین یہ ہین
علم علما انصاف شاہان ۔ نماز صلحا ۔ جرأت دلیران اور ان سب سے زیادہ بات یہہ ہے
کہ اونہون نے قران شریف مین خدا تعالی سے کہوایا ہے کہ مال و منال دنیا ناچیز اور فی الحقیقت
ہے مگر علم و فضل نعمت بے زوال ہے آنحضرت نے بڑے شد و مد سے علم کے پڑہنے
کیواسطے نصیحت فرمائی ہے اور آپکے خویش یعنی حضرت علی کا یہہ قول ہے کہ اللہ تعالی کی بڑی
عنایت ہے اگر مال کی جگہہ علم عطا فرمائے پہلے جن لوگون نے فلسفہ اور حکمت کو دوبارہ
مروج کیا وہ لوگ بے شبہہ ایشیا کے اہل اسلام اور ملک اندلس کے مسلمان تہے یہہ لوگ قدما
اور متاخرین کے ہم سلسلہ خیال کئے جاتے ہین اور اونہون نے خلفاے عباسیہ اور بنی امیہ
کے زمانہ مین خروج کیا تہا علم و فضل جو اصل مین مشرق سے یورپ مین آیا یہہ حقیقت مین
دوبارہ لانا اہل اسلام ہی کا باعث تہا یہہ بات مشہور ہے کہ اہل عرب مین چند سو برس سے
علم و فضل کو رواج تہا مگر ہم لوگ ہنوز جہالت اور بدعلمی مین مبتلا تہے اور علم و ادب ہمارے
یہان سے بالکل نیست و نابود ہوگیا تہا مسٹر صاحب کا قول ہے کہ مورخان معتبر کے
نزدیک کہ دسوین صدی مین یورپ کس درجہ کی جہالت مین پڑا ہوا تہا اور بلحاظ فلسفہ اور

حکمت مین سوای منطق اور فصاحت اور بلاغت کے کوئی علم شامل نہ تہا اور وہ خیال کرتے تہے کہ یہی دونون علم عقل انسانی کی بنیاد ہین یہہ بات یقینی ہے کہ اس زمانہ مین اہل عرب نے ملک ہسپانیہ اور اٹلی مین بہت سے مدرسے جاری کئے تہے اور ان مدرسون مین ہزارون طلبا عربی فلسفہ اور حکمت کی تعلیم پاتے تہے اور پہر ان علوم کو انگریز عیسائی مدرسون مین جاری کرتے تہے ہمین اس بات کا اقرار کرنا چاہیئے کہ تمام قسم کے علم یعنی طب و طبیعیات اور فلسفہ اور ریاضی جو دسوین صدی سے یورپ مین جاری ہوئی یہہ سب اصل مین اہل عرب کے فلسفہ مدارس سے سیکہے گئے تہے مگر خصوصاً اندلس کے اہل اسلام بانی فلسفہ یورپ خیال کئے جاتے ہین پہلے علم شعر اور علم داستان اہل یورپ مین اہل عرب کے سبب سے رائج ہوا اہل اسلام نے اپنی فتوحات حاصل کرنیکے بعد ترقی زبان کے سبب علم ادب کیطرف توجہ کی جب وہ یہہ بات حاصل کر چکے تو ان کی علمی ترقی ایسے قلیل عرصہ مین ہوئی کہ کبہی متقدمین کو بہی ایسے قلیل عرصہ مین حاصل نہوئی تہی اہل یونان نے اٹہہ سو سال مین علم ادب مین کمال حاصل کیا اور اسی قدر عرصہ مین اہل روما کے یہان بہی عمدہ مصنف پیدا ہوئے اتنے ہی عرصہ مین روما زبان کی ایک فرع نے جنوبی فرانس مین ترقی پائی اور وہان علم ادب کا رواج ہوا مگر اہل عرب نے صرف ڈیڑہ سو برس کے عرصہ مین علم ادب مین کمال کرلیا اور قدما کے فلسفہ اور شاعری اور فنون کے نگہبان بن گئے اہل روما اور گوتہہ لوگون نے ہسپانیہ کو دو سو برس مین فتح کیا تہا مگر اہل عرب نے صرف بیس برس مین اس ملک کو فتح کیا اور کوہ پرنیز سے اوترکر ادہر فرانس مین پہونچ گئے اونکو علمی ترقی بہی ایسی جلد حاصل ہوئی جیسے

اونہین فتحین حاصل ہوئی ہتین الی قولہ سول سے اصفہان تک اہل عرب کا علم بہت جلد
پہیل گیا بغداد اور کوفہ اور قاہرہ اور بصرہ اور فارس و مراکو اور قرطبہ اور غرناطہ اور
ولنسیہ اور سول مین اہل عرب کی حکمت اور فصاحت اور بلاغت نے بہت جلد رواج پایا انتہی
اور تواریخ فلسفہ ہنری لوئیس مین لکہا ہے مسلمانون ہی کی وجہہ سے یورپ علم اور فلسفہ
پہونچا اس امر خاص مین یورپ اون کا ممنون احسان ہے اور اس سے بڑا احسان عرب کا
یورپ پر یہہ ہے کہ اون لوگون نے علم ہندسہ اور ہیئت اور طب اور کیمیا مین بڑی کوشش
کی اور اونہین کی بدولت اسپین سے فرانس ہو کر فرنگستان مین علم پہیلا انتہی اور ڈاکٹر سیلیر
اپنی کتاب کے حصہ دوم مین کہتا ہے کہ فرنگستان مین جو علوم کا چرچا ہوا سو وہ عربون سے
ماخوذ ہوا ہے اور اونہون نے اور ولایت والون سے حاصل کیا تہا مگر عربون نے خاص
اون کتابون پر التفات کیا جنمین علم ریاضی اور طبعی اور الہی مندرج تہے اور فرنگستان کی
ممالک مغربی بہی عرب کے ترجمون کے وسیلہ سے اون علمون سے آگاہ ہوئے شارلیمین شاہ
فرانس نے اون علمون کو زبان عربی سے لاطینی مین ترجمہ کروایا دستکاری کی صنایع بدایع
ممالک فرنگستان مین بہت کم تہے مسلمانون نے اوسکو ترقی بخشی اور علم معماری بہی اہل فرنگ
نے عربون سے اخذ کیا جسمین بڑی شان و انداز اور پاکیزگی نمایان ہوتی ہے انتہی ملتقطاً
مختصراً اور راڈویل صاحب قرآن کے انگریزی ترجمہ مین کہتے ہین عرب کے سیدہے سادہے ہیڑ بکریان
چرانے والے خانہ بدوش بدو لوگ ایسے بدل گئے جیسے کسی نے سحر کردیا ہو وہ لوگ مملکتون کے
بانی مبانی اور شہرون کے بنانیوالے اور جتنے کتب خانے اونہون نے خراب کئے تہے اون سے

زیادہ کتب خانون کے جمع کرنیوالے ہوگئے اور قسطنطنیہ بغداد قرطبہ اور دہلی کے شہرونکو وہ قوت ہوئی کہ عیسائی یورپ کو کپکپا دیا اور قرآن کی قدر ہمیشہ اون تبدیلیون کے اندازہ سے ہوئی چاہئی جو اوس نے لپنے ماننے والون کی عادات اور اعتقادات مین داخل کین سب پرستی کے مٹانے جنات اور دیوتاون کے شرک کی عوض اللہ کی عبادت قائم کرنے اطفال کشی کی رسم کو نیست و نابود کرنے بہت سے توہمات کو دور کرنے اور ازواج کی تعداد کو گھٹا کر اوسکی ایک حد معین کرنے مین قرآن بیشک عربون کے لیے برکت اور قدرت حق تہا گو عیسائی مذاق پر وحی الہی نہو اور جب کہ ہر ایک عیسائی کو بالضرور اس امر پر افسوس ہوگا کہ مسلمان فتحمندون نے بہت سے بہونے پہلے مشرقی کلیسے ڈہا دئے مگر اوسوقت اس بات کو نہ بہولنا چاہیئے کہ یورپ نے منطق فلسفہ کا علم طبابت اور فن عمارت عربون ہی سے لیا اور مسلمانون نے عیش و عشرت کے بہت سے سامان اور مفید چیزون کو ایک ملک سے دوسرے ملک کو لیجانے مین مشرق اور مغرب کو باہم ملادے انتہی الحاصل یہہ تو ایک قصہ طویل و دفتر بے پایان ہے اور باعتراف مخالفین مسلمانون کا کمال علم و فضل مشہود و نمایان اور حکماے سابقین نے کہ علوم حکمیہ کی تحقیق و تدوین مین بذات خود نہایت جانکاہی و عرق ریزی کی جیسا کہ مشہور ہے مگر اس سے قطع نظر کہ اہل اسلام کی مانند اون سے تعمیم و نشر اور علوم و فنون کی ترقی و قدر معرض ظہور مین نہ آئی غرض و غایت تحصیل و تکمیل علم حکمت مین اون سے خطاے فاحش واقع ہوئی انہون نے اکتساب علم و ادراک سے فقط تکمیل نفس بشری کی قوت نظری کا خیال رکہا اور معرفت کمال و قدرت حضرت رب العزت کو کہ فکر

مقصد اصلی ہے اور اخلاص باللہ وکمال عقلی وجمعیت قلبی کیواسطے سبب قوی کچہہ نہ سمجہا بعنایت الہی یہہ رسائی خاص اہل اسلام نے پائی کما قال تعالی والذین یتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا اور حالیہ ممالک فرنگستان مرکز علم وہنر ہین وہ مخصوص دینی منفعت بہبودی ظاہری کی نظر سے ہے مقتضائے تعلیم مذہبی نہین کہ اسکا سبب مین ین عیسوی ماثل شریعت محمدی علی ابان الف نصف ہزار برس تک بقای جہالت وظلمت اور اوائل نصاری کی غفلت وقلت رغبت اس دعوی پر دلیل بین ہے اسواسطے کہ انجیل ہین محاسن علم وعمل قران کے مثل اور حقائق ودقائق کا بیان نہین اور نہ تاکید وتشویق محمد رسول اللہ کی مانند حضرت عیسی کا کوئی ارشاد وفرمان ہے جسکا اثر یہہ ترقی متصور ہو چنانچہ جان دیون پورٹ لکہتا ہے یہہ جو عیسائی کہتے ہین کہ حامی اہل اسلام علم وفن کے دشمن ہین اسکے جواب مین یہہ کہا جا سکتا ہے کہ یہہ بات بالکل غلط ہے بلکہ اسلام ترقی علم مین ہمارے زمانہ کے علم وفضل پر بہت سبقت رکہتا ہے کیونکہ طلب علم اسلام کے اصول مذہب مین داخل ہے اور گاڈفری ہیگنس کہتا ہے سر ولیم جونس اپنے دوسرے رسالہ مین جو ایشیا کے علم ادب کے بیان مین ہے یہہ لکہتے ہین کہ محمدیون کو اون کے شارع کا یہہ حکم صاف تہا کہ علم کو دنیا کے دور دراز حصون مین بہی تلاش کرو میری دانست مین اسکو محمد نے انجیل سے نقل نہین کیا اور نہ روم کے قانونون سے جنکے بموجب مخالفون کے علم کا سیکہنا ممنوع ہے انتہی معہذا اسقسم کے علم وفضل کی اشاعت وترویج اون لوگون کی نسبت کہ پابند دین ومقید مذہب ہین ذات ملاحدہ وزنادقہ سے یورپ مین بدرجہا متوافر وزیادہ ہونا جسکا کسی کو انکار نہین ہو سکتا ہے اس دعوی پر

شہادت ظاہرہ ہے اور ماورا اسکے اون ملکون مین جسقدر زر وپیہ صرف تعلیم مین آتا
ہے اوس سے بدرجہا تعداد مین زیادہ استعمال مسکرات و شراب ورمجالس رقص و سرود
درباب کے خرچ مین آتا ہے کہ منشاء انتشار و تکدر قلب و دماغ اور موجب تاریکی و تیرگی عقل
وحواس ہے کتنا بڑا عیب و نقصان ہے کہ جس چیز کی فکر ترقی بدل و جان ہے اوسکے موانع کا
کچھ نہی انتظام و بندوبست ہوا ورنہ اوسکی کثرت وگرم بازاری سے کسی کو خوف و خلجان
ہوا اور چونکہ قران مین بہت سے مطالب پر براہین عقلیہ و دلائل یقینیہ قائم ہین مثلاً
نمرود سے وقت ادعاے الوہیت حضرت ابراہیم کا یہہ سوال کرنا ان اللہ یاتی بالشمس من
المشرق فات بہا من المغرب اور درباب حساب و کتاب آخرت مشرکین کا آنحضرت سے استعجاباً
کہنا اذا کنا عظاما و رفاتا ءانا لمبعوثون خلقا جدیدا اور جناب رسالتمآب کا بتعلیم رب الارباب
یہہ جواب دینا قل یحییہا الذی انشاہا اول مرۃ وہو بکل خلق علیم اور نصاری کا عقیدہ کہ
حضرت عیسی کو ابن اللہ جاننا ہے اور بغیر باپ کے اون کی پیدایش ہے باعث شبہہ ہے اوسکو
مضمون ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون سنا کر حل کردینا
اور اعتقاد الوہیت و وجوب وجود کو کہ مقتضی استغنای ذات بہہ وجوہ ہے باظہار امارات
حدوث و افتقار کانا یاکلان الطعام کہکر باطل ٹھہرانا اور امتناع شرکاے واجب الوجود
و استحالہ تعدد وجبا کو مضمون آیت کریمہ وما کان معہ من الہ اذا لذہب کل الہ بما خلق ولعلا بعضہم
علی بعض اور قل لو کان معہ الہۃ کما یقولون اذا لابتغوا الی ذی العرش سبیلا اور لو کان فیہما
الہۃ الا اللہ لفسدتا دلیل عقلی و برہان ساطع سے ثابت کرنا الی غیر ذلک مما لا یحصی جنکے مقابلہ مین

مخالفین سے آجتک باوجود سعی وجہد جہید کچھہ جواب نہوا اور دلیل کے سنتے ہی معارض
مبہوت وذلیل ہوکر حالت سکوت وصموت مین رہا یہہ امور باجمیعہا اسباب ترقی ذہن وذکاوت
ماسبق کے علاوہ ہین جسکے ارشاد وہدایت سے اہل اسلام نے ترتیب علم مناظرہ وکلام کیا اور ہر مخالف
کو حجج عقلیہ وبراہین قطعیہ سے بخوبی الزام دیا اور اوسکے بیان امم ماضیہ اور تذکرہ وقائع گزشتہ
اسطریق پر کہ اوسکے پڑہنے سے عبرت اور بصیرت اور موعظت ونصیحت حاصل ہو اور ان
کے خواص سے ہے ہر آئینہ موافق ومخالف سے کسی کو بعد معائنہ اسمین تامل نہین ہوسکتا
کہ اوسکے قصص سے بہی ہر ایک آیت مین خدا کی عجیب حکمت وقدرت نظر آتی ہے اور ہر جملے
مواعظ موثرہ وتنبیہات حسنہ جلوہ گر ہین جو کہ مدعا حقیقی علم تاریخ سے ہے
کما قال جل ذکرہ وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک وجاءک
فی ہذہ الحق وموعظۃ وذکری للمومنین وقال لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب
ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شئ وہدی ورحمۃ لقوم
یومنون گو کہ بیبل کی بہی بعض حصون مین انبیا کے قصے مندرج ہین سو قطع نظر اس سے
کہ اون مین بکثرت ہزل وفحش مختلط ہے اور بجای عبرت اوسکے پڑہنے سے گناہ کی جانب داعیہ
رغبت اور قوای بہیمیہ کو حرکت ہوتی ہے جیسا کہ بطور نمونہ اصل دوم سے یہہ حال گو نہ
معلوم ہو چکا اوسکے ابواب کے ابواب بلکہ بعض بعض تمام وکمال کتاب سے تمیز خطا وصواب
مطلق حاصل ومتصور نہین اور اسلام کے موافق فرضیت ازالہ نجاست ظاہر وباطن
اور تاکید تزکیہ قلب وتطہیر بدن اور حلت جملہ اشیاء طیبہ نفیسہ کہ مفید فطانت وجودت

ذہن ہین اور حرمت اغذیہ خبیثہ و مشارب منشہ کہ منشاء اخلاط فاسدہ متعفنہ اور سبب
ظہور خبط و فتور ہین اسی اصل کی رعایت اور مصلحت حفظ عقل کی ٹہیک ٹہیک مطابق
ہین باقی رہا حفظ مال سو اوسکی نسبت بہی خود خدای ذو الجلال نے بوجوہ کثیرہ سے اپنے
بندون کو نصیحت و پند دی بیجا خرج و اسراف اور تضییع مال جیسا بہر طرح کہ عقلا کو
قبیح ہے ویسے ہی بشہادت مسائل شرعی ممنوع و شنیع ہے قران مین جا بجا مبذرین
اخوان الشیاطین ٹہیرایا ہے اور مسرفین کو بعید از حضرت رب العالمین فرمایا اور
اسی کیواسطے منجانب اللہ آنحضرت وات ذا القربی حقہ والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیرا[۱]
اور ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطہا کل البسط فتقعد ملوما محسورا[۲] کا حکم آیا
اور اپنے مقبول و مقرب بندون کا نشان لوگون کو یہہ بتایا والذین اذا انفقوا لم[۳]
یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذلک قواما اور تعلیم معاملات از قبیل استقراض و تجارت
و رہن اور تنبیہ قطاع الطریق و حد سرقہ اور تلقین احکام تولیت و اجارہ و سائر لین
دین اور ضمان غصب و نہبہ کہ ابواب کثیرہ حدیث و فقہ مین مفصلاً مذکور ہین اسی اصل
کیجانب داعی ہے اور سفر بحر و بر کی اباحت اور صیف و شتا مین رحلت کی اجازت
جیسا کہ بنص قرانی ثابت ہے اور بحکم تزودوا فان خیر الزاد التقوی[۴] کہ مسافر کو فکر
زاد و راحلہ اور ضروریات سفر و توشہ لینے کی ہدایت ہے اور واسطے طلب معاش کے
دن کا موضوع ہونا کہ مفاد آیہ کریمہ وجعلنا ایۃ النہار مبصرۃ لتبتغوا فضلا من ربکم[۵]
اور آیت وجعلنا النہار معاشا[۶] سے مراد ہے جواز تحصیل مال و منال پر ہادی ہے

اور اسی بنا پر سبحانہ اللہ لوگون کو یہ امر ہوا ولا تؤتوا السفہاء اموالکم التی جعل اللہ
لکم قیاما وارزقوہم فیہا واکسوہم وقولوا لہم قولا معروفا وابتلوا الیتامی حتی اذا بلغوا
النکاح فان آنستم منہم رشدا فادفعوا الیہم اموالہم ولا تاکلوہا اسرافا وبدارا ان
یکبروا ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف فاذا دفعتم
الیہم اموالہم فاشہدوا علیہم وکفی باللہ حسیبا جسکے بموجب ہر سفیہ و بیخرد کو تصرف فی اموالہم
سے شرعاً معذور رکہا اور اوسکے خیر خواہ ولی مربی و ولی کو بجاے اوسکے قائم کیا
عورتون اور لڑکون ناتجربہ کار کو تفویض مال اسی جہت سے ناجائز ہے اور کم عمر یتیمون کا
حکم بباعث نقصان عقل ہیارث کی تشخیص و تحصیل مین غیر ناخذ بیجا تصرف و تغلب سے
ولی کو بہی ممانعت و نہی ہے اور اداے امانت کیوقت اخذ شہادت بہ ہدایت شرعی چنانچہ
یہہ مسائل کتب فقہ سے کتاب الحجر و باب الولایت مین بشرح و بسط مذکور ہین اوائل سلاطین
کہ وسعت حکومت و سلطنت کی طرح تجارت کو بہی ترقی کامل حاصل ہوئی اور مضائق و
مشکلات تجارت اور قسم قسم کے محصول کہ لوگون سے اونکے ہم مذہب بالجبر وصول کرتے
تہے اور عہد اسلام مین وہ مفقود و مرتفع ہوگئی در اصل ان سبکا باعث و منشا وہی خیال
حفظ مال ہے ہر عاقل و دانا پر ہماری اس تقریر سے واضح و مستنیر ہے کہ رعایت اصول خمسہ
اسلام مین بوجوہ کثیرہ ہے اور مخالفین کی شہادت سے بہی معلوم ہر صغیر و کبیر ہے کہ شرع
محمدی کی نظیر کیا بلکہ عشر عشیر بہی کسی دین و شریعت اور مشرب ملت مین پایا نہین جاتا
اگرچہ توریت کے بعض احکام رعایت بعض اصول مین مثل اسلام ہین لیکن قطع نظر اسکے کہ وہ بہی

اصل واحد کی رعایت مین اسلام کے ساتھ تمام وکمال شارکت و مساوات نہین رکھتے اور
جو مین اون سے فائدہ عام نہین خاص قوم بنی اسرائیل سے مخصوص ہے اور اون مین بھی فقط
سیاست دنیوی سے تہدید ہے بعد مرگ عذاب آخرت و عتاب رب العزت کا تذکرہ بھی نہین
جس سے انسان کے قلب پر زیادہ اثر ہو بعض حکم خلاف اصول مذکورہ بھی موجود ہین مثلاً
باب ۲۵ کتاب استثنا مین یہہ حکم ہے کہ جب بنی اسرائیل سے کوئی شخص لاولد مرجاوے
تو اوسکے بھائی پر لازم و واجب ہے کہ اپنی بھاوج کے پاس رہے اور پہلوٹھا بیٹا جو اوسکے
نطفہ سے پیدا ہو مرحوم بھائی کی جانب سے منسوب ہو اور اوسیکا کہلاوے اور یہہ حکم بدرجۂ
غایت موکد ہے حتی کہ خداوند نے یہودا کے بیٹے اونان کو اس جرم مین کہ وہ اپنے بھائی
غیر منکوحہ کی جورو کے پاس جب جاتا اس خیال سے کہ لڑکا میرا نکہلائیگا نطفہ کو زمین پر ضایع
کر دیتا تھا ہلاک کر ڈالا نہ تو توافق مزاجین و تراضی طرفین اسکے بموجب شرط ہے اور
نہ ضرورت انتظار انقضاے ایام عدت اور شخص ثانی کی اولاد پہلی کی جانب منسوب کرنا
اوسپر موید طرہ اور دوسرا خبط ہے یہہ حکم صریح مخالف حفظ نسب ہے اور برعکس اصل حفظ
عقل سواے وقت عبادت ہر حال مین شراب کی اباحت ہے چنانچہ باب دس کتاب احبار
مین مذکور بصراحت ہے اور حضرت نوح و لوط و اسحاق شارب الخمر ہونے کی روایت بھی
حلت شراب پر دال بالوضاحت ہے اور سبیل اغانی و معازف کے سماع کی بھی توریت مین
اجازت ہے بلکہ اوسکے موافق نبیون اور رسولون نے بنفس خود ہر قسم کے باجے بجلائے ہین
اور ہر طرح کے راگ گائے حضرت موسی نے فرعون کے غرق ہونے پر راگ گایا اور اونکی

باب ۱۵ خروج ۱۲

ہمشیرہ مریم نبیہ نے دف بجایا اور حضرت داؤد ساؤل بادشاہ کے روبرو بربط نواز
باب ۱۶ اول سموئیل ۱۱ یعنی طالوت
کرتے اور خود بھی ہمیشہ عین عبادت کیوقت آلات معازف بانسری و رود و مردنگ سماع و سرود
رنگ برنگ گاتے اور لوگون کو بھی اکثر اوقات گیت گانے اور طبلہ مین بربط بجانیکی
زبور ۱۵۰
ہدایت فرماتے چنانچہ اسی بنا پر بروز عبادت تمام عیسائی ابتک اپنے گرجا گھرون سے
نوائے زیر و بم اور صدائے تال و سم سناتے ہین اور ساتوین برس چھوٹکارے کی رسم
ماننا اور ہر پچاسوان برس یوبل کا سال ہے یہ بھی تمامی معاملات اور منافی حفظ مال ہے اور
انجیل کی موافق اصول خمسہ سے کوئی بھی ملحوظ و مرعی نہین اسواسطے کہ کسی صنعت و حرفہ
اور کسب و پیشہ سے طلب معاش درست نہین اور نہ روز آئندہ کے واسطے کہانے کپڑے کا
رکھ لینا مباح و جائز اور سفر کے وقت زاد و راحلہ کا بھی لینا ممنوع ہے نہ سارق و زانی
اور قاتل و مجرم کو خوف عقوبت و تعزیر ہے اور نہ مقامر و شرابی اور کافر بد دین کی
تذلیل و تحقیر اور مستند تقریر اون کی اس باب مین یہ ہے کہ حضرت مسیح نے ایک عورت
فاحشہ سے جسکو فقیہ و فریسی بنظر سزادہی پکڑ کر لائے تھے مزاحمت و دار و گیر نہ کی اور
نہ اوسپر اقامت حد و تعزیر کی چنانچہ باب ہشتم انجیل یوحنا مین یہ قصہ مذکور ہے اسی
بنا پر فی الحال کل ممالک فرنگستان مین باوجود کامل اقتدار عیسائی بادشاہون کے ہر جگہہ
فحش و زنا کی کثرت مشہور ہے اور بے تعداد ولد الزنا ہر شہر و قصبہ مین موجود ہین
چنانچہ باشندگان سلطنت روس میں فی ہزار ایکسو بیس (۱۲۰) حرامیون کا شمار ہے
اور فی ہزار دو سو (۲۰۰) حرامی علاقہ جنوب جرمنی مین ہین اور فرانس مین فی ہزار ستر اور انگلینڈ

مین فی ہزار ستاسٹھ حرامی ہین (نصرت الاخبار دہلی مطبوعہ ا۔ اکتوبر ۱۸۷۱ء بحوالہ مدراس ٹیمز)
اور یہان تک اس کی کثرت ہے کہ علاقہ ویلز مین جو شامل سلطنت انگلینڈ ہے ایک سال
اولاد منکاحی کی تعداد کلہم ایک ربع تھی باقی لوگ تین حصہ کے قریب ولد الحرام حساب مین
آئے اور یہہ تو اون کی شمار تھی جو ولد الزنا زندہ بچ رہتے ہین اور اون کا حرامی
ہونا یقینی ہے اور جو ہر سال بنظر اخفاے عیب و طعن مقتول و دفن ہو جاتے ہین
یا جنکا حال لوگون سے مستور و پوشیدہ ہے اون کی بیحساب تعداد اس شمار کے
علاوہ ہے چنانچہ بحساب وسط فقط انگلینڈ مین سالانہ تین ہزار حرامی بچے خاص
اخفاے زنا کی وجہ سے قتل ہوتے ہین کیونکہ عرصہ دس برس مین تیس ہزار بچے
قتل ہوئے ۱۸۷۰ء مین خاص پایہ تخت انگلینڈ شہر لندن کے گلی کوچون مین ننہے
ننہے بچون کے چار سو اکاسی لاشین پڑی ہوئی ملین وہان بہت سی عورتین اور مرد
ایسے ہین کہ حرام کار عورتون سے اون کے بچون کو کچھہ اجرت ٹہراکے پالنے کے بہانے
لے آتے ہین اس شرط پر کہ اون کو اپنے بچون سے پہر کبہی واسطہ نہ پڑے بعد تحصیل مال کے
وہ ظالم خدا ناترس اون اطفال ناکردہ گناہ کو تکلیف بہوکہ پیاس یا زہر وغیرہ کے
استعمال سے مار ڈالتے ہین (اودہ اخبار مطبوعہ ۷۔ نومبر ۱۸۷۱ء) اور انگلستان
و فرانس مین انہین حرامی بچون کی حفظ و پرورش کیواسطے جابجا ہسپتال و شفاخانے
تیار ہین جنمین بکثرت پلنے رکھے رہتے ہین وقت بیوقت تاریکی و ظلمت مین جس فاحشہ
و زانیہ کا دل چاہے بہ تبدیل لباس و وضع ایسے بچون کو وہان رکھہ آئے اون کے

دریافت حال و تفتیش حقیقت سے ملازمین واہلکاران متعینہ کو منجانب سرکار ممانعت
ہے (پرچہ علیگڈہ گزٹ مطبوعہ ۱۸۷۳ء) اور یہہ مکروہ عیب فی زماننا ایسے پہیلے ہین
کہ فقط دارالسلطنت لندن مین کم سے کم پچاس ہزار کسبی ہے اور اسی شمار سے بیرنجات
ہین (صفحہ ۹ کتاب مراۃ الصدق جسکا مصنف و مترجم دونون عیسائی ہین) اور
دارالخلافت کلکتہ مین کہ دس ہزار چہہ سو اڑسٹہہ کرستین رہتے ہین اون مین سے
بہت سے آدمی نہایت مجہول ہین اور اون کی عورتین اس قسم کی ہین کہ اگر اون کو
بازاری کسبی کہا جاوے تو بجا ہے چنانچہ ایک پادری نے صاحب اخبار پاینر کو لکہا
کہ جو لوگ ان کرستینون مین سے مفصلات کی عدالتون مین نوکر ہین اون کی بہوبیٹیان
علی الاعلان کسب کرتی ہین اور اون کی اس بدافعالی پر ہندو مسلمان دونون قوم
کے آدمی نفرین کرتے ہین (طلسم حیرت ہوراس مطبوعہ پنجم دسمبر ۱۸۷۴ء) چہہ مہینے
قریب کا تذکرہ ہے کہ شہر اکبراباد مین ایک شخص مسیحی مذہب کے بیٹے کا اپنی حقیقی بہن
کے ساتہہ متلوث و خراب ہونا پادریان مشن پر کہلگیا تو اونہون نے براہ عاقبت
اندیشی اون دونون بہن بہائی کے باہم شادی کرادی مسیحی صاحب نے کہ دونون کے
وکیل و ولی تہے ہندوستانی ہونیکے باعث ہر چند اس باب مین اپنی مخالفت و
ناراضی ظاہر کی الا وہ کچہہ مفید و کارآمد نہوئی یہان سے معلوم ہوا کہ عیسائیون مین
نکاح و شادی پر محرمات شرعی اخوات حقیقی اور اصل فرع سے بہی زہد و ورع
نہین ہے حالانکہ منصوص بالیقین احبار ان کا مرتکب مستوجب قتل و قابل دار ہے

اور علی ہذا القیاس شراب خواری ومسکرات فروشی بھی بدولت عہد دولت ان لوگون
کے خوب شایع وذایع ہے عموما بازارون مین جیسے تجارت غلہ وترکاری ہے ویسے ہی اسکی
بھی کما ینبغی گرم بازاری ہے اور جہان بزازہ کی دو چار دکانین لب سڑک کشادہ
ہین وہین چند شراب خوار وچند وباز بہی از خود رفتہ وبیخبر افتادہ ہین فقط سنہ ۱۸۶۶ع
مین ایک ملک انگلستان مین ایک ارب گیارہ کروڑ ایک لاکھ بارہ ہزار دوسو ساٹھہ
روپیہ شراب کے نذر ہوئے اور سنہ ۱۸۷۳ع مین ایک ارب چالیس کروڑ ایک لاکھ سینتالیس
ہزار ایکسو بیس روپیہ اسی خرچ مین آئے اور ممالک متحدہ امریکہ مین کہ علم وفضل کی
بہت بڑی ترقی ہے جسمین ایک لاکھ اٹھائیس ہزار مدرسے اور چون ہزار گرجا
گہر مین اور ایک لاکھ چالیس ہزار میخانے ہین (نور افشان اخبار یا دریان مطبوعہ
۸- فروری سنہ ۱۸۷۷ع) اور روس کی آمدنی کا بڑا حصہ یعنی تہائی سے زیادہ شراب کا
محصول ہے جسکی تعداد سالانہ پچیس کروڑ ہے محاصل اراضی وٹیکس سرکاری سے
کلہم گیارہ کروڑ چھیاسی لاکھ اسی ہزار وصول ہوتے ہین باقی آمدنی جنگلی وغیرہ کی ملاکر
کل یافت ستتر کروڑ روپیہ کی ہے (اودہ اخبار مطبوعہ ۱۹ نومبر سنہ ۱۸۷۷ع صفحہ ۲۷۸۸)
کیونکہ بموجب باب دوم انجیل یوحنا کے موافق حضرت مسیح کا پہلا ہی معجزہ کہ ابتدائے
ترقی جاہ وجلال عیسوی اور ازدیاد ایمان وکمال حواری کا سبب ومنشا ہوا یہی تہا
کہ اونہون نے چھہ مٹکون کے آب صاف کو کہ قریب بیس من کے تہا خالص شراب بنادیا
بناءً علی ہذا اون کی نامی اتباع جسقدر بے انتہا مست وسرشار ہین اوسیقدر بدرجہ غایت

ناصر دین و پرہیزگار ہین۔ ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔ **فضیلت**
عاشرہ استیصال وقطع منکرات ومناہی کے لئے دواعی حسنہ سوائے ناسبق جسطرح کہ
شریعت محمدیہ مین بکثرت مقرر ومعین ہین اون کی نظیر سائر قوانین ومذاہب مین مفقود
ہے خوف اطناب سے بفحوای مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ چند امور بمناسبت مقام تذکرہ
اسجگہہ کرتا ہون پہلا ذریعہ یہہ ہے کہ بعد بیان شناعت جمیع افعال قبیحہ ردیہ اور
تنبیہہ وتہدید مناسب حال مرتکب کے یہہ تعلیم کی کہ آدمی کے اعمال صالحہ ذنوب سابقہ و
معاصی گزشتہ کے واسطے کفارہ ہوجاتے ہین رجوع الی اللہ وحسنات کے باعث خدائے
پاک سیئات ماضیہ پر قلم قدرت سے خط کھینچ دیتاہے اور عتاب وتہدید کو ذمہ مرتکب
سے ساقط وخط کردیتاہے چنانچہ یہہ امر قران کی آیات کثیرہ سے ثابت ہے
قال تعالی یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم
ذنوبکم وقال ان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین ہر گنہگار بدکردار کیسی
ہی غفلت مین کیون نہو اگر کچھہ بہی صاحب عقل وشعور ہوگا جب اپنی انحراف و
بغاوت کی مذمت وشناعت کے ساتھہ اس فرمان بشارت کو سنیگا فوراً ہلاکت سے خائف
ہوکر عمر گزشتہ پر بدین وجہ کہ ایسے رحیم وکریم احکم الحاکمین سے اوسین برگشتہ رہا سخت
تاسف کریگا اور بے اختیار اعمال حسنہ کیجانب دائمی التفات وتوجہ رکہیگا اور اصلاح عادات
ومعاملات سے کامل مہذب اور صاحب دین وتقوی ہوجائیگا یہہ مسئلہ واسطے نشر برکات
کے عالم مین کیسا عمدہ ذریعہ ہے اور قصد حسنات وصرف ہمت بنی آدم کے لئے نہایت خوشنما

طریقہ ہے اور بعض صورتون مین غلام کا آزاد کرنا فقرا و مساکین کو کھانا کہلانا اور کپڑا
پہنانا اور در صورت عجز بمقدار معین روزہ رکہنا کہ سبب فناہ علایق و درستی اخلاق ہے
مجرم کیواسطے فدیہ و توبہ ہے از روے توریت ارتکاب گناہ کی صورت مین عمداً ہو یا سہواً
سوختنی قربانی کرنے سے معافی ملتی ہے اسکے سوا دفعیہ عذاب گناہ کسی تدبیر و
چارہ سے نہین ہوتا اسکے موافق اصلاح کامل کب ہوسکتی ہے اور ترک انسداد معاصی
کیواسطے یہہ عمدہ سبب ہے اور از روے انجیل حضرت کا بیجا قتل اور خون ناحق ہر نصرانی
کے ذنوب و معاصی کے واسطے فدیہ ہے نجات کے لئے کافی فقط اعتقاد تثلیث و کفارہ ہے
حسب شہوات نفس شراب اوڑائین خواہ سور کہاوین یا رات دن ناچین گاوین سود لین
چوری کرین مال مارین یا والدین کو ستائین اور حسب مرضی جس عورت سے چاہین دل
لگائین اس سے کچہہ خوف و خطر نہین زبانی ایمان اور توبہ سے وقت نزع کے بہی تو نہین
معافی ملجاتی ہے چنانچہ ابواب متعددہ نامہ رومیون وغیرہ مین صراحت ہے مین کہتا ہون
کہ جب مغفرت کیواسطے کفایت اقرار ہے تو زکوۃ و صدقہ اور عبادت و سائر اعمال حسنہ
کی بجا آوری ناحق و عبث ہوگی اور اس سے قطع نظر کہ یہہ مسئلہ محض خلاف عقل اور بالکل سفسطہ
ہے بلکہ اس تعلیم سے خدا کے عدل و تقدس پر صریح الزام لگتا ہے بجاے اصلاح و تہذیب
آدمیون کے کہ وضع مذہب غرض اصلی ہے اوسکی تلقین سے تو ہر حال مین اعمال
اور عادات و معاملات مین بد نظمی و مفسدہ ہی متصور و متوقع ہے اسواسطے کہ جب اونکو
بموجب اس تعلیم کے کچہہ خوف باز پرس ہی نہ رہا تو وہ نہ رسومات عرفیہ کی پابندی اور نہ دینیہ

ت رعیہ کی معتاد بلکہ حسب سہولت نفس خود مختار، کامل آزاد ہین کیسکی عزت و دولت خواہ باقی
رہے یا برباد ہو اون کی ہر نہج سے حاصل مراد ہو چنانچہ گاڈفری ہگینس اسکی بابت بعد
نقل آیہ کریمہ انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السیئات بجہالۃ ثم یتوبون من قریب
فاولئک یتوب اللہ علیہم وکان اللہ علیما حکیما ولیست التوبۃ للذین یعملون السیئات
حتی اذا حضر احدہم الموت قال انی تبت الآن کے لکہتا ہے عرف اسی آیت سے ثابت
ہے کہ اکثر اسلامی قوموں کا اخلاق عیسائی قوموں کے اخلاق پر فوقیت رکہتا ہے جسکی
صداقت ہر ایک غیر متعصب بلکہ انگریزی کو تسلیم کرنا پڑتا ہے بڑے افسوس کی بات
ہے جہاں کہین ایمان زبانی کو اعمال پر ترجیح دیجاتی ہے اور یہ مسئلہ کا فرانہ جاری
ہے کہ وقت نزع کے توبہ سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہین تو وہان بجز برائی اور
گناہ کے کیا امید ہوسکتی ہے انتہی۔ دوسرا ذریعہ جمیع عاملین حسنات و سیئات کا
مدارج جزا اور اوسکے مروج و بانی کا ثواب و سزا مین برابر و مساوی رکہنا ہے
جسکے سبب ہر آدمی بشرط عقل و شعور گناہ کے صلاح و مشورہ مین ہرگز شریک نہوگا
دوسرون کی ضلالت و گمراہی اور فسق و فجور کا وزناحق اپنے اوپر لیگا بلکہ اس
امید پر کہ محض اپنی کوشش و سعی کی وجہ سے مفت مین صاحب خیرات و زکوۃ یا متعبد
حج و صلوۃ کے مثل بلا تفاوت مستحق ثواب ٹہرتا ہے حتی المقدور امر بالمعروف و نہی
عن المنکر اور دوسرون کی ہدایت و موعظت خیر و شر مین کسی وقت قاصر نرہے گا
وہذا امر واضح غنی عن مؤنۃ البیان فضلا عن تجشم الاستدلال علیہ واقامۃ البرہان

فاما ثبوتہ من القران فلما قال الله تعالی من یشفع شفاعۃ حسنۃ یکن لہ نصیب منہا
ومن یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منہا و قال من قتل نفسا بغیر نفس او فساد
فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ومن احیاہا فکانما احیا الناس جمیعا ہذا وقد
قال النبی صلعم من سن سنۃ حسنۃ عمل بہا بعدہ کان لہ مثل اجر من عمل بہا من
غیر ان ینقص من اجرہ شئی ومن سن سنۃ سیئۃ کان علیہ مثل وزر من عمل بہا من
غیر ان ینقص من اوزارہم شئی قدر علم و ہنر اور نشر خیر و قطع شر کے باب مین
کوئی قاعدہ موافق عقل و قیاس کے اس سے بہتر کسی کتاب مین نظر نہین آیا از اول
تا آخر ہمنے بیبل کو دیکہا پڑہا مگر کوئی ضابطہ اسکے برابر بہی اوسمین پایا ہان
اوسوقت مجھکو قول عیسوی مندرجہ باب ۱۱ کتاب لوقا یاد آیا حضرت مسیح اپنے
مخاطبین سے فرماتے ہین ہابیل کے خون سے ذکریا کے خون تک جو قربان گاہ
اور ہیکل کے بیچ مین مارا گیا ہان مین تم سے کہتا ہون کہ اسی زمانہ کے لوگون سے
طلب کیا جائیگا اور ایسا ہی باب ۲۳ انجیل متی مین مرقوم ہے اگر اسکا عموم مسلم ہو
اور جزئیات تمامی سیئات و معاصی مین یہی ضابطہ کلیہ ملحوظ ہو تو بڑے بڑے
جبابرہ اور فراعنہ متکبرہ کہ دعوی انا ربکم الاعلی اون کی زبان زد تہا اور
حضرات انبیا سے مقابلہ و مقاتلہ کے بعد تمام عمر شرک و بت پرستی پر عمل درآمد
رہا مفت مین اپنے گناہ سے سبکدوش ہو جائین گے اور بعوض جرائم سابقہ
اون کے اخلاف لاحقہ کو گناہ ناکردہ کا بوجہ اپنے سرون پر لینا ہوگا اور اگر

جزاے حسنات کا بہی اسی اصل پر قیاس کیا جاوے تو اور بہی زاید خرابی پیدا
ہوگی معاذ اللہ جمیع اخیار و الابرار اپنے اپنے ثواب سے محروم و دست بردار
ہون گے اور اون کی اتباع متاخرہ اعمال حسنہ قلیلہ کی بدولت متقدمین
کی کل نیکیون کے وارث و مالک بنین گے بموجب اسکے بہی ظہور فلاح سواے
رواج گناہ کسیطرح متوقع نہین تیسرا ذریعہ خدا کا ذکر اوٹہتے بیٹہتے چلتے پہرتے

تیسرا ذریعہ

سوتے جاگتے وقت جدا جدا طور سے مشروع کرنا ہے اور ہر بلندی و پستی پر
تسبیح و تکبیر و دواب و کشتی سے اوترنے چڑہنے کی حالت مین تعلیم حمد و ثناے
خداے تعالی اور ہر کام کے شروع و ارادہ پر بسم اللہ و انشاء اللہ کہنا اور بعد
فراغ و انجام بالفاظ مخصوصہ شکر و سپاس بجالانا علی الصبح ہر روز سب کامون پر
یاد خدا کی تقدیم اور وقت خواب و استراحت اوسکی تمجید و تعظیم اور دن مین بہی
بتکرار بعد ترک جمیع کار و بار غایت طہارت و صفائی کے ساتہ اوسکے روبرو قیام
کرنا اور باظہار عبودیت و بندگی تمامی مہمات دینی و دنیوی مین اپنی عجز و بیچارگی ظاہر
کرنا اور بمراعات خضوع و خشوع و لحاظ اداب ہر امر جزئی و کلی مین اوس سے
استعانت و استمداد چاہنا کہ ہر آدمی پر شرعا واجب و فرض ہے اور حصول ہر راحت
و نعمت کو محض عطاے خالق و مقدر بہ تقدیر سابق سمجہنا اپنی عقل و تدبیر کو اوسکے
وجود کا باعث مستقل نگردانا اور ظہور ہر رنج و مصیبت کو بہی حسب مشیت الہی جاننا
اور اپنی تقصیر و بدی پر اوسکو مرتب ماننا ہے کہ غرض کبر و نخوت اور جنون عجب و خودی

غفلت کیواسطے مانع قوی ہے اور دل کی رقت و صلاحیت پر باعث اور رافع قساوت
وصلابت قلبی ہے بسبب اسکے جو تنزہ و تقدس روحانی حاصل ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ
کل قوائے حیوانیہ و شہوات نفسانیہ پر سیرت ملکی کو تسلط و غلبہ ہوجاتا ہے اور شوقت
قلب انسانی میں یاد خدا کے سوا کبھی ارادہ گناہ ہی نہین آتا چہ جائے وقوع بہ امر
نہی اسلام ہی کی خصائص سے ہے تفصیل مذکور کسی شریعت مین ذکر خدا مامور بہ نہین
اور نہ کسی ہفتہ مین یاد خدا نہایت اولبہ بکمال خضوع و خشوع قلب در غایت طہارت
و صفائی کے ساتھہ ہر روزہ بلکہ پنجوقتہ بلکہ آٹھہ مرتبہ مفروض و مشروع ہے اور ذکر
خفی و جلی اور شغل سری و قلبی اور رعایت پاس انفاس در دفع خواطر و وسواس مفصلہ
جسطرح کہ علم سلوک و تصوف مین مبین ہے کسی دین و مذہب مین مصرح ہے طریقہ اشغال
قلب و حضوری رب اس طرز و قطع اور روش و وضع کے مماثل نہ توریت مین درج ہے اور
نہ انجیل مین مسطور مذاہب سائرہ سے بعض مین تو عبادت خدا کی جگہہ پرستش و تعظیم اصنام
و کواکب بلا نکیر دائر و سائر ہے جنکے مقلدین و اتباع مین ہردم و لحظہ مشاہد فکر رضا
و خوشنودی ارواح متوہمہ و مظاہر ہے اور اہل کتاب کہ بمقابلہ اہل اسلام اکثر دعوی
حق شناسی و خداپرستی زبان پر لاتے ہین سو قطع نظر اس سے کہ خود الحاد و شرک
اونکے اصول و مقولات مین داخل ہوگیا ہے اور الہیات اون کے پہلو بہ پہلو سے
خرافات و ہزلیات مشتمل ہین آٹھوین روز کے سوا درمیان مین عبادت خدا کی
مبالات و پروا نہین رکھتے ہفتہ مین چھہ دن رات برابر جو آزاد محض و خود مختار ہین بے باکانہ

بہی نام خدا کا زبان پر لانا اس عرصہ مین کسی وقت اون پر لازم و واجب نہین فقط ایکدن کی عبادت وہی بنا بر یک وساعت اور وہ ایسی جسمین نہ خضوع و خشوع کی رعایت اور نہ آیات تقدیس تنزیہیہ کی قرارت واسطے عیش و آرام ہفتہ بہر کے کافی و وافی ہوجاتی سبب یہود کے نزدیک شتراط ازالہ نجاست ظاہری اور تحصیل طہارت وصفائی کے بعد خاص بروز سبت خدا ے پاک کی پرستش و بندگی ہوتی تہی اور اوسوقت مسکرات و مفترات سے بہی حکم اجتناب احتیاط از روے توریت بخوبی موکد و محکم تہا تعلیم پولوسی و مذہب عیسوی مین یہہ شتراط و احتیاط بہی بالکل معدوم و مفقود ہوگئی اب فقط یہہ رہگیا ہے کہ اتوار کے روز گہنٹہ بجنے کے بعد جوق جوق عورت و مرد بلا تفریق جماعت د صفل و بغیر تمیز نجاست و طہارت بعضی نشہ شراب سے مست و سرشار اور بعضی عشق پرست لعزم نظارہ بازی و دیدار یار مکان واحد مین کہ گرجا گہر اوس سے عبارت ہے بنا بر یک وساعت جمع ہوکر بلفظ اے باپ اے باپ اوس مالک قاب امم قدوس و شہنشاہ اعظم سے یہہ دعا مانگتے ہین تیری بادشاہت آوے تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر بہی آوے اسکے موجب تو وہ اپنی زبان سے گویا ترقی دولت و اقبال خداوند لایزال مناتے ہین جیسا کہ پولوس باب اوّل نامہ اوّل تمطاوس مین فرماتے ہین ازل بادشاہ غیر فانی نادیدنی واحد حکیم خدا کی عزت اور جلال ابد الآباد ہووے آمین اور ایسے ہی مضامین کو خوش الحان و خوش گلو عورت و مرد اپنی اپنی آواز ملاکر حاضرین جلسہ کو سنلاتے ہین اور عمدہ عمدہ باجونکی

آواز سے بہی یہی دعا گاتے ہین جس سے کل ناظرین و سامعین کے خستہ دلون کو
سراپا محو تماشا و از خود رفتہ اور نفوس غمگین و شکستہ کو محظوظ و شگفتہ بناتے ہین
بقول شخصے ؎ اصول شاہدان رقص پرداز ۔ دو صد دل می ربایند در یک انداز

باین رنگ طاعت ندیدست کس	بقہقہہ نماز اختراع است و بس

اس عبادت سے جسمین نہ خضوع ہے نہ خشوع اور نہ سجدہ رہا نہ رکوع بجز اغراض
نفس و تفریح طبع حصول تقدس روحانی کے نام طمع ہے اور نہ ادراک رضا
قرب ربانی کی امید و توقع کسواسطے کہ اسمین نہ توکچہ توبہ و استغفار ہے اور نہ
اپنی عجز و بیچارگی کا اقرار نہ خیریت عقبیٰ و حسن خاتمہ کی خواہش و طلب ہے اور نہ معافی
جرائم و معاصی کی التجا بحضرت رب ہے جسکے سبب اپنی عبودیت و مکلومی اور جس شانہ
کی شان معبودی و رحیمی ظاہر ہو جیسا کہ عامہ دعوات قرآن و حدیث کا مفہوم متبادر ہے
اور طرفہ ماجرا یہہ ہے کہ اسکی ترمیم و تبدیل اور تنسیخ و تغیر حسب خواہش و
رائے بادشاہان ذی اختیار کی ہمیشہ وقتاً فوقتاً واقع ہوتی رہی جیسا کہ واقفان
تواریخ انگلستان کو معلوم ہے مثلاً از روے درس ۲۹۶۱ باب منشر انجیل کی
کی عبادت کیوقت گہنٹہ کا بجانا اور مجمع کا کرنا جو عیسائیون کا دستور ہے ارشاد
عیسوی کے بہی خلاف ہے نہین معلوم کہ کل کلیساؤن مین یہہ بدعت کیونکر رائج شائع
ہوئی اور اسکے ماورا یہہ طرز دعا کہ ہم اوس ذات مقدس و منزہ کو مخلوقات کی
باپ باپ کہکر ندا و خطاب کرین جادہ اخلاص و ادب سے بہی بمراحل بعید ہے

ہمارے واسطے اقرار عبودیت مین کیا کم رفعتی اور ذلت ہے جسکے باعث سے خواہ
نخواہ نسبت فرزندی ثابت کرین اور بوجہ اپنے اعزاز اور اظہار شان ناحق کیواسطے
اوس ذات بیمثال ایزد متعال کی شان تقدس و تنزہ پر عیب و دہبہ لگاوین تکاد السموات
یتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال هدا ان دعوا للرحمن ولدا ان کل من فی السموات
والارض الا اتی الرحمن عبدا لقد احصاهم وعدهم عدا وکلهم آتیه یوم القیمة فردا ۵

نماز جبین کردن عین خطاست | که طاعت بتنقیص شان خداست

عقیدہ تثلیث و کفارہ سے قوت نظری کو پہلے ہی کمال آچکا اور اس عبادت و
بندگی سے حکمت عملی پر یون زوال آیا اور چونکہ اہل کتاب کی راے مین ہر
رنج و خوشی اور تنزل و ترقی کا باعث اونہین کی تدبیر و سعی ہے لہذا کسی وقت
منجملہ اوقات فرحت و انبساط یا عند زوال النعمة اون سے صدور صبر و شکر اور
شغل یاد و فکر کی بہی امید ساقط و منتفی ہے پس اصلاح عقل و نفس کیواسطے مذہب
دنیا سے فقط ایک ہی مذہب یعنی طریق اسلام کافی ہے اسکے سوا ہر ایک طرز و طور بنظر
غور آئین دانش و حکمت کے منافی ہے لطافت روحانی و قرب ربانی بہی اوسی مین
محصور ہے اور طہارت جسمانی بہی اوسیکی مشہور اوسی سے شبہات نفس کی تجدید و
اصلاح ہے اور اوسی مین دینی و دنیوی نجات و فلاح ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ
علی بصیرة انا و من اتبعنی و سبحان اللہ وما انا من المشرکین انما امرت ان اعبد اللہ
ولا اشرک به الیه ادعوا والیه مآب هذا بلاغ للناس ولینذروا به ولیعلموا انما هو اله

واحد ولیذکر اولوا الالباب ربنا ولا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک
رحمۃ انک عبد الوہاب ؎ دفتر تمام گشت وبپایان رسید عمر + ماہمچنان در اوّل
وصف تو ماندہ ایم + ولوان ما فی الارض من شجرۃ الاقلام والبحر یمدہ من بعدہ
سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ ان اللہ عزیز حکیم +

خاتمہ واضح ہو کہ مجھکو اس تصنیف سے خاصکر کسی مذہب فرقہ کی توہین وحقارت
مد نظر نہین ہے اور نہ بوجہ کسی قوم وطائفہ کی رعایت و جانب داری مقصود بعد
ترک تقلید واتباع ہوا جو طریقہ مفید دنیا و آخرت دیکھا بنظر رفاہ عام نہ بقصد
شہرت ونام اوسکے ترویج واشاعت کو اہم واقدم سمجھا اور بیان حسن وترجیح
عقائد ومسائل مین منجملہ کتب مسلمہ ہر فریق کی اولا د بالذات اونہین کتابون سے
استشہاد کیا جنکو وہ منزل من اللہ والہامی اور قطعی الثبوت وکلام ربانی تصور
کرتے ہین اسیواسطے فضائل اسلامیہ کے ذکر مین راقم نے فقط اخبار وآثار کو مناط
ومدار وقت استناد نگردانا کہ مبادا کوئی مخالف عند البحث اوسکے قبول ورد مین
شاک ومتردد ہو اور واسطے تقویت وتائید اپنے فہم دعوی کے کلام معاندین اسلام
بھی جابجا نقل کردیا جسکی روسے مخالفین پر بخوبی حجت تمام ہوسکتی ہے ارباب
انصاف ودیانت ہر کیش وملت سے اگر ایک ہی فضیلت وخوبی پر منجملہ فضائل مذکورہ
اسلام کامل لحاظ وغور تمام فرماوینگے تو اونکو صاف منکشف وواضح ہوجایگا
کہ بالیقین بنائے قصر اسلام جمیع ہدایت سے از روے احکام مضبوط وقوی ہے

اور تہا مہا اوسکی تعلیم و تلقین بلا ریب و شک موافق الہام و وحی ہے اسواسطے کہ
اکثر مذاہب کے مقتدا و بانی حالانکہ مشہور حکیم و صحبت یافتہ اور نامی فاضل و سیاح و تجربہ کار
پختہ ہوئے ہین اور اون کی اتباع و مریدین سے بہی عوام الناس کے علاوہ صدہا
و ہزارہا اہل دانش و بینش و ارباب عقل و خرد بلکہ بانیان فنون حکمت و فلسفہ اور
مقننان اصول اخلاق و ہندسہ گزر گئے اور موجود ہین اور اون مین سے اکثرون نے
بصرف اوقات عزیزہ و اعمار کثیرہ مسلک مرضی و مختار کی ترمیم و اصلاح مین کوشش
و سعی بہی کی اور بہت سے لوگون نے اس باب مین وحی محرف و ناتمام کلام بزرگان
کی بہی اطاعت و پیروی کی مگر بحمدہ اسوقت تک ایک ہی طریقہ اسلام کی مانند اصل و احکام
مین بہی صاف و سنجیدہ نہین جسکا موجد ایک شخص ناخواندہ محض وامی فداہ ابی وامی
لطف مزید یہہ ہے کہ اون کی بعثت ایسے زمانہ مین ہوئی کہ کل روے زمین پر اوسوقت
ضلالت و گمراہی کی ظلمت و سیاہی چہا رہی تہی ہر قسم کے علم و فن کا وجود محض رائگان
و بے سود ہی نہ تہا بلکہ صفحہ عالم سے کالعدم کیا نیست و نابود ہی ہوچکا تہا مصر و یونان
مین بہی اوسکے آثار و مراسم براے دید و شنید نہ ملتی تہی اور روم و ایران سے بہی اوسکے
نشان و علامات تک عرصہ دراز سے مفقود و ناپدید تہا اور ہندوستان کی حکمت و
فلسفہ کا تو اوس سے صدہا سال پیشتر ہی چراغ گل تہا اور نہ ممالک چین و اقصاے
فرنگستان مین اوسکا کچھہ شور و غل تہا اطراف و اکناف عالم مین کل بنی آدم مشرک
و بت پرست اور ابتلاء شیطان و شہوت مین غرق و بدمست تہے اہل ایران تقیم

خلاق ومعبود بجانب یزدان واہرمن کرتے اور چینی وہندی ہردم مشغول عبادت بودہ وبشن رہتے مذہب عیسوی حالت موجودہ کے اعتبار سے بہی نہایت ذلیل وفرسودہ اور مختلط باخلاق رذیلہ ومجموعہ عقاید بیہودہ ہو رہا تہا حسب تصریح گارڈفری ہیگنس وجان دیون پورٹ وگبن صاحب ودیگر معتبر مورخین عیسائیون کی اوسوقت جمہور مسیحی پرستش تبرکات وتصاویر مین سرگرم ومستغرق تہے اور بیجا جنگ وجدل اور مراسم نا ملایم وتوہمات لغو مین مبتلا ومنہمک بجز نام وظاہری اقرار مذہبی یا باہمی نزاع وخودسری وعداوت قلبی کے وہ لوگ کچہہ نجانتے تہے۔ آجکل کی سی نہ مشن کو وسعت تہی اور نہ ہر گلی کوچہ مین پادریونکی کثرت نہ توریت کا زبان عربی وفارسی مین اوسوقت کوئی ترجمہ تہا اور نہ وجود مطابع سے ہر کس وناکس کو دستیاب اوسکا نسخہ ہوتا عام لوگون کو گرانی قیمت سے اوسکے خریدنے کی مقدرت واستطاعت نہ تہی اور نہ پوپ صاحب سے ہر راہب وپادری کو کتب مقدسہ کے رکہنیکی اجازت ملتی بہرحال خدا کی عرفان وطاعت سے اوسوقت خالی زمین تہی کواکب واصنام کی عظمت وبزرگی کمیسر سبکے ذہن نشین تہی ہر خاص وعام پر اتباع اوہام ازبس مستولی وغالب اور دنیوی لذت وشہوت کی جانب ہر شخص مائل وراغب تہا خصوصاً مشرکین عرب کہ زمانہ سے زیادہ خراب وبد اطوار جہل مرکب مین گرفتار اور جہالت ورعونت آبا واجداد پر ناز وافتخار اون کا دستور وشعار تہا وہ لوگ اسقدر بیہودہ کہ نعوذ باللہ حالت عریانی وبرہنگی مین خانہ کعبہ کا طواف

بہتیروا ولی کہتے اور تالی و سیٹی بجانا اور لاف و گزاف کو عبادت عظمی سمجھتے جاہل
ایسے کہ رحمن و رحیم کو اللہ و اصنام تراشیدہ کا نام جانتے اور ارواح خبیثہ و نجوم
و کواکب کو اپنا معین و مددگار مانتے جنات و ملائکہ کو خداے پاک کا عزیز و رشتہ دار
گردانتے اور اونہین کے واسطے ذبیحہ و قربانی بقصد نذر گزرانتے ایسے بے شعور
و بد سلیقہ کہ بیٹھکر پیشاب کرنا مردون کو اس خیال سے کہ وہ تو عورتون کے حسب
حال ہے محذور و مکروہ بتاتے۔ بیرحم و سنگدل ایسے کہ اپنی اولاد کو خود ہی زندہ
درگور کر دیتے اور اوسکی آہ و زاری او مصیبت و بیقراری پر مطلق ترس و غم
نکہاتے۔ ایسے نالایق و ناخلف کہ بعد وفات اپنے باپ کے اوسکی ازواج و حرمون کو
بنفسہ دخل و تصرف سے باز نرہتے بے شرم و بد لحاظ ایسے کہ بالاتفاق عورت
واحدہ کے پاس شب واحد مین متعدد اشخاص جاتے اور حقیقی بہنون کے جمع
کرنے سے زوجیت مین احتراز نکرتے۔ خودسر و جنگجو ایسے کہ قیاصرہ روم و سلاطین
ایران سے کسی ہنگام مغلوب و زیر نہوے اور دلیری و آزادی مین علی الدوام
ضرب المثل شیر رہے اور ایسے کینہ ور و تندخو کہ صدہا سال تک اونمین شورش
جنگ و پرخاش قایم و بحال رہتی اور ہردم و لحظہ بہہ وجوہ عوض و انتقام تازہ کا
خیال رکہتے۔ نہ اون مین کوئی صنعت و دستکاری اور نہ کچہہ حرفہ و پیشہ فقط
بیجا قتل و غارت اور دست برد ناحق پر اون کا عمل ہمیشہ رہا نہ کسی قانون و قاعدہ
کے مقید و معتاد اور نہ کسی ملت و مشرب کے مطیع و منقاد آئین تہذیب اخلاق و تدبیر

منزل سے یہہ تن عاری اور نہ قوانین سیاست مدن وادب معاملہ اون مین جاری
نہ ارشاد مواعظ انبیا سے کچہہ مسترشد ومستفید در علوم وفنون حکما سے بہی بعض
بے بہرہ وبعید بلکہ حضرات مرسلین کے اسما سے بہی نا واقف وبے خبر اور نہ دقایق
توحید واصول معارف سے اگاہ وبہرہ ور نہ کسی مہذب گورنمنٹ کی اون پر حکومت
وسیاست تہی اور نہ اقوام شایستہ کی اون مین سکونت یا تجارت ایسے وقت مین
کہ کہین سے تحصیل واستفادہ علم وفضل ممکن ومیسر تہا اور نہ کسی کی خدمت وصحبت
مفید دانش ولیاقت ہوسکتی نہ سیر وسیاحت دنیوی واسطے اصلاح خیالات کے
سبب وذریعہ تہا اور نہ مباحثہ ومناظرہ مذہبی تحقیق وادراک ادیان مختلفہ کے لئے
باعث ووسیلہ ایسے مستحکم ومتین مذہب ودین کی بنا وتلقین جسکی ہر ایک دفعہ منجملہ
مسائل ودفعات بیشمار ضوابط وقوانین مالی وملکی اور ائین وقواعد دینی ودنیوی کے
لایق اذعان وتسلیم ارباب فکر وہوش ہو اور بتبدل اشخاص وتجدد زمان سے اوسکی
تعلیم وپیروی کسی کے نزدیک قابل ترمیم وفراموش نہو بحکم انصاف بہت بڑا معجزہ
ہے کسواسطے کہ بلا اعانت وحی والہام ایسے امور عظیمہ کا صدور وسرانجام نہین ہوسکتا
خصوصاً ویسے زمانہ سیاہ وتاریک مین ہمت وکوشش تن تنہا سے باوجود کثرت عوائق
وموانع ہر نوع وقسم کے ایسے مقاصد مہمہ کسیطرح بحسب المرام انصرام نہین پا سکتے
لاسیما ایسے شخص سے کہ امی محض وناخواندہ جہال مشرکین کا صحبت یافتہ اور اوسپر
سیہ طرہ کہ بیکس وغریب یتیم ویسیر نہ کہین کا متمول وامیر جسکا کوئی لائق مصاحب ومشیر نہو

کہ کونسل و پارلیمنٹ بنا دے اور نہ آپ اس لائق کہ کسی بادشاہ کا وزیر باتدبیر ہو
جو احکام مفید خلائق جاری کرا دے نہ بذریعہ سیاحی اوسکو دنیا کی مذاہب مروجہ
کی تحقیق اور نہ حقائق و معارف مین صاحب غور و تدقیق باایں ہمہ وہی آدمی بلا اصلاح
یار و مشاور اور بدون ہمت رفیق و ناصر جمیع اسرار احوال و عقائد اور کل دقایق
مصالح و مفاسد مفصلاً ایکدم سے لوگون کو سنا دے اور تمام مضار و منافع
دنیوی اور عبادات حسنہ و ارتفاقات صالح کلی و جزوی ہر ایک کو بخوبی سمجھا دے
جسکی وجہ سے وہ وحشی قومین کہ مجسم ظلم و فساد اور سراپا جور و عناد تھین برخلاف
عباد و تعمیر بلاد مین کل سکان زمین کے لئے سبب ارشاد و عقل اور ہر علم و ہنر اور
سائر تہذیب و شائستگی کے واسطے بنیاد و اصل ہوگئین ۞ فاصبحو قد اعاد
اللہ دولتہم + اذہم قریش واذما مثلہم بشر + اور یکبارگی ایسے
حقائق اور دقائق علمی و عملی بیان کئے جنکی نور و روشنی سے تمامی سطح ارض کی
جہل و گمراہی زائل و دور ہوگئی اور سرزمین عرب تو خاص کر شبیہ مجمع النور و
ہمرتبہ کوہ طور ہوگئی انبیاے سابقین کے فضایل و کمالات بہ ازالہ روایات سقام
و عیوب نفسانی بذکر مرغوب بیان کئے اور امم گزشتہ کے قصص و حکایات متضمن ترغیب
و ترہیب بہ بسط تمام خوب اداکی احوال جزا و سزاے عالم قبر اور کیفیات حشر و نشر
کسیکے گوش زد نہ تھی اچھی طرح ظاہر کئے اور تذکیر بالاء اللہ و تحذیر بایام اللہ کی وعظ
و پند سے ہزارہا مستفیض و ماہر کئے خدا کی ذات و صفات کی اوس عنوان کے ساتھ

تشریح کی جسکے سننے سے روح کو طراوت و تازگی اور قلب کو تقدس و پاکیزگی حاصل
ہو یہ نہین کہ اوسکو جذبات نفسانی یا ہوسات انسانی کا مصدر و منبع بنایا جاسکے
باعث اوسکی شان استغنا و معبودی باطل و زائل ہو توحید خالص و غیر مغشوش اوسکی
پہلی ہی بسم اللہ ہے جس سے تمام دنیا ناواقف و جاہل تہی اور رضا بالقضا و
توکل علی اللہ و دیگر مراتب توحید اس لطف سے سمجہائے کہ دل بعد ترک تعلق ا[illegible]
دآن اوسکی جانب مائل و راغب ہو جسکی بدولت اوسکی اتباع باقرار مخالفین دیانت
و بزرگی اور عبادت و بندگی مین کل خلقت سے لائق زیادہ اور علم و فضیلت
مین جملہ ارباب ملت و حکمت سے فائق و بالا اور انتظام خانہ داری و تہذیب نفس
مین طوائف انام سے سابق و اعلیٰ اور طرز سیاست و حکمرانی مین جمیع عالم
اوّل و اولیٰ ہو گئے ظاہری طہارت و صفائی بہی اونہین سے مربوط و مخصوص
ہے اور تعلیم روحانی و تنویر قلب بہی اونہین مین مشہود و محسوس ہر فعل و عمل اور
منفعت و ضرر پر صبر و شکر اونہین سے مسموع و گوش زد ہوتا ہے اور فکر ذکر و
شغل بجمعیت حواس و عقل اونہین مین موجود باوجود اسکے ایسے عظیم الشان کارخانہ کو
جسکے مثل نہ صحف سابقہ انبیا سے ہدایت و ارشاد ہوئے اور نہ تلویحات و اشارات
حکما سے ویسی بنیاد پڑی محض مصنوعی و جعلی کہنا اور مذاہب سائرہ کو جنسے ایسے
فوائد مرتب نہ ہوئے اور نہ اون کے اصول سے وہ متوقع و مامول خدا کی قدرت
و ارادہ کی موافق یعنی مطابق الہام و وحی سمجہنا ازروے فکر و غور بہت ہی سخت ظلم

وجور ہے ؎ وکفالت بالعلم فی الامی معجزۃ + فی الجاهلیة والتادیب فی الیتم
؎ نگارمن کہ بمکتب نرفت وخط ننوشت + بہ نکتۂ ادب آموز صد مدرس شد +
مخالفین چشم بینا و دل باعدل سے اسپر کبھی لحاظ و توجہ نہین کرتے اور جہل و تعصب
یا تقلید و طمع کو واسطے ایکدم کے اپنی ذات سے جدا نہین رکھتے ورنہ بلا ریب و
شک انحضرت کی کل تعلیم و دعوت کو مہر نیمروز و ماہ نیم ماہ کی مانند سب مذاہب سے
اول مر صحیح و درست اور راہ حق و صواب سمجھتے۔ فلم یدبروا القول ام جاءهم
مالم یأت آباءهم الاولین ام لم یعرفوا رسولهم فهم له منکرون ام یقولون
به جنة بل جاءهم بالحق واکثرهم للحق کارهون ولو اتبع الحق اهواءهم لفسدت
السموات والارض ومن فیهن بل اتیناهم بذکرهم فهم عن ذکرهم معرضون

بدین اے فرومایہ دنیا مخر — جو خر بانجیل عیسی مخر
سہے مردت عیسی از لاغری — تو در بند آنی کہ خر پروری
نخست آدمی سیرتی پیشہ کن — پس انگہ ملک خوی اندیشہ کن
کسے سیرت آدمی گوش کرد — کہ اول سگ نفس خاموش کرد
بکم کردن از عادت خویش خورد — توان خویشتن را ملک خوے کرد
کجا سیر وحشی رسد در ملک — نشاید پرید از ثرے تا فلک
بر اوج فلک چون پرد جرہ باز — کہ در شہپرش بستہ سنگ آز
مپرور تن ار مرد راے و ہشی — کہ اورا چو مے پروری مے کشی

سگو نے بدست آورا ے بے ثبات	کہ برسنگ گردان نزدید نبات
خدا را ندانست و طاعت نہ کرد	کہ بر بخت و روزی قناعت نہ کرد

تمت بالخیر

قطعہ تاریخ طبعزاد منشی فقید المثیل مولوی عبد المجید صاحب سہسوانی

للہ الحمد کہ از فضل خداوند جہان	مصرع سال طبع گفت سروش الہم
طبع گردید چو این نسخہ مطبوع انام	ناسخ کفر زہے حامی دین اسلام
	۱۲۹۴ ہجری

تاریخ دیگر تصنیف وحید الاماثل والاقران مولوی سید جمیل احمد صاحب رئیس سہسوان

جہان بہ تردید نصاری و یہود و ہندوان	طبع گردید این کتاب بمطالبہ فضل رب
مہم غیبی بگوشم مصرع سالش بگفت	رہنماے مشرکان و کافران بے ادب
	۱۲۹۴ ہجری

رسالہ مختصرہ مسمی بہ رجم الاخوین ملقب بہ فتح المبین علی اعداء الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً

اللّٰہم لک اسلمت وبک آمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک
حاکمت فاغفرلی ما قدمت وما اخرت واسررت واعلنت انت الٰہی لا الہ الا انت
اما بعد واضح ہو کہ جب کہ مدرسہ اسلامیہ عربی سرکاری واقع اکبرآباد مین میرا تعین
وتقرر تھا اوسوقت مین بعض احباب ذوی الالباب نے واسطے تحقیق مذاہب مختلفہ
کے میرے مکان پر جلسہ اختیار کیا اور ہر باب مین مسائل بحث ومناظرہ سے تکرار
مجھسے جو استفسار ہوا حسب اقتضاے وقت جو خاطرخواہ اون کے سوالات کا حل
بشرح وبسط ہوا اور میری تقریر وگفتگو مباحثہ دقیقہ مین بزعم اون کے متین
ومدلل بربط وضبط تھی اوسوقت اونہون نے بیساختہ واسطے تحریر جواب کتاب
ہدایت المسلمین مصنفہ عماد الدین اپنے شوق کا اظہار کیا اور قبل اسکے کہ میرے
اشتغال واوقات پر لحاظ کلی فرماوین اپنی تحریک واستدعا کو خود ہی امر ضروری
وواجب القبول شمار کر لیا اور کتب مناظرہ ومباحثہ قدیمہ وجدیدہ اور رسائل

مذاہب مختلف کو بھی منازل قریبہ و بعیدہ سے باہم پہونچا کر میرے مکان پر لا حاضر کیا
چونکہ اوس دم میرے پاس بجز عذر قلت فرصت جسکو پہلے ہی وہ رد کر چکے تھے
اور کوئی عذر معقول نہ تھا اور بعد از فکر و تامل مجھکو بھی اون کی درخواست کا
سے انجام کل ضروریات صبح و شام پہ بدلائل و وجوہ فائق و راجح بتمام وضوح
ظاہر و لائح ہوا چار و ناچار بقدر وسع افکار مجتمعہ کا استیصال و قمع اور اوراق
متفرقہ کا جمع کرنا شروع کیا اوسی اثنا میں میرے ذہن میں یہہ بات سمائی کہ یون
تو کتب رد و قدح طرفین سے بکثرت ہیں جنکے مطالعہ سے بجز دریافت استعداد
و فکر مصنف اور ضعف و قوت طبیعت مولف کی اور کچھہ حاصل نہیں ہوتا بطلان و
حقیت مذہب کا ادراک کہ غرض اصلی از بحث و مناظرہ ہے ایسی کتابوں سے علما کو
بھی متصور نہیں چہ جائے عوام الناس لہذا اوسکے اول میں ایک مقدمہ کا لکھنا جسکے ذریعہ
سے دنیا کے کل مذاہب پر اسلام کی فضیلت ظاہر و ثابت ہو مناسب معلوم ہوا تاکہ مخالفون
کے واسطے سبب ہدایت اور موافقون کو موجب استقامت ہو اور یہہ بھی اوسمین مصلحت
سمجھی کہ اوسکی وجہ سے شاید عماد الدین وغیرہ کو اگر اون کے دل پر ختم الٰہی نہوئی ہو
پھر راہ رست نصیب ہو جاوے ولا اقل اپنے تنفر و ارتداد سے ہر اعلی و ادنی
کے نزدیک ندامت و پشیمانی اوٹھائین اور بلا ترک شرم و حیا پھر تاب و طاقت گفتگو
و مقابلہ نہ لائین اس انداز پر دو تین جزو کے قریب جب کتاب تصنیف ہوئی اوس وقت
سے لوگون نے جوق جوق اوسکے سننے کا شوق کیا اور اوسکا ذکر و چرچا ہر شخص کے

زبان پر بیتابی ذوق ہوا طلباے مدرسہ نے اوسکی وجہ سے جابجا پادریون کو الزام دیا اور ہر گلی کوچہ مخالفین کو حیران و مبہوت بدرجہ تمام کیا حتی کہ وعاظ نصاری اپنے اضلال و اغوا سے کچھہ دنون باز رہے چند تواریخ و مواقع معینہ اونکے بھی خالی از وعظ ہوگئے اسپر پادری وین صاحب جونسن کالج آگرہ نے بجوش حمیت مذہبی اسرٹ ہوسے پادری عماد الدین کی درخواست وطلبی کی یہانتک یہہ خبرین ایک عیسائی کی معرفت کہ اوسکو میرے ساتھہ قبل از تنصر کچھہ ربط رہا تھا سچھہ تحقیق رہین شدہ شدہ آخر ماہ اپریل ۱۸۶۸ع مین پادری عماد الدین فائز اکبر آباد ہوئے مینے اون کے آنے سے چند روز بعد مشفقی مولوی حسام الدین صاحب مدرس گورنمنٹ کالج کے ساتھہ پادری وین صاحب کے بنگلہ پر جانے کی ٹھہرائی جسوقت کہ مین وہان پہونچا اپنے اخلاق عام سے پادری صاحب موصوف نے مجھکو باکرام و احترام تمام لیا پس ذکر عمر و زید پادری عماد الدین کا تذکرہ درمیان مین آیا اور مباحثہ و مناظرہ کے بابت بھی کچھہ دیر تک مذکور رہا اسپر اونہون نے اپنے دلی مسرت و شادمانی کو ظاہر کرکے فرمایا کہ اونکے یہان بلوانے سے تمناے دلی و غرض اصلی میری یہی ہے مینے کہا بسم اللہ بجہہ تاخیر و دیر کیون ہی ہین میدان ہین جو گان ہمین گو پادری صاحب نے کہا کہ ابھی تک اونکو مکان وغیرہ کی جانب سے اطمینان نہین کچھہ عرصہ کے بعد جب وہ ان مہمات سے فارغ البال ہونگے اوسوقت منظر تصفیہ مباحثہ کا انتظام کیا جاویگا مینے اسکے جواب مین یہہ کہا کہ ۲۱ مئی سے حسب ضابطہ دیڑہ مہینے کی تعطیل ہمارے مدرسے مین

ہونیوالی ہے اگر اسی قبل کہ ہنوز بیس بائیس روز کا عرصہ ہے مناظرہ کا بندوبست ہوجاوے تو بہتر و مناسب ہے باقی رہا چند امور جزئیہ کی نسبت پادری صاحب کا انتشار و تردد وہ کوئی بڑی بات نہین اون سب کا انصرام مشن کی وجہ سے ایکروز مین بحسن انجام ہوسکتا ہے معہذا ایسی ضروریات سے کسی وقت کوئی فرو بشر خالی نہین رہ سکتا اسپر پادری صاحب نے یہہ فرمایا کہ مین جمعہ آئندہ تک اوسکے کل مدارات و شرایط لکھوا کر بوساطت ولیم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج آپ کے پاس بھیجدونگا اتنے دنون مین کل کام سر انجام ہوجاینگے مینے کہا بہت خوب اور جلسہ برخاست ہوا خدا خدا کرتے گھڑی ساعت گنتے وہ جمعہ بھی آپہونچا مگر جواب کچھ نہ پہونچا بلکہ ہفتہ اور روز یکشنبہ بھی اوسیطرح گذر گیا وسے اس ترددمین دوسرے کوئی آیا نہ گیا تب بروز دوشنبہ کے روز پادری صاحب کے نام مینے یہہ خط لکھا

خط بنام پادری وین صاحب

مجمع قسیسان روزگار زبدہ مسیحان نامدار جناب پادری وین صاحب زاد عنایاتکم بعد سلام شوق التیام واضح رائے سامی باد کہ بندہ الی الآن الیلے وعدہ جمعہ منتظر ست بروز چہارشنبہ کہ نسبت مباحثہ بالمشافہ و گفتگوے زبانی درباب دین از پادری عماد الدین جناب الا اظہار مسرت و خشنودی فرمودہ ابلاغ جواب معرفت ولیم صاحب یوم جمعہ موعود و متعین نمودہ بودند ازان زمان برای استماع آن ہمہ تن گوش شدہ ام مگر تا ایندم صدائے ازان بگوشم نرسیدہ از اخلاق گرامی و شوق

کہ ذات سامی راست انیمی اصلا بخیالم نمیرسد کہ آن وعدہ وتقریر از ضمیر خبیر سہو و
فراموش شدہ باشد اغلب کہ باعث این تاخیر وتراخی امر دیگر بود کہ من بران آگہی ندارم
لہذا مصدع خدمت عالی میشوم کہ براہ عنایت ورافت ازان امر فقیر را ہم اطلاع بخشند
چہ انتظار انیمی وفکر تہیہ اسباب سفر کہ از تعطیل مدرسہ عنقریب پیش نظر ست از حد انتشار
وپریشانی دارم زیادہ سلام فقط الراقم السید عبد الباری عفی عنہ مورخہ یکم مئی سنہ ۱۸۷۶ء
مطابق ششم ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۳ ہجری روز دوشنبہ ❊

جب یہ خط پادری صاحب کے ہاتھ میں پہونچا اونہون نے اوسکو دیکھا پڑھا اور اوسی وقت
پادری عماد الدین کے پاس کہ احاطہ میں اونہین کے کوٹھی کے مسکن گزین تھے فوراً بھیجدیا
اوسکے جواب میں پادری عماد الدین نے مجھکو یہ خط لکھا۔

خط پادری عماد الدین

مکرم بندہ مولوی سید عبد الباری صاحب

جناب پادری وین صاحب کی زبانی اور آپکے اس خط سے مجھکو یہ حال معلوم ہوا منشا آپکا
یہ ہے کہ میرے اور آپکے ایک ملاقات ہو جاوے خواہ آپکے گھر یا بندہ کے مکان پر
سو میں حاضر ہون آج شام تک گھر پر ہون آپ آوین یا مجھے بلاوین تو وقت بتلاوین
کہ کب آون اور مخالفانہ بحث خصوصاً وقت علمی سکے لیے شیطانی کام ہے اوس سے
مجھے نفرت ہے مگر دوستانہ باتین کرنا اور محققانہ سنجیدگی سے کسی امر کی بابت یون
بیٹہ مناسب ہے جیسے سو مین حاضر ہون جیسا چاہو فقط سلام بندہ عماد الدین لاہز یکم مئی سنہ ۱۸۷۶ء

چونکہ میرے رقعہ کا جواب پادری عماد الدین نے بزبان اردو لکھا اور تحریر فارسی سے قاصر رہے لہذا مجھکو بھی جواب الجواب کا لکھنا بزبان اردو مناسب معلوم ہوا اولاً لحاظ سلالت اصل اور ثانیاً اس بنا پر کہ عوام الناس پادری بچارے کہ فارسی کے محاورہ سے غیر واقف اور نا آشنا ہیں طرفین کے غرض و مطلب کو بخوبی ادراک کر سکیں وہو ہذا۔

جواب خط پادری عماد الدین

شفیق عالم پادری عماد الدین صاحب۔

آپ کا محبت نامہ میرے پاس پہونچا تہذیب و سنجیدگی کا خیال اور آپ کے شوق تحقیق کا حال اوس سے مترشح ہوا واللہ باللہ طبیعت کو اس امر سے بدرجہ غایت فرحت حاصل ہوئی ایک عرصہ سے میں بھی خواہاں ہوں کہ مابین میرے اور آپکے مناظرہ و مباحثہ محققانہ ہووے حسب تحریر آپکے اگر وہ بحث و گفتگو دوستانہ محض بنظر احقاق حق و ابطال باطل واقع ہو اور تعصب و جہالت سے خالی تو سبحان اللہ و بحمدہ اس سے بہتر اور کونسا امر ہے لیکن چونکہ میں بوجہ تعلق مدرسہ کے عدیم الفرصت ہوں اور وقت چھٹی کے تدریس و تعلیم طلبہ سے مجھکو بہت کم مہلت ملتی ہے لہذا مناسب ہے کہ واسطے ملاقات کے ایک روز خاص مقرر کیا جاوے کہ میں اپنے سب کاموں کو اوس روز جسطرح ممکن ہو برطرف رکھوں اور تعین مکان کی بھی آپ مجھکو اطلاع دیں حتی المقدور وقت مقررہ پر [illegible]

یا اور کوئی کو بھی متصل گرجا گھر کے اسواسطے کہ خواص ذی علم اور اہل فہم دوسرے
شخص بھی بنظر تحقیق حق اوس مجمع مین شامل ہونے کا شوق یا ارادہ رکھتے ہین
طرفین کے اہل علم وفضل کے سامنے گفتگو ہونے سے بخیال ذلت و رسوائی الزام
تعصب جہالت سے احتراز ہوگا اور شمول روساء سے ظہور وقبول حق وباطل کے رفع
کا اہم مطالب اور بہت بڑا مدعا ہے ورنہ تنہا پیش قاضی روی راضی آئی کا مضمون
صادق آویگا مثلاً آپ اگر خلاف حق کوئی امر اختیار فرمادین گے اوسکا رد کرنے والا
بجز میرے اور کوئی نہوگا اور میری تقریر کو گو کیسی ہی حق کیون نہو آپ مخالفت
مذہب سے لغو ولاطائل کہینگے اور علیٰ ہذا القیاس اسکے بالعکس ممکن ہے ایسی صورت
مین اسکا فیصلہ اور محاکمہ کیونکر ہوسکیگا اور بفرض محال اگر کسی نے اپنی خطا وغلطی کا
اقرار بھی کیا تو اوس سے دوسرون کو کسطرح فائدہ ہوگا آپ اپنے اقرار سے
مثلاً انکار کرین گے اور مین اوسی پر اصرار رکہون گا بدین وجہ ضرور ہوا کہ ذی علم و
عقل ہر جانب کے وقت بحث موجود ہون کہ کجروی اور تعصب و درشتی سے
مطلب اصلی کو کہ تحقیق حق ہے ضایع نجانے دین فقط مگر یہہ کہ تعطیل مدرسہ
چونکہ عنقریب ہے اسواسطے اس امر مین جہانتک جلدی ممکن ہو تو بہتر ہے فقط
الراقم السید عبد الباری عفی عنہ مورخہ یکم مئی سنہ ۷۶ء یوم دوشنبہ مطابق
ششم ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۳ ہجری

یہہ تینوں خط ایک ہی روز مین آئے گئے اس اخیر خط کا جواب تیسرے روز پادری صاحب نے

مجھکو یہہ لکہا۔

خط پادری عماد الدین

جناب مولوی سید عبد الباری صاحب

نوازشنامہ ملا جس سے معلوم ہوا کہ آپکو مباحثہ کا بہت اشتیاق ہے بلکہ نہایت
جوش مین آپ معلوم ہوتے ہین یہانتک کہ بعض ضروری امور کے طے کئے بغیر
ہی مکان مقرر کرنا چاہتے ہین صاحب ہماری تو نہایت خوشی ہے کہ ایسے پرجوش
کے لوگ ہمین ملین تو بھی ہم ہرکسی سے ایسے مباحثہ کے دنگل باندھ نہین
سکتے اگرچہ باتین سب سے کرتے ہین پر دنگل خاص ہی لوگون کے ساتھ باندہے
جاتے ہین صاحب مین ولایتی پادری نہین ہون اگرہ ہی کی گلیون مین کہیلا
ہون یہہ واللہ باللہ فقرہ مین سمجہتا ہون آپ کے جواب مین چند باتین عرض کرتا
ہون سب سے اول ان پر غور کر لیجئے (۱) مین واقف نہین ہون کہ آپ کون صاحب
ہین اب آگرہ مین آکے دو چار بار آپ کا نام سنا ہے نہین جانتا کہ آپ عوام مین سے
ہین یا کوئی خاص بزرگ اہل اسلام کے ہین پس بدون واقفیت آپکے درجہ کے
ایسے معرکہ کا میدان کیونکر آپکے ساتھ قائم ہو سکتا ہے کیونکہ معرکہ خاص لوگون
سے بوقت مناسب ہوا کرتا ہے پر اظہار حق سب کے لئے ہے جسکے لئے مینے عرض ہی
کیا تہا کہ خاص ملاقات کیجئے (۲) آپ فرماتے ہین کہ روسا شہر بھی ایسے
مجمع مین شامل ہونے کا شوق رکہتے ہین یہہ خوشی کی بات ہے مگر یہہ بات جب

قبول ہوسکتی ہے کہ پہلے روساء شہر ایک تحریر میرے پاس بھیجدین کہ میان
سید عبدالباری صاحب ہمارے منتخب عالم ہین ہم عیسائیون کے مقابلہ مین
اونہین بھیجتے ہین ان کی شکست ہماری شکست ان کی فتح ہماری فتح ہے
ان کے اقوال محمدی دین کے بارہ مین مستند اقوال ہین تب مین دیکھونگا کہ
کس کس رئیس صاحب کے دستخط اوس تحریر پر ہین تب مجمع حسب تجویز آپ کے ہوسکتا
ہے اور ہم لوگ آپ کو علماے آگرہ کا وکیل خیال کرکے عزت سے قبول کرینگے
(۳) مین بڑا تعجب کرتا ہون کہ آپکو مباحثہ کے مکان کے تقرر کا فکر تو ایسا
جلدی پیدا ہوگیا مگر ابھی نہ مباحثہ نے نہ مباحثہ کے امور انتظام نے قرار
پایا کہ کون کون شرائط وہان مرعی ہونگے کس کس مسئلہ مین بحث ہوگی یہہ
تو بڑی بھاری بحث ہے جو پہلے خطوط مین طے ہونی چاہیئے انتظام تحقیق
حق چھوڑکر آپ کسطرح تحقیق حق کرینگی اسلیئے مین کہتا ہون کہ خواص کا یہہ
کام ہے۔ (۴) آپ جو ایسی تیزی کے ساتھہ ایسا مجمع چاہتے ہین قران کا
کلام ہونا یا نبوت محمدی کا ثبوت کرینگے یا نہین اگر کرسکتے ہین تو آئے
ہم سنینگے کہ کیا کیا دلائل آپ کے پاس ہین پس بیدن طے ان امور کے
مباحثہ نہین ہوسکتا اور دوستانہ ملاقات کے لئے ہر وقت حاضر ہون فقط
سلام۔ عماد الدین لاہز۔
اس خط کے پہونچتے ہی مینے بحیثیت تمام یہہ جواب لکھکر فوراً صادق کی کی اونکے پاس معرفت

پادری وین صاحب کے روانہ کیا۔

جواب خط عماد الدین

یاد فرمائے دوستان پادری عماد الدین صاحب

عنایت نامہ آپ کا عین انتظار مین کہ بندہ چشم براہ وگوش برآواز تہا آیا اوسکے معائنہ سے واضح ہوا کہ آپ کو مباحثہ سے گریز ہے اور مجمع مین گفتگو کرنے سے عار وحیا مانع ہے مینے اوس سے ملاقات کو جسکی بابت جواب آپ نے اپنے رقیمتہ الوداد پیشین مین کی تھی اور آپ کے خط ثانی سے بھی مستنبط ہے بحکم ضرورت ولحاظ مصلحت اور عاقبت اندیشی کی راہ سے جسکی تفصیل خط سابق مین کرچکا ہون انعقاد مجمع پر منوط ومربوط کیا تہا آپنے قبل اسکے کہ میرے بیان پر کچہہ التفات وتوجہ کی ہو یا اون وجوہ کا رد وقدح سے قلع وقمع کرکے اوسکی عدم ضرورت ثابت کی ہو وہی مضمون سابق غیر مفید پہر اعادہ کیا آپ کی شان سے یہہ امر نہایت بعید ہے سبحان اللہ آپ تو بڑے سخن سنج وخوش فہم نکلے اتبک توہم آپ کو پادری صاحبان ولایتی کی مانند تصور کرتے تہے لیکن اس سے یقین واثق ہوگیا کہ آپ اونکے برخلاف ہندی نژاد ہین اردو فہمی ومحاورہ دانی ہین جسکی مہارت تامہ دیکے کمال استعداد ور کہتے ہین اسیواسطے وقت سوال از آسمان جواب از ریسمان دیتے ہین ۔ سنو صاحب بہادر اگر مباحثہ سے مجمع مین آپ کو ذلت وبدنامی کا خیال

خوف مانع ہے تو صاف صاف اوسکو آپنے کیون نہ قلم بند کردیا لیت ولعل
اور تراخی وتمہل اور ارتکاب تطویل واطناب کو ناحق اختیار کیا اب مین اتماماً
للحجۃ آپکے مقدمات موہومہ کے کشف حقیقت کرتا ہون اوسپر کان دہریے
جواب امر اول یہہ ہے کہ مین کچھہ تیلی تنبولی نہین ہون جو میرا حال آپکو
تحقیق سے بھی معلوم نہوسکے علماے لکہنو و دہلی اور فضلاے رامپور
و بریلی اور عمائد و صنادید مرادآباد و بدایون اور اعیان واراکین جونپور
و مہرشہہ وغیرہا سے میرا حال ظاہر ہو سکتا ہے اور اگر آپ کو اون کی تحریر
مہری پر اعتماد ہو تو اوسکو فی الحال بہی مین آپ کے پاس بہیج سکتا ہون
اور اگر اوسمین کسیطرح سے کچھہ تامل ہو تو آپ اپنے آشنایان بے ریا اور احباب
باصدق و صفا سکان اکبراباد سے بشرطیکہ وہ صحبت یافتہ اور متصف بشعور
وسلیقہ ہون میری کیفیت دریافت کرلین اسواسطیکہ آپ نے ہر کوچہ و برزن
اکبرآباد کی خوب خاک اوڑائی ہے اور لڑکپن ہی یہان کے لوگون سے
آپ کی محبت و یاری رہی ہے اور اگر اسپر بھی اطمینان نہو تو پال صاحب اور
ماسٹر رام چندر صاحب اور پادری ہاسکن صاحب سے کہ ضلع بدایون مین
متعلق ہین اور اوسطرف میرا مکان ہے اور مجہسے عربی مین نسبت تلمذ رکہتے
مین دریافت کیجئے پادری وین صاحب نے اون کی چٹھی جسمین اونہون نے
میرے علم واستعداد کی کیفیت لکہی ہے حرفاً حرفاً ملاحظہ کی ہے آپ اون سے

استفسار کرلین اور اگر آپ کے زعم مین وہ بہی زیادہ گو اور لغو نویس ہین تو
آپکے اطمینان کی یہہ سبیل ہے کہ میرے تلامذہ کو آپ سبق دین اور اونکے
اعتراضات و شکوک کو رفع کرین اور اپنی تعلیم و تدریس سے قرار واقعی اونکی
تسلی و تشفی فرمادین اور مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آپ اون کے اعتراضات
رفع کردین گے اور مطلب کتاب صحیح طور سے تلقین کرین گے ہر آئنہ آپکو
آپ سے زیادہ سمجہون گا اور لفظ مباحثہ کا زبان پر لانا فی الواقع غیر مناسب
و بیجا تصور کرون گا اور قطع نظر اسکے جب آپکو خود اس امر کا اقرار ہے کہ اگرہ
مین آنکر چند بار بتکرار میرا نام آپنے سنا ہے باوجود اسکے بھی عوام و خواص
مین تفریق نہ کرنا آپ کی کمال قوت ممیزہ پر دال ہے فرمائیے تو اگرہ مین آتے
ہی عوام الناس سے کہ ہزارہا مین کس کس شخص کا ذکر بتکرار آپ کے گوش زد
ہو چکا ہے پس معلوم ہوا کہ آپ دیدہ و دانستہ تجاہل و تغافل خفتہا کرتے اظہار
ہین اور تسلیم کیا کہ مین بزعم آپ کے عوام الناس سے ہی ہون نہ مجہکو خدا سے توقع اسکا
للحق میرے مکان پر آنا اور محققانہ کلام گفتگو جیسے کہ آپ نے جسکا اظہار خط سابق مین کر چکے سو کیا
و مہمل و لغو اور لاطائل امر ہے اگر آپنے اسکا التزام کرلیا ہے کہ ہر عامی و بازاری تھا انکے مکان پر
للحق تکلیف فرمائین اور ہر ایک سے محققانہ و سنجیدگی کے ساتھہ گفتگو کرین کہ خارج از طاقت بشری ہے تو
میرے نزدیک آپ آدمی نہین شاید مجسم روح القدس ہو **جواب ثانی** جب آپکے حسب اقرار اگرہ مین
میری شہرت ثابت ہوئی اور کیفیت لیاقت معلوم ہین تو رسالہ کو ارسال تحریر ناحق تکلیف معنیٰ

وقت مباحثہ ثبات خود اون لوگونکا میرے ساتہہ موجود ہونا اون کے اعتماد پر شہادت کافی ہے میری فتح
اونکی فتح ہوگی اور ایسے ہی آپکے اعوان و انصار کا حال ہوگا تمہاری شکست بعینہ اونکی شکست ہوگی
اگر تحریر و تصنیف اون کی ذات کے برابر یا اون سے زیادہ تر قدر و رتبہ ہرگز
نہین رکہتے پس باوجود تحقیق راجح اختیار زدون و مرجوح یعنی چہ اور
اگر آپ نے اپنی ذات سے یہی شرط مباحثہ کرلی ہے تو دہلی و امرتسر
وغیرہ مین جو آپنے مناظرین و خصمون سے آپ بحث کی اوسوقت بہی مہری
و دستخطی محضر حاضرین جلسہ سے طلب کئے تہے یا نہین در صورت اول اونکو
آپ میرے پاس بہیجدین تاکہ مین بہی اوسی وضع کا محضر بنوادون ورنہ اوسکی
طلب بحجت بالتخصیص دلیل کجی و بے انصافی ہے۔ **جواب امر ثالث**
انتظام امور مباحثہ ہم نے اسواسطے نہین کیا کہ آپ کی تصانیف مشہورہ و
کتب مطبوعہ ہی کی بابت عند المباحثہ استفسار ہوگا جو آپ کو بخوبی معلوم و متیقن ہے
باقی رہے مسائل متنازع فیہا مثل اعتقاد تثلیث و کفارہ وغیرہ ہا جنکی حقیت
پر آپ ایمان لائے ہین وہ نفسہا متعین ہین اور معلوم طرفین اوسکے تعین
کی بابت بحث کرنا غیر مفید ہے بعد مذاکرہ کتاب ہدایت المسلمین و تحقیق الایمان
اوسکے تعین پر اتفاق طرفین دشوار نہین بشرطیکہ احقاق حق مقصود ہو
آپ ہی کے راے کے مطابق مسائل مذکورہ مین بحث اور انتظام امور اگر
آپ کو منظور ہوگا ہم قبول کرینگے اوسکی تقدیم و تاخیر مین گو کچہہ ہو

مطالب حکمیہ اثبات ہیولے وصورت جسمیہ اور مباحث جوہر وعرض وغیرہا
مین آپ سے بحث ہمکو مد نظر نہین ہے جو اوسکی تعین واجب ہو اسکے واسطے (تصدیع)
انتشار وحیرانی اور اعلان واظہار حق سے خفا وکتمان محض بمعنی ہے

جواب امر رابع اثبات نبوت محمدی کے وقت ہم آپ سے ایک فہرست
صحائف مقدسہ اور انبیاے مسلمہ کی لکھوائین گے اوسوقت صحائف مندرج
بیبل کا الہامی ہونا اور حضرت موسیٰ ویشوع اور حزقیل ویشعیاہ وغیرہم کی نبوت کا
اثبات اوس بنا پر کہ نبوت آنحضرت صلعم سے چھہ سو برس پیشتر سے مقبول
ومسلم ہے آپ کرین گے من بعد باطوار شائستہ وپسندیدہ اور بدلائل حسنہ
وسنجیدہ قرآن کا کلام الٰہی ہونا کہ عقیدہ اسلامیہ ہے آپ کے روبرو ہم بھی
بیان کرین گے کہ مخالف وموافق اوسپر داد دین اور بصورت انصاف
امید قوی ہے کہ آپ بھی اوسکو پہر قبول کرلین تنہائی مین اوسکا بیان فضول
ہے درحالت عزلت اوسپر کچھہ مضرت ومنفعت مرتب نہین ہوگی فقط —

الراقم السید عبد الباری عفی عنہ ۳ - جی ۷۶ء مطابق ۸ ربیع الثانی
سنہ ۹۳ ہجری روز چارشنبہ —

اس خط کو بھیجکر چار روز تک مین منتظر جواب رہا اور پادری عماد الدین
کی جانب سے اس عرصہ مین کچھہ بھی پیام نہ آیا تب مجبوری پادری دین صاحب
کے نام مینے یہہ خط تاکیدی لکھا ❊

خط بنام پادری وین صاحب

زاد عنایتکم

قدر افزاے ارباب تحقیق رتبہ شناس اصحاب تدقیق جناب پادری وین صاحب
عاجز عبد الباری بعد تقدیم تسلیم مع التوقیر ذو التکریم مدعا طراز ہے کہ عرصہ
چار روز کا گزرا کہ مینے ایک تحریر بجواب رقعہ دوم پادری عماد الدین کے آپکی
خدمت مین ارسال کی تھی اوسکے پہونچنے کے وقت آپ نے فرمایا تہا کہ جواب
اسکا کل شام تک ہم بہیجا دینگے حسب ارشاد والا اسوقت تک بندہ منتظر جواب
رہا اور کوئی تحریر آپکی جانب سے میرے پاس نہ پہونچی اسواسطے ثانیاً نوبت
تقاضا آئی اور مثل سابق مجھکو ہی احتیاج عرض مکرر پڑی کہ آپ میری تحریر کا
جواب پادری عماد الدین سے لکھوا کر ارسال فرمائین تاکہ معلوم ہو کہ اب پادری
صاحب کو مباحثہ سے پہلو تہی کرنیکا کیا سبب ہے اور زبانی تقریر سے تصحیح مین
کون امر مانع ہے اونہون نے جو چند وجوہ رکیکہ سے مباحثہ بالمشافہہ کا ٹالنا
چاہا اون مین سے ہر ایک کا منہ سے جواب شافی دیا ہے آپ بھی براہ عنایت
اوسکا ملاحظہ بچشم انصاف فرمالیجیے درصورت نہ آنے جواب کے ناظرین و
سامعین کو یقین کامل ہوجائیگا کہ پادری لوگ اپنے عقائد کے اظہار و اثبات سے
قاصر و عاجز ہین اسیواسطے میدان مناظرہ سے فرار اختیار کرتے ہین یا منشاء
اسکا قلت بضاعت و کم استعدادی خاص پادری صاحب کی ہے ورنہ جو عقائد
معقول رکہتے ہین تو اوسکو کیون نہین پیش کرتے کہ اوسپر نظر کیجاوے

الراقم السید عبد الباری عفی عنہ مورخہ ۶ مئی ۱۸۷۶ء مطابق یازدھم ربیع الثانی ۱۲۹۳ ہجری روز شنبہ ۔

اسکا جواب دوسرے روز پادری وین صاحب اور پادری عماد الدین دونوں کی جانب سے میرے پاس آیا ۔

جواب از پادری وین صاحب و عماد الدین

مولوی عبد الباری صاحب ۔ آپکو معلوم ہووے کہ مباحثہ کرنے کی ہمین فرصت نہ ہمارا ارادہ ہے اور ہم اس سے کچھ فائدہ نہین دیکھتے دوسرے کام مین مصروف ہین سابق مین اکثر مباحثہ ہوئے پر اب یہہ طور ترک کیا گیا ہے بہتر ہے کہ جانبین اپنے اپنے خیالات اپنی تصانیف مین ظاہر کرین اور دنیا دیکھے گی باقی رہی دوستانہ ملاقات تو ہم کرنیکو طیار ہین اگر آپ چاہین تو پیر کے روز چار بجے یا پانچ بجے آپ تشریف لاوین اور ملاقات کر جائین ہم حاضر ہین باقی مباحثہ زبانی بلکہ تحریری کی بھی توقع ہم سے چھوڑ دیجے کیونکہ جانبین کے اکثر خیالات کتب مین ظاہر ہو چکے ہین اسلئے ہم اور باتون مین اور اور قسم کے خیالات مین مصروف ہین فقط زیادہ سلام از طرف پادری وین صاحب و عماد الدین ۔

چونکہ اس مرتبہ پادری وین صاحب اور پادری عماد الدین دونون کی جانب سے بالاشتراک ہر قسم کے مباحثہ تحریری و تقریری سے انکار صاف ہو گیا ہم نے بھی من بعد قطعاً ترک خطاب و التفات کر دیا ۔ فہم سخن گر نکند مستمع ۔

قوت طبع از سکلم محجوب + لیکن ارباب دین و دیانت اور اصحاب اخبار و خبرت پر
پنہان نہیں ہے امور مفصلہ ذیل ہویدا و ظاہر ہین اوّل یہ کہ اونہون نے جو امرت سر سے
پادری عماد الدین کو اپنی گرم بازاری کیواسطے بلایا تہا اور اون کی ذات سے
بالیقین پڑا تمام حجت کرنا چاہا جسکا پادری ذین صاحب نے اقرار کیا اور مدت تک
امرتسر مین بہی شہرہ و چرچا رہا پادری عماد الدین کی سرد مہری سے اوسکی کچہہ
اصلاح نہوئی بلکہ اون کے آنے سے اور بھی زیادہ ذلت و بدنامی اور خرابی و
رسوائی عائد حال ہوئی دوم پادری عماد الدین نے اپنے اوّل خط مین لکہا مخالفانہ
بحث اظہار طاقت علمی کے لئے شیطانی کام ہے اور خود ہی اپنے دوسرے
خط مین بنا بر مباحثہ مستعد و آمادہ ہوگئے حتی کہ اوسکے واسطے چند شرائط بھی
لکہہ بہیجے اور یہہ بھی لکہا کہ اونہون نے مباحثہ کے دنگل خاص لوگون سے باندھے
ہین اگر مجمع مین بحث کرنا پادری صاحب کے نزدیک شیطانی کام تہا تو آخر الامر
اونہون نے اوسپر کیون اپنی رضامندی ظاہر کی اور علی ہذا القیاس کسواسطے شیطانی
کام پر خواص سے راضی ہوگئے والا مینے کب بغرض اظہار طاقت علمی کے لئے مخالفانہ
بحث پر اون کی طلب و دعوت کی تہی پادری دین صاحب سے بہی تو کہا تہا کہ بغرض
احقاق حق و ابطال باطل بحث ہونا چاہیئے ورنہ وہ کیون شیطانی کام پر راضی و خوش
ہوتے سوم جب کہ پادری صاحب دوسرے خط مین مباحثہ پر آمادہ ہوئے اور اوسکے
چند مقدمات و شرائط بھی لکھے اور ہماری طرف سے بھی اون کا جواب مبسوط

وشافی پہونچا اوسوقت بلا وجہ اور بدون جرح وقدح کے مباحثہ کا ترک کرنا
بلکہ خط کا جواب تک نہ لکہنا عند العقلا صراحتاً دلیل عجز ومغلوبی پادری صاحب ہے
اثبات مدعا سے کیونکہ کسی امر کا خود ہی پیش کرنا اور اوسپر جو واقعی اعتراض
وایراد ہوا اوس سے خاموش ودر وکش رہنا باوجود قوت وقدرت رد وجواب
خلاف داب وبعید از صواب ہے - چہارم پادری صاحب نے اپنی تحریر اخیر مین
یہہ لکہا مباحثہ کرنے کی ہمین نہ فرصت ہے نہ ہمارا ارادہ اگر یہہ بات صحیح ودرست
ہتی تو پادری صاحب نے ناحق میرا حرج اوقات کیا دوسرے خط مین شرایط بحث
لکہکر بہیجے اور دوسرے لوگون کو کیون امیدوار ومنتظر بنایا اور یہہ کسواسطے تحریر فرمایا
صاحب ہماری تو نہایت خوشی ہے کہ ایسے چرچ کے لوگ ہمین ملین کیا فریب ودغا
اور مکر وزور سے دوسرون کا نقصان وزیان از روے انجیل وتوریت
داخل دین وایمان ہے پنجم احقاق حق کے واسطے دوستانہ ملاقات کرنا جسکا
اظہار واقرار پادری صاحب نے باقتضاے تثلیث اپنے تینون خطون مین کیا ہے
اوسکی کیفیت یہہ ہے کہ گفتگو سے مباحثہ کے وقت بنظر مصلحت والقاے وقعت
پادری صاحب نے اوسکو اپنا مدار ومحط اسطرح گردانا مناسب ہے کہ میرے اور آپکے
ایک ملاقات ہوجاوے خواہ آپ کے گہر پر یا بندہ کے مکان پر سو مین حاضر ہون
آج شام تک گہر پہ ہون آپ آوین یا مجہے بلاوین تو وقت بتلاوین کہ کب آؤن جنابکے
یہی خط سابق اون کی بعینہ عبارت ہے اور آخر خط مین جب مباحثہ کی بلا اونکے

سے بنام خدا ٹل گئی اوس ملاقات بیہ حقیقت رہ گئی۔ اگر آپ چاہین تو پیر کے
روز چار بجے یا پانچ بجے آپ تشریف لاوین اور ملاقات کر جائین ہم حاضر ہین
ا نتھی کہ فقط میری ہی ہمت و مشیت اور میری ہی آمد و رفت پر اور وہ بھی بتعین
و روز قید وقت خاص ہو گئی اوسکی ذاتی خوبی و بہبودی اور پادری صاحب کی
دلیر تیاری و مستعدی اس مرتبہ کچھہ نہ رہی یہان سے بھی پادری عماد الدین کا
ضعف و عجز اور اضطراب و انتشار اور گفتگو سے برروے سے بہر وجہ بیچارگی و ناتوانی
اور اختیار فرار ثابت ہے کیونکہ یون مفت مین کسکا سر رکھا اور یہہ کسکا کام ہے
کہ بلا وجہ تن تنہا چلکر پادری صاحب کی خاص چوکہٹ کو سلام کرے ششم پادری صاحب کا
یہہ کہنا کہ ہم اس سے کچھہ فائدہ نہین دیکھتے کلام عجیب و غریب ہے کیونکہ پادریونکو
اوس مباحثہ سے کہ پادری فنڈر اور مولوی رحمت اللہ و وزیر خان ڈاکٹر کے
مابین اکبر آباد مین ہوا تہا بجز ذلت و رسوائی کے کیا فائدہ ہوا جسکے بنا پر اونہون نے
عماد الدین سے عیسائی ہونیکے بعد دہلی و امرتسر وغیرہ مین علماے اسلام کے
ساتہہ پہر مباحثہ کرایا اور خود عماد الدین کو مناظرہ امرتسر سے ایسا اوٹہانیکی
جگہہ باقی رہی تہی کہ دہلی مین بھی معرکہ آرائی کرکے اوسکی تکمیل کی اور علی ہذا القیاس
جانبین کے خیالات بھی بذریعہ کتابون کے بیشتر اون کے عیسائی ہونے سے
ظاہر ہو چکی تھی اسصورت مین اون کی کل تصنیف و تالیف کی محنت و تکلیف بھی ضایع
و برباد ہے ہان بیان اس عذر کا تحریک ابتداے تحریر و تقریر کیوقت البتہ اونکو

اونکو لازم و واجب تہا ورنہ صاف ظاہر ہے کہ خوف شکست و ذلت او عیاذ بہ من
الاشہاد مغلوبی و بدنامی کا خیال مباحثہ دہلی و امرتسر کے قیاس پر مانع ہے
گفتگو رہا۔ مہتم پادری عماد الدین کا قول ہمین مباحثہ کرنے کی فرصت نہین ہم و
باتون مین اور اور قسم کے خیالات مین مصروف ہین صریح گریز و حیلہ ہے
کیونکہ اہل علم کے نزدیک تحریر و تقریر یا ورتصنیف و تالیف سے بہتر و افضل
کام و شغل نہین خصوصاً متعلقان مشن کو بجز فکر ایسے امور کے اونکو اور کوئی دنیوی کار
و خدمت نہین شاید دین صاحب عماد الدین سے گہوڑون کی گہاس چہیلنے پہونچے
جس سے اونکو فرصت نہوئی ہو لیکن اس صورت مین دوستانہ ملاقات کرنیکو وعدہ
تہا جسکی تصریح آخر وقت تک کی گئی بمعنی ہوتا ہے ان سے اس کیہ دروغ مثل مشہور
دروغ گو را حافظہ نباشد صادق درست ہے الغرض اس تذکرہ سے عماد الدین
اسقدر خوف و خطر طاری ہوا کہ جب لکہ دینے کو ابتدا مشن کالج مین قیام کیا اولاً
سب لوگون کو یہہ سنا دیا کہ میری تقریر و گفتگو پر کوئی صاحب یہان اعتراض
و کلام نہ کرین جسکو سننا ہو وہ رہے ورنہ چلا جاے اور ہر گلی و کوچہ اون پر خندہ
و تالی اور کمال بنی ذلت و رسوائی ہوئی آئے ۔ لطف حق با تو مواسا ہا کند +
چونکہ از حد بگذری رسوا کند + الحق مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و
فرعہا فی السماء تؤتی اکلہا کل حین ومثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق
الارض ما لہا من قرار **کیفیت ثانیہ** اس مدت کے بعد بحسن اتفاق جب کہ ہماری

حضرت اعلام الاحبار و الاعلام ان الدین عند اللہ الاسلام ملقب باتمام الاولیہ
فرق المضلہ تمام ہوگئی اور بعنایت الٰہی دس جزو تک چھپ بھی چکی تھی کہ
بحکم گورنمنٹ مدرسہ عربی شاہجہانپور ۱۸۸۰ء سے تخفیف و تنزلی مین آیا اور
یہان بتلاش روزگار و دیگر اشغال سے مراد آباد کو میرا جانا ہوا اور بسبب ضرورت
چار روز وہان رہنا پڑا انھین دنون نو وکہین منشی اندرمن صاحب تحفۃ الاسلام
کے پاس بھی مین بذات خود پہونچا کیونکہ وہ بھی سرگروہ مشرکین ہنود اور رکن
رکین معاندین ہنود ہین پس از ذکر این و آن و چنین و چنان اون سے گفتگو
مذہبی شروع ہوئی ابتدا مینے ہی یہہ دعوی کردیا کہ کل مذاہب کے برعکس ایک
اسلام ایسا دین ہے جسکے کل مسائل و عقائد یقینی و قطعی ہین اور بدلائل و شواہد
عقلی و نقلی مضبوط و قوی ہین در صورت خلاف اون سے یہہ درخواست کی کہ وہ
مسائل مسلمہ اسلامیہ سے کسی اصل و عقیدہ پر ایراد و اعتراض کرین انکا اوسکا
جواب اونکیطرف سے یہہ ہوا کہ میرے رسائل و کتب مین یہہ بیان بشرح و بسط ہے
اور اسکی تشریح و تفصیل سے ہمت انسانی پست ہے اوسپر مینے کہا کہ آپکی اکثر تصانیف
میری نظر سے گزرین اوسمین ایک بھی بات ایسی قابل التفات نہین والا آپ اندکے از بسیار
برعایت اختصار وہ اعتراض ایسی کرین جو بزعم آپکے عقدہ لاحل و عقدہ اصم ہو اسکے
جواب مین کوئی خدشہ و شبہہ بیان نکرسکے اور یہہ کہنے لگے کہ ہر قوم اپنی مسلمات کو ایسا
ہی تصور کرتی ہے اسمین اسلام کی کیا خصوصیت و فوقیت ہے مینے کہا کہ تصور و تصدیق

مین ہمارا کلام نہین بلکہ نفس الامر و واقع کے لحاظ سے یہہ تقریر و گفتگو ہے اور مین
یہہ ہے کہ اصول اولیہ ہر مذہب کے ماوراے ہسلام از قبیل محالات عقلیہ ہین
خدا کے واسطے اثبات جسم وحد کہ عقیدۂ یہود ہے اور بزعم نصاری عیاذ باللہ او
صاحب فرزند وجد ہونا اور حضرت عیسی کے قتل کو معاصی بنی آدم کے لئے
یا رام چندر و کرشن کو اوتار خدا ماننا اور تناسخ ارواح کو حق جاننا وغیرہ انکے
ہنود ہین ایسے ہین کہ کوئی عاقل و ذی ہوش حالت تحقیق کیوقت بشرطیکہ خالی
تقلید و تعصب ہو انکو قبول و تسلیم نکریگا اور نہ کوئی حکیم و ذی علم انکا جواز و امکان
بدلیل و برہان ظاہر و بیان کر سکتا ہے چہ جاے تحقیق و ثبوت بخلاف اسلام کے کہ ایسی
ہزلیات سے وہ بالکل مقدس و بری ہے باوجود کثرت مخالفین کہ اوسکے بگاڑنے مین
بالخصوص سب کی کوشش و سعی ہے آجتک اوس سے ایک بہی ایسی بات کسی نے پایۂ ثبوت
نہ پہنچایا اسکے جواب مین لالہ جی نے کوئی معقول بات نہ کہی اور وہی تقریر غیر مفید
پہر اعادہ کی کہ ہر شخص جو کسی مذہب کا پابند و مطیع ہے اپنے عقائد کی صحت و صداقت
اسیطرح جانتا ہے ورنہ کوئی اثبات حقیقت دین پر خارج از مذہب و مخالف والے
قول سے شہادت نہین گذرانتا اوسوقت جواب مین مینے کہا سبحان اللہ آپکے اس ذہن
وادراک کے قربان جایئے کہ سوال از آسمان ہے اور جواب از ریسمان اوسکے بعد
اور مین آپ سے پوچھتا ہون کہ وہ مذہب کیسا جسکی راستی و درستی پر اوسکے مخالفین کا
اقرار اور گواہی ہو کہا کہ ایسا کوئی طریقہ نہین مینے کہا کہ بہلا اوسکا حکم اولا بیان تو

دو انکا جواب جب کچھہ ندیا تو مینے خود ہی یہہ کہدیا کہ وہ مذہب اسلام ہے کہ جن
دلیل کل مذاہب پر اوسکی ترجیح و تفضیل گبن صاحب اور گاڈفری ہگنس
جان دیون پورٹ اور کارلائل صاحب وغیرہم جماعت کثیر نے تمامی بسط
کتابون مین لکہی ہے جب لالہ جی اسپر حیران ہوے تو یہہ کہنے لگے
مگر تسلیم کرین کہ وہ کتابین درحقیقت اونہین کی تصنیف ہین جایز ہے
مسلمان نے لکہکر اون کیطرف منسوب کردی ہون مینے کہا اس امر کا تصفیہ
دشوار نہین، وہ کتابین انگلستان مین چہپین نصاری کے ہاتہہ سے شایع ہوئین
بعض کے مصنفین اوسوقت تک بقید حیات بہی تھے جس سے کسیطرح یہہ گمان
نہین ہوسکتا کہ اہل اسلام سے کسی کا یہہ کام ہے اور اگر ایسا ہی باب احتمال و تشکک
کہولا جاے تو ذات شریف سے اسکا ہی اثبات ہرگز ممکن نہوگا کہ مصنف تحفۃ الاسلام
آپ ہین گہبراکر اسپر جلدی سے بولے کہ مین تو اپنے مونہہ سے کہتا ہون کہ وہ کتاب
میری تصنیف ہے مینے کہا کیا خوب تمہاری خلاف بیانی کیا محال و مستبعد ہے
ہو سکتا ہے کہ کسی اور نے اوسکو لکہدیا ہو اور مین بعد حق تصنیف تمکو بخشدیا ہو جسطرح
گذشتہ کہ کوئی بددین اہل اسلام سے تمہارا ناصر و معین رہا اسپر اونپر ایسا حصص
سکوت ہوا اور بمقتضاے فبہت الذی کفر تا دیر مبہوت رہے پچہہ عرصہ بعد
مولوی محمد علی صاحب پر بسبیل نقل چند مواخذات کیے جنکے جواب الزامی تو اونکو
دیہی دیے اور بغرض تحقیق حقیقت حال مولوی صاحب موصوف کہ مقیم

مراد آباد تھے اگر بیان کر دی اونہون نے مجھکو نسخ منقول عنہا منگوا کر دکھلا دیا
بارہا مین جنپر گفتگو تھی نکالکر پیش کین مینے حسب وعدہ اوسی روز دوسرے
لالہ صاحب کے مکان پر پہونچکے اوسکا بیان اردو والتفصیل تقتضی بسطاً فی الکلام
عن المرام۔ خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ اہلسلام کی جملہ مسائل وعقائد ایسے مدلل
اور روشن و واضح ہین کہ مخالفین مصنفین نے بہی اوسکی صحت وراستی پر گواہی
دی اور اعدار و ملاحدہ سے آجتک کوئی قوی ایراد عقلی ونقلی اوسپر
اسیواسطے مخالفین منکرین کو اوسمین کسیوقت مجال قال ومقال نہین اور عند
المناظرہ اثبات مدعا سے ہمیشہ اون کی زبانین قاصر ولال رہین قبول اسلام سے
درحقیقت اون کو بیجا تقلید وتعصب یا رعایت قومی مذلت ودنیوی عزت ومنصب
مانع ہے ورنہ بحکم انصاف کوئی عاقل وخداترس اوس سے اعراض و انحراف نہین
کرسکتا وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ

الحمد للہ کہ رسالہ مختصرہ مسمی بہ **دم الاخوین ملقب بہ فتح المبین علی اعدا الدین** ضمیمہ کتاب اعلام الاخیار والاعلام ان الدین عند اللہ الاسلام ملقب بہ اتمام الادلہ علی فرق المضلہ بتاریخ چہاردہم ماہ رمضان المبارک ۱۲۹۵ ہجری از تصنیف مولانا اقضانا سید عبد الباری صاحب ابن جناب فضیلت مآب زبدۃ المتکلمین مولانا السید سراج احمد النقوی ابن جناب فیض انتساب طریقت پناہ حقیقت دستگاہ خدا آگاہ حضرت آل احمد شاہ خلف الصدق سلالۃ ابناء الفاطمہ السید نظر محمد السبزواری کان اللہ لہم طبع گردید

تمام شد